قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من لدہ وولدہ والناس اجمعین

کتاب مستطاب

خطائر القدس

المعروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

از تصنیفات ۸۰۳ھ

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بسلسلۂ مطبوعات کتبخانہ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سر رشتہ تعمیرات سرکار عالی

در انتظامی پریس کیسری بلڈنگ حیدرآباد دکن طبع گردہ شد

Marfat.com

128214

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان من حرق قلوب اولیائه المحبین المحبوبین بنار عشقه وشرفهم بتشریف قربه ومشاهدته ووصاله فله الحمد حمداً کثیراً متوالیاً متواتراً دایما۔ والصلوٰة والسلام علی التعین الاول والنور الاقدم سید الانبیاءٔ والمرسلین امام الاولیاء المقربین والاصفیاء المتقیین الذی کان نبیاً وادٰم منجدل بین الماء والطین راحت العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین له الشافعت الکبری وبیده لواء الحمد محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وازواجه وذریاته اجمعین صلوٰة دایماً ابداً سرمدیا۔

تخلیق عالم کے باعث کے متعلق چند حدیثیں روایت کی گئی ہیں جن کے اسناد محدثین کے نزدیک گو زیادہ قوی نہیں ہیں لیکن ان کو اس کثرت سے اکابر علما اور محققین صوفیہ روایت کرتے آئے ہیں کہ وہ بہ منزلہ متواتر کے ہو گئی ہیں۔ ایک حدیث قدسی یہ ہے۔ "کنت کنزاً مخفیا

Marfat.com

فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق" (ترجمہ: میں گنج مخفی تھا مجھے محبوب ہوا کہ میں پہچانا جاوں پس میں نے خلق کو پیدا کیا)۔ دوسری بھی حدیث قدسی ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔"لولاك لما خلقت الخلق" (ترجمہ:۔اگر آپ نہ ہوتے یعنی آپ کی آفرینش مقصود بالذات نہ ہوتی تو میں مخلوقات کو پیدا نہ کرتا)۔ ایک حدیث یہ بھی ہے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے:۔"اول ماخلق اللہ نوری" (ترجمہ:۔ خداوند تبارک وتعالیٰ نے جس کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ میرا نور تھا)۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کائنات کی تخلیق کا باعث حب ازلی تھا اور آفرینش سے مقصود بالذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک تھی اور بقیہ تمام کائنات کی تخلیق بالواسطہ اور طفیل میں اور بعد ہوئی۔ پس بمقتضائے "جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا" اور بفحوائے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کو اس ذات پاک ازلی وابدی کی جانب دایماً مائل رہنا جبلی فطری لازمی اور اضطراری ہوا۔ محقق "دوانی لکھتے ہیں "اگر کسے دیدۂ اعتبار بکشائد وگرد سراپائے جہاں برآید وازملاء اعلیٰ کہ از نوش طبائع پاک اند بعالم افلاک آئد واز آنجا بمرکز خاک تنزل کند ہیچ ذرہ را از پرتو نور عشق خالی نیابد"۔ ولعمری محقق علیہ الرحمہ نے جو کہا نہایت صحیح کہا ہے

درازل از خم عشقش قدحے دردادند	زان فلک چرخ زنان گشت وزمین مست افتاد
قَدْ دَبَّ حُبُّكَ فِي الْاَشْيَاءِ اَجْمَعِهَا	مَا فِي الْوُجُوْدِ سِوَى مَنْ شَفَّهُ الشَّجَنُ
سرحب ازلی درہمہ اشیا ساریست	ورنہ برگل نزدے بلبل بیدل فریاد

خالق کائنات خود ارشاد فرماتا ہے۔ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

Marfat.com

وَالْاَرْضِ اور تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۔ (ترجمہ :۔ اوس کی تسبیح کرتے ہیں یعنی پاکی بیان کرتے ہیں اور حمد و ثنا کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں۔ اور کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو اوس کی حمد و ثنا نہ کرتی ہو) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ لغوی حیثیت سے اللہ کا معنی وہ ذات ہے جس کی جانب سب جھکیں اور جس کے ساتھ محبت کرنے پر سب مجبول ہوں۔ غالباً اسی معنی کو پیش نظر رکھ کر حضرت قطب الوقت مولانا سید فضل رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہ نے ایک مجلس میں جس میں میرے استاد حضرت مولانا حافظ شمس الضحیٰ صاحب بھی تھے فرمایا کہ اللہ کا معنی ہے "من موہن"۔ اللہ اللہ ؎

ہمہ سو روئے تو بود وہمہ رو سوئے تو بود

تمام ذرات کائنات کو ذات پاک واجب الوجود کی جانب میلان کلی کا ہونا فطری اور اضطراری ہے۔ انسان بھی اسی کائنات کی ایک نوع ہے لیکن اس کی نوعیت بقیہ تمام کائنات کی نوعیت سے جداگانہ ہے اوسکو نفس اور جذبات دیئے گئے ہیں عقل دی گئی ہے ذہول کی صفت بھی دی گئی ہے شیطان بھی ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دنیا میں آکر اوس کی فطرت اور عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور ہدایت کے لئے اوس کو ہادی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بھولی باتوں کو اسے یاد دلائے اور اوس کے دل سے پردہ کو دور کر کے اللہ تعالیٰ سبحانہ کی محبت اور معرفت کا راستہ بتائے۔

ہر فرد پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا فرض عین ہے اور اوس کے ساتھ ساتھ اللہ اور رسول کی ایسی محبت جو کم از کم ہر دوسری شئے کی محبت پر غالب ہو واجب کر دی گئی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے نہایت صراحت اور سخت تہدید کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ "قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (ترجمہ:۔ "اے پیغمبر" تم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے عشایر واقارب اور تمہارے اموال جن کو تم نے کمایا ہے اور تمہاری تجارت جس کی کساد بازاری کا تم کو خوف ہے۔ اور تمہاری حویلیاں جو تمہیں مرغوب ہیں تو "اس وقت کا" انتظار کرو جب اللہ اپنا حکم بھیجے۔ اور اللہ نافرمانوں کی قوم کو راہ نہیں دیتا)۔ اس آیت شریف کے رو سے ہر شخص پر واجب ہے کہ باپ ماں بیٹے بیٹیوں بھائی بہنوں بیبیوں اموال واملاک تجارت اور ہر قسم کے کاروبار اور اکنہ اور باغ وبسائیں غرض ہر شئے کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو حقیقی ہدایت سے محروم اور عذاب آخرت کا مستوجب ہوگا۔ اس آیت میں نفس وجان کی صراحت نہیں ہے۔ لیکن اللہ اور رسول کی راہ میں جہاد اُس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اپنی جان کی محبت پر بھی اللہ اور رسول کی محبت غالب نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ مومن پر واجب ہے کہ اپنی جان اور تمام زن وفرزند خویش واقربا اور اپنے ہر قسم کے تعلقات کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تقریباً تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے

Marfat.com

"لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین" (ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اوس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ میں اوس کی اولاد اور اس کے ماں باپ اور تمام انسان سے اوس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاوں) مختصر یہ کہ اللہ اور رسول کی محبت عین ایمان ہے اور جس میں یہ نہیں اوس کا ایمان صرف نام کا ایمان ہے لا ایمان لمن لا محبۃ لہ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش می گفت ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

اللہ اور رسول کی اس قدر محبت کہ ہر شئے کی محبت پر غالب رہے مومن کو عاقبت کے دار وگیر سے نجات دے گی اور اس کو اصحاب الیمین کے زمرہ میں شامل کر دے گی لیکن یہ نیچے کا درجہ ہے۔ عشق ومحبت کی انتہا نہیں ہے اور مقربین کا مقام اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ (من موہن) نے ارشاد فرمایا ہے "وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (اور ایمان والے اللہ کی محبت میں نہایت شدید ہیں) اور ان کے لئے یہ بشارت ہے۔ "اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ (ترجمہ: بہ تحقیق جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اس پر انہوں نے استقامت کی اون پر اترتے ہیں فرشتے اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور بشارت ہو تم کو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں تم کو وہاں ہے جو جی چاہے

تمہارا اور تم کو وہاں ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی)۔ یہہ بشارت ہے عاشقاں و محباں و محبوبان خدا کو۔ غلبہ محبت میں عاشق کی تمام طبعی کثافتیں جل جاتی ہیں اور اس کی نظر میں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا محقق دوانی لکھتے ہیں "ہرجا کہ خورشید جہاں افروز عشق بحکم وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا از افق روح انسانی برآید ظلمات کثافت طبیعت روئے بہ مغرب افول نہادہ راہ عدم بپیماید وہرکجا آتش عالم سوز شوق کہ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ وصف الحال اوست در صحرائے وجود درگیرد ارضیات طبیعت را بکلی بسوزاند

آتش عشق تو ام خرمن پندار بسوخت تن وجان دل ودیں جملہ بیکبار بسوخت"

دنیا و دین و صبر و ہوش از من برفت اندر غمش جائیکہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را

سچ ہے اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً عشق ومحبت میں بڑہتے بڑہتے عاشق کو تمام کائنات سے ذہول ہو جاتا ہے اور اوس کے نفس و قلب و روح اور اُس کے تمام وجود میں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

عشق آمد و شد چو جانم اندر رگ و پوست تا کرد مرا تہی و پر کرد ز دوست

اجزائے وجودم ہمگی دوست گرفت نام است ونشاں ز من و باقی ہمہ اوست

انسان کو طلب حق سے روکنے والی اور راستے میں مائل ہونے والی چار چیزیں ہیں دنیا خلق نفس اور شیطان لیکن عشق الٰہی جب اوس کے وجود میں بھر جاتا ہے تو کسی چیز کو اوسمیں مساغ نہیں رہتا اور ایسوں ہی کے شان میں ارشاد ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۔حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ اسمار الاسرار کے سمرسی و نہم میں فرماتے ہیں "اما نیک بخت کہ در اصل خلقت اور امحب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پابند

Marfat.com

راہ مطلوب شود...... خلق ہمانست کہ ایں شخص یکے از ایشان است۔ تغیر وزوال از نفس خویش احساس درستے میکند چگونہ باشد ایں چنیں لا ثباتے ولا اعتبارے طالب ومحب ومشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی وابدی آید۔ شیطان نقش بندی در نفس کند ورنگ آمیزی نماید عنقریب آن نماند ونپاید ہر حظے کہ حسی بود ہم بیکبار رخت وجود خود بربست چہ صورت باشد بکدام معنی مانع وپابند محب شود۔ مجنوں را از عشق لیلی کہ باز آرد وچگونہ باشد بغیر لیلی پردازد“

تصوف عشق ومحبت الٰہی ہی کا نام ہے۔ جس طرح من احب شیئاً اکثر ذکرہ یعنی جسکے دل میں کسی کی محبت ہوتی اوس کا ذکر وہ ہمیشہ کیا کرتا ہے صحیح ہے اوسی طرح اوسکا ضد بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی کسی کا ذکر خیر ہر وقت کرتا رہے تو اوسکی محبت دل میں پیدا ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ عشق کی حد تک پہنچ جاتی ہے پیر طریقت عشق ومحبت ہی کی راہ سے طالب صادق کو لیجاتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ جو اصل خلقت میں ”محب ومحبوب“ پیدا ہوئے ہیں وہ نہایت تیزی سے چلکر بہت جلد پہنچ جاتے ہیں لیکن جو ایسی بالغ فطری استعداد نہیں رکھتے لیکن طلب میں صادق اور ارادہ میں مستقیم ہیں پیر کامل مجاہدہ اور ریاضت اذکار واشغال فرائض اور نوافل سے اونکے دل میں محبت کی آگ کو جو کثافت طبعی اور دنیا اور نفس کے تلوث کے خاکستر کے نیچے دبی اور ڈھکی ہوتی ہے بھڑکا دیتا ہے۔ وہ تیز سے تیز تر ہوتی جاتی ہے اور فنائیت تک پہنچا دیتی ہے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ کا مسلک خصوصیت کے ساتھ عشق ومحبت ہی کا مسلک ہے۔ چنانچہ خود اونکے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد　　واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

لیکن محبت کی راہ پرخطر ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز

ہے نہایت دشوار گزار ہے اور اس میں نشیب و فراز بکثرت ہیں۔ ؎

کیف الوصول الی سعاد ودونہا　　قلل الجبال ودونہن حیوف

ایک جانب معشوق بے نیاز اور غنی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ وہ بے پروا بھی ہے اوس کو کسی کی مطلق پروا نہیں خلقت ھولاء للجنۃ ولا ابالی وخلقت ھولاء للنار ولا ابالی وہ غیور بھی ہے دوسری جانب عاشق کے دل میں محبت کی ایسی تیز آگ مشتعل رہتی ہے کہ جہنم کے آگ کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ ؎

وفی قلب المحب نار ہوی　　احر نار الجحیم ابردھا

اور بے انتہا بے صبری اسکے لوازمات میں ہے۔ اس لئے قدم قدم پر لغزش کا اندیشہ رہتا ہے سب سے بڑھکر یہ کہ محبت الہی وہی بکار آمد معتبر اور موصل الی المقصود ہے جو اتباع نبوی اور شریعت مصطفوی کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہو قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور عشق کے جنون میں جب ہوش و حواس عقل سمجھ سب رخصت ہو چکے ہوتے ہیں یہ نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ ؎

برکفے جام شریعت برکفے سندان عشق　　ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

ان باتوں کو پیش نظر رکھکر بعض اکابر طریقت نے ضرورت محسوس کی کہ عشق و محبت الہی کے اطوار و منازل کے متعلق کتابیں تصنیف کریں جو عاشقوں اور طالبوں کو مشعل ہدایت کا کام دیں۔ چونکہ حب ازلی اور حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لازم و ملزوم ہیں اس لئے عشق و محبت کے منازل و اطوار کے ساتھ حقیقت محمدی کو ایک حد تک بیان کرنے سے چارہ نہ ہو سکا اور ان تصانیف میں اس کے اسرار و رموز بھی بیان کئے گئے۔

ان مضامین پر سب سے پہلی تصنیف امام احمد غزالیؒ کی ''سوانح'' ہے یہ کتاب مختصر اور نہایت غامض اور عسیر الفہم ہے۔ اس میں گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ خطائر القدس

Marfat.com

میں حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ "شیخ احمد غزالی درسوانح کہ دست موزہ ہر رونده در یده است وایم اللہ خوش عشقبازی کہ درآں مختصر او باختہ است ......" خواجہ صاحب نے یہ کتاب مریدوں کو بارہا سبقاً سبقاً پڑھائی اور اون کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی علیہ الرحمہ نے اون سے پڑھکر اور اون سے اجازت لے کر اسکی شرح لکھی۔ اسکے بعد حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے "رسالہ **عشقیہ**" تصنیف کیا۔ یہ بزرگ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہے۔ "قاضی حمید الدین پیشوائے عاشقاں بود" یہ کتاب بھی نہایت غامض ہے لیکن کسی قدر بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کسی اہل ذوق نے جزاہ اللہ خیر الجزا حیدرآباد دکن میں طبع کرایا تھا اور اس کے بعد ایک مرد صالح متقی درویش حافظ مولوی یسین علی مرحوم نے دہلی میں طبع کرایا۔ اسکے بعد حضرت فخر الدین عراقی قدس سرہ نے "**لمعات**" تصنیف کی۔ یہ کتاب نہایت لطیف اور دلکش طریقہ پر لکھی گئی ہے اور عرفائے صوفیہ میں نہایت مقبول ہوئی بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں چنانچہ پہلی شرح حضرت سید نعمت اللہ ولی کرمانی علیہ الرحمہ نے لکھی۔ ایک شرح مولانا جامی نے بھی لکھی (یہ دہلی میں چھپی ہے) ایک شرح حضرت نظام الدین تھانیسری نے لکھی۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز علیہ الرحمہ کو یہ کتاب نہایت پسند تھی اپنی تصانیف میں اس کے مضامین اور اشعار کو جابجا نقل کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت **خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کی کتاب مستطاب خطائر القدس** ہے جواب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ عجیب وغریب اور نہایت بلند پایہ کتاب ہے۔ اطوار و منازل عشق الٰہی اور اسرار و رموز حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے خاص طرز پر اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ کسی دوسری تصنیف میں اوسکی

Marfat.com

نظیر نہیں ملتی حقیقت یہ ہے کہ جیسے بلند پایہ مصنف ہیں ویسی ہی بلند پایہ اون کی تصنیف ہے ۸۰۰ھ ہجری میں امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اوس کے دہلی پہنچنے سے پہلے خواجہ صاحب دہلی سے گجرات روانہ ہوگئے۔ یہ کتاب اسی سفر میں لکھی گئی اور جیسا کہ خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے روز دوشنبہ پانزدہم جمادی الآخر ۸۰۳ھ ہجری کو اس کو ختم کیا۔ اون کی تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اون کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی کے ایما سے اس کی تحریر ختم کی گئی ورنہ معلوم نہیں کہ اور کس قدر لکھواتے نفس کتاب کے ختم کے بعد ایک فصل زیادہ فرمادی ہے۔ جس میں عشق کے متعدد اور مختلف مظاہر کو نہایت اختصار سے بعید لطیف پیرایہ میں بیان فرمادیا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ہم کو اس کتاب کے سمجھنے کا فہم اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں اس کے دو نسخے ہیں ایک ۱۰۶۸ھ کا لکھا ہوا اور دوسرا ۱۱۳۵ھ کا۔ میں نے ۱۳۵۰ھ میں ان دونوں نسخوں کے باہم مقابلہ سے ایک کاتب کے ذریعہ نقل لی اور خود مقابلہ کرکے جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی۔ دون نسخوں کی کتابت چونکہ غلط تھی اور وہ کرم خوردہ بھی ہیں اس لئے میرے نقل کنایندہ نسخہ کی مکمل طور پر تصحیح نہ ہوسکی۔ کلکتہ کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے کتاب خانہ میں بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے۔ میں نے اوسکو حاصل کیا اور اسکے مقابلہ سے اپنے نقل کنایندہ نسخہ کی جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی لیکن سوسائٹی کا وہ نسخہ نامکمل تھا اور نفس کتاب کا تقریباً صرف دو ثلث ہی تھا اس لئے ثلث آخر کی تصحیح نہ ہوسکی۔ سال حال میں سررشتہ امور مذہبی نے پندرہ سولہ سال پیشتر کا ایک نقل کیا ہوا نسخہ کتبخانہ روضتین گلبرگہ میں بھیجا وہاں سے وہ میرے پاس آیا۔ اسکی کتابت نہایت بدخط ہے اور جا بجا غلطیاں بھی ہیں۔ یہ معلوم نہ ہوا

Marfat.com

کہ کس نسخہ سے یہ نقل لی گئی تھی لیکن اس نقل سے یہ فائدہ ہوا کہ میری کتاب کے ثلث آخر میں جس کی تصحیح کلکتہ کے کتاب سے نہیں ہوسکی تھی اور کتبخانہ آصفیہ کے نسخوں کے کرم خوردہ ہونے سے جہاں جہاں الفاظ نقل نہیں ہوسکے تھے اون کی تکمیل ہوگئی۔ پھر بھی مکمل تصحیح جیسی کہ چاہیئے تھی نہیں ہوسکی اور بعض بعض جگہ الفاظ مشکوک رہ گئے۔ میں نے سنا کہ گلبرگہ شریف میں ایک بزرگ کے پاس بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے لیکن وہ مجھے نہ مل سکا ورنہ ممکن تھا کہ اوس کے مقابلہ سے میری کتاب میں جو الفاظ تصحیح سے رہ گئے تھے اون کی تصحیح ہوجاتی۔ بہرحال نہایت کدوکاوش کے بعد میرے نقل لئے ہوئے نسخہ کی جس قدر تصحیح ہوسکی اوس پر قناعت کی گئی اور اوس سے کتاب طبع کرادی گئی۔

اس کتاب کو طبع کرنے کا خیال تقریباً پچیس سال ہوئے نواب فضیلت جنگ بہادر مولانا انوار اللہ خاں صاحب معین المہام وصدر الصدور امور مذہبی سرکار عالی کو پیدا ہوا چنانچہ اونہوں نے اس کی طباعت کا حکم بھی دے دیا تھا مگر اون کا انتقال ہوگیا اور یہ کارروائی رہ گئی۔ سررشتہ امور مذہبی سے جو نقل کردہ نسخہ کتب خانہ روضتین کو بھیجا گیا اور جس کا ذکر ابھی اوپر ہوا ہے غالباً اوسی حکم کے ضمن میں نقل کیا گیا ہوگا۔ مولانا انوار اللہ خاں علیہ الرحمہ کی رحلت کے بعد سررشتہ امور مذہبی نے اس کتاب کی طباعت کی کارروائی ختم کردی تھی مگر بفحوائے کل امر مرہون باوقتہا اوس کا وقت اب آیا۔ اس کے طبع اور نشر کی سعادت ہمارے نہایت محترم دوست **نواب غوث یار جنگ بہادر** ادام اللہ عمرہم واقبالہم صوبہ دار صوبہ (کمشنر ڈیویژن) گلبرگہ کے حصہ میں مقدر تھی کہ اونکے توجہ خاص اور اون کے حسن انتظام

Marfat.com

کی بدولت یہ کتاب طبع ہوسکی۔ چند سال سے گلبرگہ شریف کے روضہ بزرگ
اور روضہ خورد کا انتظام صوبہ دار کے نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔ اوسی سلسلہ میں
تین سال سے نواب غوث یار جنگ بہادر کے ہاتھ میں عنان انتظام ہے
اس قلیل مدت میں انہوں نے جو نمایاں ترقی کر دکھائی اوس کے بیان کا
یہاں موقع نہیں ہے۔ لیکن یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ اونہوں نے ایک کتابخانہ
بھی قائم کیا ہے۔ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز علیہ الرحمہ کے روضہ کو
روضۂ بزرگ کہتے ہیں اور اون کے فرزند اصغر حضرت سید اصغر حسینی کے
صاحبزادہ حضرت قبول اللہ حسینی کے روضہ کو روضہ خورد کہتے ہیں۔ دونوں کی
جاگیریں علیحدہ علیحدہ ہیں مجموعی طور پر ان دونوں روضوں کو اختصار کے لئے
روضتین کہتے ہیں۔ ہر روضہ سے متعلق ایک کتاب خانہ بھی تھا جن میں دستبرد
زمانہ سے بچکر چند کتابیں رہ گئی تھیں مگر وہ بھی روز بروز تلف ہوتی جارہی تھیں
نواب غوث یار جنگ بہادر نے دونوں روضوں کی سجادہ نشین صاحبوں کی
رضا سے ان کتابوں کو ایک جگہ جمع کرکے بنام "کتب خانہ روضتین" ایک
کتاب خانہ قائم کر دیا ہے اور اوس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے جس
کے وہ صدر ہیں۔ مزید احتیاط کے لئے ناظم صاحب امور مذہبی کی نگرانی بھی
قائم کر دی ہے۔ اس کتابخانہ کے متعلق کوشش یہ ہے کہ جس قدر کتابیں خصوصاً
خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف جس مناسب طریقہ پر
مل سکیں فراہم کرکے کتاب خانہ میں جمع کی جائیں اور جیسے جیسے رقم کا انتظام
ہوتا جائے اور موقع ملتا جائے خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف
کی طبع اور اشاعت بھی ہوتی جائے۔ چنانچہ نواب غوث یار جنگ بہادر کی
توجہ و انتظام سے خواجہ صاحب کی کتاب ترجمہ اداب المریدین

Marfat.com

گزشتہ سال طبع ہوکر شائع ہو چکی ہے۔ اور اوسی سلسلہ میں نواب صاحب بالقابہم کی حسن توجہ اور انتظام سے اب یہ کتاب حظائر القدس طبع کی گئی۔ کتب خانہ روضتین کے مہتمم اعزازی ہمارے عالم فاضل متقی پرہیزگار صالح عابد زاہد دوست مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی گلبرگہ کالج سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ انھیں کی تحریک پر نواب غوث یار جنگ بہادر اور معزز اراکین کمیٹی نے اس کتاب کی طباعت کے کام کا سے

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

اور میں نے اپنی نقل لی ہوئی اور تصحیح کی ہوئی کتاب سے طبع کرانے کا شرف اور سعادت حاصل کی۔ جزاھما اللہ سبحانہ و تعالیٰ خیرالجزا۔

اللھم حرق قلوبنا تبارك عشقك وارزقنا انقطاعا عما سواك وصل وسلم وبارك علی خاتم النبین سیدنا محمد واله واصحابه اجمعین

خاکسار

سید عطا حسین

لنگم پلی۔ حیدرآباد دکن

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ روز پنجشنبہ

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

مملوکہ محمد اقبال مجددی ۱۹۷۰ء لاہور

حظائر القدس

المعروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

تصنیف ۸۰۳ ہجری

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین
حضرت سید السادات ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح
سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی
قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1282/6

الحمد للہ مضیٔ الشمس منوّر القمر مظہر الملاک مصور البشر محسن الحسان
متملح الملاح مزیّن الوجوہ مملح الشفاہ فسبحان من زیّن تلک الصور
والاشکال بحلی الغنج والدلال وتبل الخدود والجباہ بوسم الشامۃ
ووضع الخال وجعل حرکات اطراف الظراف حین المشیۃ والکلام
ووقت الجلسۃ والابتسام کالملح فی الطعام وکالکحل فی العین
المستورات فی الخیام بحیث تدعو وتنادی کالشمعۃ المفراش
لارباب البصیرۃ واھل الجاش حی علی النقل من الفتوح ببذل النفس
والرّوح فایّ ذی سعادۃٍ وبخت وایّ ذی سلطنۃ وتخت یحسن
راسہ بھذہ التاج ویبھی شعارہ بھذہ الدیباج فسبحان خالق
الارض والسماء وواھب الحسن والبھاء یزید فی الخلق مایشاء

والصلوٰۃ علی رسولہ سیّد الرّسل الھادی الی السّبل المخصوص
من بین الارباب بالخطاب المستطاب المحبوب الحبّ بل حبّ الحبّ
یسعی فی طلب ربّہ لغلبۃ شوقہ وحرارۃ حبّہ فعرق جبینہ
مسح یمینہ فانحدر منہ علی اراضی الطیبۃ من قلوب عبادہ
الصفیّۃ الصفویّۃ فنبتت عشب العشق وکلاء الولاء وبتلک
النضارۃ والخضرۃ والبھاء اخذ کل قسمۃ من دن الحبیب کما قیل -

Marfat.com

مصراع

؎ وللارض من کاس الکرام نصیب ؎

فمنهم من قوی أصله وتطاول وتناثر فرعه وتمایل وتکاثر ثمره و تکامل تلک الدوحة عند العرفاء کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء فبذر البذر وظهر الزرع فکثر ثمر زرع فحصد حتی یبقی ببقاء دین احمد علیه السلام قال الله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ینبئ علی قولنا بالاعلان والافصاح محمد علیه من التحیة بمجد مؤید وعلی اصحابه واحبابه واهله وولده بنعت مخلد ووصف مؤبد اللهم اعصم بحرمة نبیک احق خلیقتک واذل ذریتک عما لایعنیه

امّابعد پس حادثه مغل از خویش وخویشان بوده می آید طرف نهر والانطاره از تنگ دلی بجان آمده زبان وقت کلمهٔ چند ذوق آمیز ونکاتے چند شوق انگیز در مراتب ودرجات عشق اگرچه این بیان از حد تقریر وتحریر بیرون است از انچه لمسۂ از عالم بیچون وچگون است املا کرد چنانکه یکے هزیان گوئے در خلوت خویش با خود سخنانے هزیان گوید این گفتار ما را بدان میزان اوزانے باشد.

بدانکه **عشق** سه حرفیست صحیح است معتل ومضاعف مهموز نیست سه حرفیست ابتدائے ووسطی وانتهائے باید سه حرفیست ـ **عاشق معشوق عشق** باید آنگاه سه چیز جمع شود صحیح است ولے باصحت باید نفسے سلامتے باید جانے باصفوت باید ـ معتل نیست عشق بے سببے علتے باشد محل وغیر محل نا ندیشد خود بیاید وخود برود وبباز گردانیدن باز نگردد ـ

عشق سه حرفیست عین شر کتست **عشق** اول ادعین است عین از مبداء

ان التسلیم

مخارج است موجب ہر موجودے عشق آمد فاحببت ان اعرف فلذا خلقت الخلق همیں حکایت کرد۔ عشق باصحت آمدہ است معلول بعلت مادری و پدری نیست۔ عشق خودزاد است۔ عشق مضاعف نیست خطبہ او وحدہ لاشریك له باشد جنسیت قربت بدان فرد حقیقی چگونہ متصور باشد وازکجا ضم توان کرد لیس کمثلہ شیئ اگر گرہ ہا راکشادہ و ہمہ بند ہا را گستہ است۔

عین

عین آئینہ زانو باشد ہیچ حیوانے بے قوت آئینہ زانو نشستے نتواند کرد ہیچ سالکے سایرے روندہ و باشدہ بے عشق نتواند نشست نتواند خاست نتواند رفت اگر عشق نبودے فلک نگردیدے و حیوانے نزائیدے سبزہ نروئیدے انسان نپرورید ے خدا چنانچہ خود است نشناختے و چنانچہ خود است ندیدے۔

عین چشم راگویند اگر عشق نبودے ہیچ جمالے در عکس چشم پیدا نیامدے اگر عشق نبودے مردم چہ دیدے ہرچہ بعین دیدے بعکس عشق دیدے میدانی می بینی آنچہ تو آن را منظور خود دانستی جز آن نبودہ است کہ عکس درچشم تو پیدا آمد دل آنرا بچشم خویش دیدا زان لیفہمے وعلمے رہ بر وقتے این رباعی خواندہ۔

رباعی

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست	با دیدہ مرا خوشست چون دوست دروست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست	یا اوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

ای محمد چہ نیکوست ہان چہ نکوست آہ ہموست ہموست۔

عشق عین چشمہ باشد آنرا کہ چشمہ آب خوانی یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ بنگر کہ عشق اینجا چہ باختست و کدام صورتگری از چہرہ غیب پیدا آوردہ است یکے را نیشکر خواند و یکے را حنظل تحفہ دیگر مزہ ہم دگر ساختہ است

Marfat.com

اعجوبہ دگر خاصیتے واثرے دگر ہم آنکہ یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ معنی داشت عجب کارے ۔ فرداً تجلے
شود یک لکھ بیست چہار ہزار پیغمبران از فہم او بیرون باشند مگر خاتم الانبیا اکنون دانستی
رنگا میزی عشق را نہایتی نیست تفصیل چہ معنی دارد تبدل و تحول چہ صورت بندد ۔

عین ذات شے را گویند لاحول ولا قوۃ الا باللہ من حق تعالیٰ را عین
اشیا چون گویم گوئندہ نمیداند چہ میگوید شنوندہ چہ فہم برد ای ملحد زندیقے یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ
فہم نکردی وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ندانستی بکدام فہم عین الاشیا
گفتی چہ گفتار است کجا افتادم چون عین ذات شخص باشد عشق بہمہ صور و اشکال متشکل
بود عجب نکتۂ موہومے و عجب جزوی لایتجزی کہ انواع تجلیات او را انتہائے پیدا نباشد و
غایتے متصور نگردد ۔

عین آفتاب را گویند آفتاب یکے را مُعْشِلح افتد یکے را مفسد آفتاب ہمہ انواع
لمعات دارد خشبوئے راگندہ ساز و گندہ را خوشبوئے با ہمہ محیط است جہان بنور او روشن
است اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نشان میدہد او را جز بد و نتوان دید باصرۂ
مردم از عین شمس فیض گیرد او را بد و بیند آفتاب سلطان سیارگان است او سلطانی
دارد او قہرے دارد او بہرے دارد و زہرے دارد تابش آفتاب را مہ باید تا ہم از ودر
از و فیضے تواند گرفت عشق تمام رو بکس نمود است آفتاب برآید فرو شیند و بخصلت خویش و صفت
خویش بریک حالت نماند گاہ برآید بکسوت حوا و گاہ برآید بصورت آدم مجنون جمال خود را
در لیلے میدید ہم ازان میخواست با لیلے یکے گردد اشتیاق ہم ازین گریبان سر برکرد احتراق
ہم ازینجا دامن گیر شد آفتاب برآید بچراغ احتیاج نماند چراغ بسوزند کار نیاید زیب
ندھد

شعر

کل الجمال غدا لوجہک مجملاً   لکنہ فی العالمین مفصلاً

آفتاب نفس دارد در زستان تابشے دگر نہد در تابستان سلطانی دیگر

Marfat.com

نماید در بہارستان جلوہ دگرگوں میبخشد برین مثال رنگ آمیزئی عشق را تصور کن بسیار
باشد کہ عاشق از عشق تنگ آید وگاہ بود اگر شمۂ ازان حرقت در خود کم بیند نزدیک باشد
کہ زہرہ اش عیب آرد۔ آفتاب گرم خشک است سوزندہ است عشق ہمیں عمل می بازد
عاشق را لب خشک چشم تر سینہ گرم دم سرد تنے نزار آفتاب ہمیں عمل آموخت است آفتاب
جہان را روشن کرد است چراغ عالمیان است مبصر بصر است گاہ باشد عشق در عاشق
چنان نہان بود کہ عاشق خود را فارغ ہیغم شدہ داند فجاۃً بغتۃً چنان در گیرد کہ
کارش بجان افتد آفتاب نقاب بر رخ کشد فاقد البصر گمان برد کہ شب افتاد ہر آئینہ
او را از وے جز حرارتے نصیب نبود نا دانے وگر ہم گوید کہ آفتاب پوشیدہ شد او نمی
داند کہ پارۂ ابر او را حجاب نتواند شد اما تو محجوبی او آن جمال ندارد کہ بگفت گویندہ
وبگفتار سازندہ چیزے ازان کم آید او در ہر بابے بہر فصلے بکمال خود است وبجمال
خود تو آفتاب را بچشم خویش می بینی پس آنکہ فیض از نور آفتاب میگیری آنکہ این ہم
تو بینی از وچہ توانی دید لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ بر سر چہار سو بازار ندا میدہد
وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ توقیع نا امیدی در گلوے ہر یکے
می بندد۔

عین آئینہ را ہم گویند قدیم خواست خود را خود بیند خود را خود چنانکہ
خود ست نمی توان دید صورتے را کہ شفاف صاف عکس پذیر صفت او باشد
احداث می بابست کرد دران محدث قدیم عکس جمال خود نظارہ کرد خود را از
دیگران مشتاق تر یافت دبدبۂ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را علم افراخت۔ محی الدین
ابن اعرابی از سر نادانی گوید ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی نگر
احتیاج من خود را خود از برائے خود از بہر خود غیر خود سازم کہ عین خود را
معکوس ظاہر کنم بینہما وہم ردی اندازم احسنت بالانصاف تو گوئی

ما الکلّ مفتقر وما الکل مستغنی آفتاب خود را خود شناسد اما خود را خود نہ بیند مگر صفا آب را انظارہ کند از آئینہ چند فہمؔ خیزد آنکہ روے خود را در آئینہ می بیند عکس خود را میبیند نہ عین خود را و آن عکس کہ می بیند آن عکس دیگر است کہ از شعاع باصرہ او منشعب می شود اکنون بہ بینی کہ عین آفتاب کہ دید و در آئینہ چہ رخ نمود او از ہمہ بیگانہ مرا و ترا با او چہ آشنائی کہ در اصل با او نسبتے نداریم عشق قدوسی و سبوحی من و تو فخّاری و صلصالی۔

عین عشق نشان از عیان ہم دہد ہر کہ عاشق شد باوّل عشق بعین عیان رسید بحق شیخ سخن ستانہ میرود اگر عاشق باشی بدانے۔

عین جاسوس را نیز گویند شنیدہ صفت ابو الحسن نوری انہ یقال لہ فی المشائخ جاسوس القلوب انہ یدخل فی القلوب و یخرج حیث لا یحسّ ولا یعرف معلوم عشقؔ واللہ من وّرائہم محیط باشد وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ کشادہ میگوید من ہمہ و از ہمہ و در ہمہ چگونہ بود کہ ہمہ چیز را من ندانم اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تعلیمے درستی میکند اکنون ہان وہان تو ہش باش اگر خطرۂ غیر عشق در دل تو آید خطیر کارے بود و عظیم روزگارے ترسم کہ بشرمساری و بگرفتاری قدم نہادہ باشی مجنون بخیال لیلے قرار خواست گرفت خیالش آن سزا کرد کہ از دولت حقیقت وصال بحرمان رہ برد۔ استحلاء الطاعۃ ثمرۃ الوحشۃ من اللہ جاسوس می بیند نیکو می داند خبر محبوب بہ یر ساند کہ عاشق در خیال صورت محبوب چنان دنبال دارد کہ از ہمہ چیز غشاوہ قناعت بر چشم دل پوشیدہ است ورنہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ چہ می آموزد فان لم تکن تراہ فانہ یراک میگوید اگر ہیچ نیست کم از انکہ وہمی و خیالے حالے و مالے عاشقے را بعد تازیانہ رنجانید

ملاحظہ: دیکی برنیا مدہ چہ باشد میگوید در وہم من آن بود کہ معشوق حالت یابد اشہود وقت مع دلم بدان مشغول از الم کہ خبر یابد و نفس ازان چہ احساس کند

غزل

من رفتہ ام زخویش درون و برون نہ ام
از من مرا طلب تو کہ من کنون نہ ام
چون لحم و دم شدہ است مرا عشق تو بدانک
من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نہ ام
با دوست چون یکی شدہ ام چیست وصل و ہجر
ہستم ہمان کہ بودم ازان کم فزون نہ ام
کس پرسد از محمدؐ چونی چگونہ
بیچون چگون چہ گوید چو نم چگونہ ام

استغفر اللہ پے یک بیت خانہ پر از ابیات شد راست گفتہ اند

بیچون: الحدیث شیخو نے روزے این آیت اَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى صورت تجلی بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رو نمود ازان ذوق دست و پاے میزد بدین وہم کہ محبوب من نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ نشانے میدہد و مرا نجو نزدیک میخواند و میگوید بیت

از بعد مکن شکایت ای خستہ جگر — کز غایت قرب می نہ بینے ما را

خیمہ در دریا زوند تمام جامہ خیمہ تشرب دریا شد و مع ہذا خیمہ از تشنگی نالد معشوقہ نشان دہد دوری تو از غلط تست و قربت من بحقیقت حق عاشق چگونہ از خود بدر نرود و از شورش و غوغا چہ کم آید آرے لکل بادۃ صولۃ

Marfat.com

ولکل بادۃ دولۃ

برعین عشق عین روانیست الحق لایستوی شئ ہمیں غمزہ زدہ است الحق لشدۃ ظہورہ خفی ہمیں نقطہ برعین شد میان احمد و احد چہ تفاوت کند جز یک میم صفرے کہ درمیان وہمے زدہ است اوئی دمئی پیدا آوردہ است تا محمد فریاد برآورد لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک سنائی خود ستائی کردہ است از بیگانگی بیگانگی آمدہ است میگوید ؎

از احمد تا احد بسے نبست میمی بمیان حجاب معنیست

عجب کارے برلعل موہوم نقطہ متوہم بناز و کرشمہ زدہ است دعوی حسنے وملاحتے پیدا آوردہ است بیچارہ شاعر چہ برحقیقت معنی بلطف طبع خویش اطلاع یافتہ میگوید شعر

فالوجہ مثل الصبح مبیض والخال مثل اللیل مسود
ضدان لما استجمعا حسنا والضد یظہر حسنہ الضد

حبشی سفید بنود حبشی نمک ندارد تو سفید با حلاوت نمکے تمام داری آنکہ میخواہد جمال جہانرا بچشم جہان آرائے نظارہ کند کفر و ایمانرا بہانہ ساخت وازہر یکے علمے برافراخت وخود بینہما بلا خلاف ونفاق وتردد و اختلاف کند بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے گاہ من او باشم واو من گہے

بسیار بود کہ عشق در وجود عاشق کمین زدہ باشد وعاشق خود را ازان فارغ وبیگانہ داند گوید عشق را ندانم وازو خبرے ندارم بلکہ دو عداوت وآتش فرقت درمیان انگیزد وتیز ترافروزد ومیگوید خونابہ دشمنی گشت آن ہمہ دوست کانیہا شنیدہ بیشتر گفتہ ام یدخل ویخرج ولایحس ولایعرف حکیم سنائے حکمت میبازد و شیوۂ خوشی می سازد بیت

Marfat.com

کفر و دین هر دو در رهت پویان وحده لاشریک له گویان

عالم را صورت چهره تصور کن یکذات و یکتن دان و برو این قصه انجوان
الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان کبیر زہے شعبده گری
که میرود صغیرے عاشق کبیرے و کبیرے عاشق صغیرے چه میگوئی یدخل
و یخرج کدام دریچه سر بر کرد و از کدام ره درون و بیرون شده راه نمود خ
ه اختلاف اعتبار است مرد عاشق حریف کار است بتحقیق بدانی مراد ترا
اینجا نه در حساب و نه در شمار است فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا
آنکه بود از اختلاف و تردد او باتفاق اجتماع شود چه باشد هر کسے خود را چنان
دوست دارد که همه را از خود فراموش ببیند نه آنکه هوست که هر یک با خود اتّ
داو با همه و همه در دوست سلطان محمود در عین بارو در عزّ و جلال خود بود
بشهود جمال ایاز مستغرق و با این همه درین اندیشه که **بیت**

برو بر شیر مردان زن تو عشق از من چه میخواهی
سگ رنجور را بگذار در بانان که می دانی

نمک فروشے بار نمکے بر سر نهاده در محل یار هم بر سر خیال و کار خود
فریاد بر آورده هر طرف گردان سرگشته میگردد نمک بهائے فریاد میکند محمود
با همه عزّ و جلال و عظمت و تکبر خویش نمک فروش را بحضرت احضار فرمود
و زبان طعن برو کشود که اے احمق نادان چه محل نمک فروش است
در کوچه و بازار گرد نمک خریدار بین گفت ای بادشاه متعزز ای سلطان
متکبر قصه مد ران نمک که بر سر گرفته ام نه نمک بهائی است با ملاحت وحسن
ایاز سرو کارے دارم این همه بهانه است سلطان محمود مقصود خود را دره
در طهٔ شرکت نمود گفت با همه خزائن و فیل و لشکر و مال با همه عزّ و جلال من

Marfat.com

تاب عشق ایاز ندارم عمرے برآمد باہمہ وصال در زاری ونالہ در شورم و درین خیال توکہ باشی وچہ باشی باماہم کالنسگے کنی نمک فروش شوریدہ را فروختہ وگداختہ جوابے باصوابے درمیان نہاد گفت ای محمود این ہمہ اسباب صالست کہ تو داری سازو سوز و ذوق و درد در قسمت ما منحصر است مسکین سلطان ازین جہان چہ نشان بر د گفتار عطار چیزے نسبتی بروزگار ما و بحال کردار ما دارد بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

حرفت عشق بد تراز سلوت او باشد آہ در حقیقت است وصال جمال بخیال بیت

خیال است این کسی را وصل یار است خیالی شو خیالش اصل کار است

چنیں دانم وقتے عشق بناختی عمر بہزل و بازی گذشت خود را ندانستی تو عشق کشتی وقتے این بیت را ورد حال خود ناختی بیت

حاصل عشقش سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ کذا مرۃ و توگوئی بر عین عشق روا نیست۔ ابوطالب مکی گوید لایتجلی فی صورۃ مرتین ولا یتجلی فی صورۃ الاثنین رفتہ خواہد باز گردد ولن یقبل کے باز آید ازین طلب جست وجوئی خود عین بر دل احساس کند ہر آئنہ عین در عین شود عین بعینہ مستتر ماند جمع الجمع را عبارتے نماند جمع صورت رخت بربست اللھم اھد قومی فانہم لا یعلمون ہم ازین نقطہ است کہ بر عین غین افتادہ است لولاک لما خلقت الافلاک ازین سرفرازی نیز ہم ازین باز یست نرم دے را بر مجنون شفقت شد بحضرت لیلے بشرط نصیحت در آمد بگر یعنے از جمال تو چہ کم آید و از حسن و ناز تو چہ نقصان پذیرد اگر مسکینے از دور حظے گیرد و جانش بنظرے قرار پذیرد لیلے گفت کہ ازین طرف بخلے نیست اما او تاب

ن لا اثنین
ن عین

Marfat.com

جمال من ندارد تجلی برکه۔ ناصح بدین بشارت مجنون را تسلی داد ہم درا ثنا این قصہ

لیلے در صحن خیمہ با جامہ پاکشان خرامان شد گرد برخواست مجنون را آن نظر شد (ن فاز)

فخر علی وجہہ مغشیا بیہوشانہ گشت ناصح گفت اے مسکین تو بدردے

مبتلائی کہ ہرگز درمان نہ پذیرد زہے دولت جزاین دولت مطلوب چیست عشق تا باشد

من نباشم من کردم عشق چونہ باشم۔

عین چشم لامسہ را گویند العین حق والسحر حق تفسیر این آیہ میکند اگر حق

بنودے حق نبی را جمال خود نمودے و بچشم او جلوہ نکردے دادرا از و بنردے و اورا از خود

بنحو درہ ندادے چون عین بعین شد اول باخر رسید آخر باول انجامید روی تبلیغ کہ دید از

دنیا باآخرت کہ رسید ابصار المبصرین معارف العارفین و نور علماء الربانیین

و طرق السابقین الناجین والازل والابد وما بینہما من الحدث

تحقیق کرد حسین منصور برائے اینکار مشہور ملکوت شد اما دریغ ورائے پردہ مستور (ن مذکور)

اطلاعے نشد بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس　　　نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

حبك الشئ یعمی ویصم خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى

اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ بے تشابہے و تاویے و تاملے بیانے درستے کردہ است

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ یکے کہ جمال حال در معشوق ذوالجلال نظارہ کمال

نکردہ ہمہ خفاش وار بوم صفت از انجمال نتوانست کہ آنجمال را نظارہ کند ہر

آئنہ مختوم باشد در خود اعمی تصور کنی خود را دیوار را از جمال شموس و اقمار چہ نصیب

برکار بود عشق یکے را کور کرد یعنی آن نظر ندارد کہ خود را خود بیند و یکے از تابش دیدار

انتفاء آثار کرد و دیگر حبك الشئ یعمی ویصم انکار بران کار افزود عجائب کارے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ خدا خود را چون بیند خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى

Marfat.com

سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ او ہست وے این را از و لضیب نیست
ہیچ میدانی کدام حرمان از و بالا تر کہ یکے خود را از خود بر نخورد بعد دے تصور کن دوئی
فرض کن تباہی و تفضالی درخیال بر بدانکہ حرمانرا گمان باشد اگر حق بنودے بیچارہ
گفتار از این گفتار سر بر نکردے و در سنگسار من و تو در نیامدے **بیت**

عشق آمد و خانہ کرد خالی　　بر داشتہ تیغ لا اُبالی

العین حقٌ چہ حق الیقین میگوید حقیقت حق میفرماید العین حق
این جملہ چہ معنی دارد میگوئی ای اُثرہ کائن میفرمائی ای ثابت مجاز در مجاز
وحقیقت بحقیقت خویش در استتار العین حق موضوع ومحمول را باعتبارے
اختلاف کرد و باعتبارے اتحاد داد من وتو اسابت بآن اعتبارے درستے
وشرکتے محققے حق الحق چہ نام باید یکے گوید جمع دوم گوید جمع الجمع ۔
عشق ہمموز نیست ہمزہ بے ضغط نباشد بے ثقلے بنود و عشق صرف صفا
است این بقا است واگر حرفی را بینی بر صورت الف نشستہ و در وحرکتے باشد
آن ہمزہ بود نہ الف ۔ الف از ہواءِ ہُویّت نشان دہد و ہمزہ از قید و از واماندگی
بیان میکند فی الھمزۃ ضغطۃ وفی الضغطۃ لفظۃ وفی الالفظۃ
بسطۃ عشق بدینہا نسبتے ندارد از امثال این بیزار باشد اگر در عاشق ہوائے
احساس شد معلوم شود کہ از عشق بوئی نیافتست اثرے ندیدہ است عین عشق چشمکے
زند ہر طرفے مردم گمان برند یکے گوید اور ادر کرد فلان را قبول داد مصرا التسکین
فرمودہ است زہے زہے شیوہاے عشق واحد بصور مختلف بمعانی متضاد ظاہر
باطن شدہ باطن ظاہر گردد **بیت**

سلطان عشق خیمہ بصحرا اگر زند　　ملک وجود را ہمہ زیر و زبر کند

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا مَعْنِیش اَنْتَہٗ وَجَعَلُوْا

Marfat.com

أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً محمود با ہمہ کاروبار وسلطنتے کہ داشت گاہ گاہے ایاز را بر تخت نشاند و تاج سرافرازی بر سرش نہد و خود بشرط بندگی بادب چاکری پیش بایستد وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً صورت جلوہ گری درین حکایت تمام ترنمودہ است چونہ آنکہ ایاز عزیز است ومحمود ذلیل ونہ آنکہ ہر یکے عزیز است دیگرے ذلیل فعل ایاز گونہ اینجا روے خود را وجہ تحقیق از پردہ برون نمودہ است میگوید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ نسبت ابوّۃ و نبوّۃ از میان بدر بردہ است فَقَالُوْا أَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فکر واچہ می گوئی لوراحدیث را لفظ بسیط را مرکّب بجز اخوانند اینجا اگر تو گوئی محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ایمان از سر تازہ کن بگو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

الحقیقۃ کالکرۃ ہر جا کہ انگشت نہی حاق وسط باشد برین اعتبار مرکز با دائرہ یکی شدہ است ضغط از میان خواستہ عشق را با ضغط چہ کار ہمہ از انست کہ او ہموز نیست بہمہ اعتبار صحت را تحقیق کردہ است حقیقت را حلقہ تصور فرما خطی در میان کش بر مثل دو کمان شود فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمان نمودہ است أَوْ أَدْنٰى خط را در میان طرح کن حلقہ بصفت خویش باز گردد اما چنان نہ شود کہ من قبل بود اثرش باقی ماند وہم دوئی ہم ازینجا سر بر کردہ است عبودیت و ربوبیت ہم ازین رہ اثبات یافتست دوزخ و بہشت بجلال وعزت وبقہر وسلطنت پیدا گشتہ است پیغامبران ہم ازین جا مبعوث اند وشرائع ہمین حکم کردہ است حشر و نشر ہمین میکند ثواب وعقاب ہم ازینجا میخیزد عقاب وحساب بحقیقت خویش پیدا آمدہ است إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ہمین تفسیر کردہ است

Marfat.com

العین حق اگر عین حق بحق نیست العین یدخل الرجل القبر والمحد۔
القدر از کجا شد کہ کرد ہ

در دیدۂ انسان ما صورت نہ بند دیگرے   جز عکس عین شخص ما در نور ما نور نے بہین

یا نور یا نور النور یا منوّر النور یا نور السمٰوات والارض روشن تر
بہین صاف تر نظارہ کن ظاہر تر بیدار شو بیدار نما یا نور وحدت بود از وحدت
بشرکت خرامیدہ ہم ازین بلا ہم ازان حظی ہو ہو ہم کہ در وقت منازلت طرح افتاد
جبرئیل بصورت دحیہ کلبی ظاہر شدہ آن بود کہ جبرئیل از صورت خود گشت
بدین صورت شد یا جبرئیل این صورت دارد اما چنین نمودے اللھم حقائق
و معارف موارد و مصادر ہمہ برین موضع نمود است **بیت**

گر عشق نبودی و غم عشق نبودے   چندین سخنے خوب کہ گفتی کہ شنیدے

ایاز میگوید در حضرت بادشاہ محمود وقتے گنہے نکردم مگر آنکہ گاہ گاہے مراد بر تخت
نشاند و خود بشرط بندگی و چاکری بایستد لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مصطفےٰ ہمیں گنہ کرد باوے میگوید ازین گنہ مرنج ناکس
الراس مباش شکستہ دل مگرد مارا درین شیوہ کار بار نیست و شرط روزگار نیست
ناچیز قواعد دین شرط ضغطات راہ نیست عشق بذاتہ صحت دارد اما ازین
ضغطات برہ توہمات بسیار افتد حکما گویند است ذھبک و ذھابک
و مذھبک ذہاب مذہب راہمان رہ در پردہ نہان داشتہ اند
ذہب بدہا بہ ذہب مذہب استقامتے ندارد کارے رہ گذر است تو بسل التفتی
بگذر پردہ نہانے بدر۔

دیوانۂ قاضی عین القضاۃ خوش پندی بشرط تحقیق اشارت
میفرماید بجان دوست من از عادت پرستی ہر گذر ہفتاد و دو ملت را یک مذہب

Marfat.com

کن برسر کار روزگار خویش باش آرے طالب را برائے این و آن چہ کار با دوزخ وبہشت چہ مصلحت او را ایچیز باید ہر چہ آید ورود ہم بر صفت اختلاف وتردد باشد خوب طبعے رباعی گفتہ است رباعی

دنیا شہ را و قیصر و خاقان را دوزخ بدرا بہشت مزیکان را
تسبیح فرشتہ را و ثنا انسان را جانان مارا و جان ما جانان را

عشق دراصل وجود حرکتے و سکنتے ندارد لایوصف بحرکتہ وسکنتہ انہ من الحوادث وتعالی العشق عن نعت الحدوث یک نقطہ است کہ تجزیہ وتقسیم نپذیرد جہتے و سمتے ندارد قبلے وبعدے نہ خلفے وقدامے نہ او را بیان خواست شد بیان جز بتحرکے وسکونے نتوان چہ بیان لغت لسان است کلام مرکب از حرف اصوات خواستند او را حرکتے دہند تا در بیان آید اول حرف را اختیار کسرت شد از انچہ گفتہ اند الساکن اذا حرك حرك بالکسر گفتم سکون ہم نبود۔ اما چو حرکت نداشت لاحرکتہ ولاسکون بود گوئی کہ آن مستقر ومقر اسکون تصورے شد گوئی فلانرا باقرار وسکون است یعنے اضطرار واضطراب ندارد اختیار کسر ازان افتاد کہ عشق کاسر روس اکاسر است عشق شکنندہ کلاہے ہر کاہیست عشق شکنندہ ہر مدعی و مبغضیت عشق شکنندہ ہر دلے ونفسی است عشق بر کسے جبری نکند امام فرع را مکسور سازد جبار قہار از آتش نامند عشق جبر کسر کند چہ کسر جبر رواند اشت بجزم تحقیق کرد ہمہ عالم نصب کردہ اوست عشق چہ چیز است لا ھو الا ھو چہ باشد یعنی ماہیت او عین وجود اوست اللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اگر گوئی الغنی بنفسہ الغنی یعنے حکایت از نعت وذات او باشد و اگر غنی بغنا فرمائی باز گشت ہم بدان ذات شود القول ان الاتحاد ان لا النقیضان ولا الضدان ولیکن

ن فلان

ن غنی یعنی بغیرہ الغنی

اختلاف اعتبار و قبیل و قال و گفت و شنود انداخت احرار کبار را این طرف لحظ انیت معتزلی نفی صفات گوید و صوفی ترقی فرماید مرفات باید و نفی بی اثبات نه شود و حلی هذا کلا القولین العولین ۔

ش

شین را بسکون فرو گذاشت از انچه وسط است و سط را دو نظر است نظر منه الی الواجب و نظر منه الی الممکن تعین طرف را مصلحت نبود ۔

قاف معنی ندارد تا چه تقاضه کند و قتے نصب فرماید جہان را ہم از و استقامت شد و وقتے رفع نماید گوید انا اغنی الشرکاء من الشرك و گاہے وقف کند از انچه منتہی ہمه برین باشد عشق بر وزن فعل است یکی موزون کن دوم را موزون له برائے وزن ان را میزانے مستقیم باید تا ایاك نعبد و ایاك نستعین اھدنا الصراط المستقیم مطلوب افتد ہیچ میدانی صراط را چه اشکال است گفت و شنود در وے قریب بمحالست شنیدہ از تیغ تیز تر و از شب تاریک تر و از موے باریک تر آری اتباع نفسے بنفسے خصوص نفس زکی و تقی اشکالے محالے دارد اما بحسب قسمت نسبت نصیبۂ گیر دو زن اعمال منوط ہم برین حالت اما چنین گویند این وزن بر مثال میزان عروض باشد اما چنین محقق شد دو پله دارد و چوبے ریسمانے چند برہم بسته سنگے دو پله نہادہ و اعمال را ہم سنگ او ساخته اگر برابر آید فقد نجا و اگر برتر باشد فقد اوفے او فاز بالمقام و الشفاعة عند الله العلی الاعلی و اگر سبک رو دہر آئینه لائق سنگسار باشد و اگر این صورت را میزان عروض نام نہی فتسمه ما شئت مرد شاعر منظوم را بر فاعلات فاعلات قیاس کند اگر برابر آید مقبول و رنه مردود و زحف را اعتبارے نیست منہیات و صغائر باجتناب کبائر مغفور معفو اند شفاعت را و استفاضت نور اتباع را مثالے فرض کن مثلثے نقش ساز

ن مہین وزن مرد

کہ سہ زاویہ متساویہ دو قائمہ باشد در زاویہ مطلعہ شمس انکار در گوشہ مجمع آبی در کنجے دگر قائمہ مجردے عکس آفتاب بر آب افتد و عکس عکس بر دیوار نماید عکس نور سبّوحی و قدوسی بر صفائے دل نبوی عکس نمود عکس عکس بر متابع کہ محاذی دل او ست صورۃ گری کرد این شفاعت این نجات این اتباع این صراط مستقیم و مقام شفاعت فافہم واغتنم فافہم واغتنم

چون قاف تعین حرکتے ندارد تا وقت چہ تقاضا کرد مستحق چہ اعراب شد علی ھذا الأصل او موقوف باشد آخر کار دلیل بر انتہا مرد کند اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَھٰی بدین اشارت فرماید فَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَأْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ہم ازین بیان نشانے مید ہد حتی بمعنے کے بود اگر یقین محیط موادی حقیقت باشد و حتی برائے انتہا و غایت باشد درست افتد ولیکن تا ذمہ باقیست خطاب عالیست چو وقف شد مرد از سیر و سلوک ایستاد در زاویہ فراغت نشست پا دراز کردہ ماند پالہنگ از کمر کشود و نعلین از پا بیرون کشید ابریق زا پس پشت نہاد عصا و چوب دستی را بشکست زوادہ راہیا منثوراً ساخت از مراحل و منازل فارغ گشت از قطع طریق ایمن شد آرے ازین سلوک ایستاد اما مقامات الوصول لا تنقطع و تجلیات الکشوف لا تنحصر و ہر روز آفتاب برکی دیگر بر آید و نورے دگر بخشد ماہتاب را از زیادتی و کمی چہ کم آید گاہی باشد روز بجلا و صفا خوش و روشن تر بود روز باشد از اصطلام و اغبرار خالی نبود وقف ظاہری شد سیر باطن بیشتر آمد ذوالنون مصری بر بایزید نبشت چہ گوئی کسے را کہ یک قطرہ ازان دریا چشید مست گشت بایزید نبشت این کار کار تر ابد نام مکن اینجا کس است دریا ازل و ابد آشامد ہنوز نعرہ ھل من مزید می زند غرق در قعر دریا از تشنگی نالد در چہ دریا گم شد مرد را آن حرارت است بدان عطش است کہ البتہ از طلب آن نہ ایستد علی ہذا این مرد بحر یست

م (خطأ)

Marfat.com

یا بری ماہی را پرسیدند ماکل تو چیست گفت دریا مشرب تو چیست گفت
دریا مسکن تو چیست گفت دریا معاش تو چیست گفت دریا در چہ باشی
گفت دریا از چہ گفت دریا بچہ باز می گردی گفت دریا ای رب این ماہیٔ
آبی نیست آتشی است اما ماہی چنین میگوید من از دریا ام واز دریا رستہ ام
مثل من با دریا ہمچو جز باکل باشد نہ با او یکی میتوانم شد نہ ازو بدر میتوانم شد
فعلی ھذا اضطراب و اضطرار من چہ کم آید آب برابست ژالہ نام شد آن
بگداخت ہمہ آب شد ولکن سردیئے خاصیتے با خود گرفت کہ در آب نبود
ھذا بیان الحقیقۃ ونعت الحقیقۃ اگر این نبودے دوزخ وبہشت
ہزل و فسوس بودے چنانکہ حکما گفتہ اند این گفتار بمصلحت است بران بازگشتی
تو او نشوی مگر شود معلوم مت آنزو نہ کہ تو نبودی او بودہ
سنائی ہم ازین بیان حکایتے میکند **بیت**

تو او نشوی ولیک اگر جہد کنی جائی برسی کز تو توئی برخیزد

باعتبار وقف شد و باعتبار حرکت آمد اما حرکتے کہ تعین ندارد و تا عامل چہ
تقاضا کند۔ جنید را پرسیدند ما النہایہ قال الرجوع الی البدایۃ
تا بدایت ہر یکے چہ بود بدان بازگشت شد حکما گویند ہر روحے از فلکے است
بازگشت ارواح بمقام افلاک او باشد ہر کسے در بدو کار حرص و ہوسے
داشت در منتہی ہمیدان باز آید بعضے از سالکان طریق حرص مالے در سر
ایشان بود چون کار با نہا کشود آن حرص و ہوس و طرب خود بردہ بود غلو لہ
کن از گل درد ریا شست انداز آب باب پیوند و گل بگل رسد۔ الرجوع
الی البدایۃ درست شنید نیست اینصورت کہ بمرور ایام تو دگر چیز گردی ہمان
چیز باشی کہ بودی الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورۃ الی

Marfat.com

وجود ومن مادة الی مادة ومن هیئة الی هیئة ازین موجود نور مطلق مراد باشد آنرا که فیض قدسی نامند جائے خدائے خوانند ومحل ولی گوید وبجائے وجائے کرکشف آن مصلحت نمی افتد خالق کل شیٔ گویند اما خالق القذرات والخنازیر تأدبا نباید گفتن۔ حریری گوید الفقیر الذی لا یفتقر الی نفسه ولا الی ربه افتقار چه معنی دارد نفس ازمیان صورت اضمحلال گرفت فقیر باہمه درہاویه نیستی نابود شد افتقار این بر تیغ آن رفت چه شد مرجع باصل بازگشت چنین ہم گفته اند که فقیر خود را بدو گذاشت استرسال کرد افتقار ہم رخت بربست کشاده باصل خود رسید الفقیر لا یفتقر الی الله باعتبار این ہمین توان گفتن الصوفی لم یخلق بیان خود صورت عیان نموده است ہم ازین جا شبلی گوید انا اقول وانا اسمع وهل فی الدارین غیری جمال الدین مغربی طبیبے حاذق وحکیمے واثق بود ہم برین اعتبار گفت شعر

کلامی الی مسمعی راجعُ فانی انا القائل السّامعُ

محمد حسینی سخن کوتاه کن بسیار گفتار صفت احرار کبار نباشد آن بزرگوار چه گفت کمون بسخن نمی گنجد کمون سخن نمی ارزد ہان وہان اکنون درا تمام کلام اہتمام کن عنان سخن ازہمام مرام سوئے مقصد تمام کن ۔

ن کند شیون شانے باشد کل یوم هو فی شأن ازان بیان کن خدا وجود ندارد ما رأیت شیئاً الا ورأیت الله فیه اشارة بدوام مشاہده باشد شیئاً نکره در موضع نفی افتاده است تخصیص ر التعمیم کرده است کل یوم هو فی شأن یحیی میتا ویمیت حیا یعز ذلیلا ویذل عزیزا۔ حکایت وزیرے وبادشاہے شنیده شالثے دران بیان این حکایت گفت هذا من شأن الله العالم متغیر وکل متغیر حادث این شکل تغیر واین روئے حدوث ہر چہار

Marfat.com

اشکال را بر ہر اکبر و اصغر و در عالم صغری حدے وسطے نہادہ است تو مکرر
را حذف کن ہر آئینہ حد بذاتہ ثبوت یابد۔

شین سہ دندانہ دارد وہم تثلیث برد۔ محی الدین ابن اعرابی در فصوص
الحکم بیانے کند مر ما را وہم تثلیث رود العیاذ باللہ نہ اینچنین است اما بیانش
برین گمان اشارتے بکند وانکہ او گوید خلق عیسی من ماء محقق من مریم
ومن ماء متوھم من جبریل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کلام شنیع بیان وضیع وہم تثلیث وخیال تربیع باشد میگوید فاعل باید فعل باید
وقابل باید ہر آئینہ تثلیث آید عجب بران توحیدے کہ او بیان کند و بیان
الحادے کہ ازو پیدا آید این گفتار را چہ اعتبار وہم اینجا ہیولا صورت نہ بندد
اگر این سہ دندانہ را اظہار نہ شود وسہ نقطہ بر سرش نہی بیان شین مرتب شود
تثلیثے در میان نہ ہم بیک حرکت ہمہ کارہا تمام گشت شبلی گوید التصوف
شرك لانہ صیانۃ القلب عن الغیر ولا غیر وکذلك توحید شرك
اللّٰھم رسول اللہ چنین فرماید الشرك فی القلب العبد المؤمن اخفی
من دبیب النملۃ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیل الظلماء
چون توحید شرک آید خفی او نیست خفی شرک جلی باشد اللّٰھم انی اعوذ بك
من ان اشرك بك شیئا وانا اعلم بہ واستغفرك لما لا اعلم بہ
اگر شرک ہمین طرح عبارت اوشان بودے ما لا اعلم را چہ معنی گفتن باشد
ہم تو استغفار کنی و شرک خفی مغفور معفو گردد عجبے دگر مر د عارف محقق
واستغفرك لما لا اعلم فی شرك گوید و تو عنایت کنی
لما لا اعلم مغفرت آن شرک خفی دیگرے اینجا اشارت و رمزے دیگر نماید
کلاھما جمع فی جمیع۔

بیمر ررر

ن عنایت

Marfat.com

شین شراب باشد عمل شراب چہ بود سکرے طربے سلبے و غلبے اگر شراب صرف
آمد اثر بر حسب آن باشد و اگر مزاج شد لذت و عمل ہمبدان قسمت افتد یکی گوید
وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ساقی برین شد و شراب مطہر ہر آئینہ صاف
در صاف صرف در صرف باشد وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عبارت از خبط
و خلط بود بوے شراب ابرار را مزاج ساختند ولیکن در وہ لذتے باشد کہ در
صرف نیست فی الامتزاج غیر ما فی الاتحاد در حقیقت مرد محقق را
اخذ حظی نباشد و ذوق لذتے طمسٌ فی طمسٍ مسٌّ فی رمسٍ فناء فی فناءٍ پس
چگوئی لذت را هباء فی هباء و اما در مزج وجود شہود فقدان
و عرفان غیبت و حضور تو اندیشہ کن یکے در یکے چہ لذت گیرد و اگر درینجا تصورے
و تقدیرے کنی ضرورتست کہ بدوئی آئی و آنکہ او در دا شامد آنکہ اگر چہ مستانہ
شود اما از صاف صرف محروم ماند مسکین کافر جز خیلے و حیمے شراب نباشد اگر چہ
او را مستانہ کند اما کدر بود سر دردے دارد کہ نا خوردہ بہ گرفتنے دارد کہ نا چشیدہ
بہ اما او ہم دعوی مستی و دعوی وجدائے دارد لیکن مثال احول چہ بود مے بیند
ولیکن یکے را بدو نہ آنکہ مشرک شد نہ آن کہ بت پرست گشت۔ شخصے شبلی را
محاسبہ می پرسید الوف و مئتین را حساب کرد پس آن پرسید چند شد شبلی گفت
یکی گفت می فسوس کنی کہ ہزار ہا را یکے گوئی شبلی گفت تو دیوانہ شدی گمرہ گشتی
یکے را ہزار ہا کردی من یکے در یکے ضرب کردم جز یکے نبود شنیدہ اہل اعداد
یکیست آن چند ہزار کہ شود بتکرار آن یکے گرد دیکے در یکے جز یکے نباشد۔
حکیم گوید الواحد لا یصدر منہ الا الواحد ہمین باشد جنید میگوید
لیس فی جبتی سوی اللہ اشارۃ ہم ازین شین عشق است خود را میگوید
خود را اثبات میکند و بود را اثبات میکند و شہود را روے می نماید اشارۃ

1282/4

Marfat.com

بتثلیث بشود حسین منصور انا الحق فریاد میکند می بایستے کہ بکشند از توحید باشرک آید واز وحدت صمدیت بفردانیت احدیت باز گردد نہ آنکہ پرکالہ پرکالہ اش کنند قاضی ہمدان می گوید **بیت**

ما مرگ شہید از خدا خواستہ ایم — از دوست سہ چیز کم بہا خواستہ ایم
گر دوست ہمان کند کہ ما خواستہ ایم — ما آتش و نفت و بوریا خواستہ ایم

بیان حاجت نیست سہ چیز خود میفرماید چگویم آن دیوانہ را ترا یکے بیکے بسندہ نیست سوے این چہ لحظ کردہ است بگو لا الہ الا اللہ ہیچ دانستہ معنے لا الہ الا اللہ چہ باشد لا الہ نفی ما استحال وجودہ الا اللہ اثبات ما استحال عدمہ ثنائی اینجا خوش خود نمائی کردہ است **بیت**

نیست را کعبہ و کنشت یکیست — سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

شخص و عکس معکس السلطان ظل اللہ ابو الحسن خرقانی میفرماید انا اقل من ربی بسنتین ھیھات فہیھات ھو الخالق الوجود کما ھو خالق العدم فعلے وقوے وآمدنے ورفتنے بودنے وماندنے گشتنے ورفتنے تو فہم میکنی من چہ میگویم فارسی کشادہ است انشاء اللہ تعالیٰ در فہم تو آید **بیت**

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی — بیابی جملہ را باقی نیابی ہیچ را فانی

خدا را اندیدند ولے شناختند محمد را دیدند ولے نشناختند یکے چنین میگوید بسیاران خدا را بینند ونشناسند **بیت**

آنکہ برآمد ببزم مجلسیان دوست دوست — گرچہ غلط مید ہد نیست غلط اوست اوست

عشق است کہ ہمہ چشمہا می بیند و ہمہ گوشہا می شنود و ہمہ دستہا می گیرد و ہمہ پاہا می دود و ہمہ زبانہا می گوید اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ الصدقۃ اولا تقع فی کف الرحمٰن

یکجا جمع آمدہ بر درستی این مقال گواہان راست اند علی کرم اللہ وجہہ
فرماید لوکشف الغطاء ما ازددت یقینا می گوید اگر وجود شین در
وسط عشق نبودے ما را بواسطۂ راہبرے احتیاج نبودے و ہیچ پردۂ غشاوے
بر بصیرت ما نیفگندے لوکشف الغطاء ما ازددت یقینا فرض
محالے تقدیر محالے است غطا کجا تا کاشف کند شک کجا تا یقین روے
نماید این ہمہ اوہام و خیالات است اما ترجی بھا اطفال ھذہ الطریقۃ
باشد جنید گفتہ است ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو برد یکے ما ایم بر آوردیم
بایزید گفتہ است ہر کسے بچیزے سر بر آوردہ است ما ایم کہ بہ ہیچ سر فرود
نیاوردیم احمد غزالی میگوید خواجہ در تلاوت خیر بودند خواجہ در بازار بخرید کفش
بودند سوختۂ افروختۂ بیخبۂ بسبب مضی ایام ولایت ایشان بمدتے باہر یکے
بدان رہے کہ معتاد ملاقات ایشان باشد کرد با جنید گفت کہ سید الطائفہ
این گفتار شماست کہ این دریا ہزار در ہزار مرد را فرو برد یکے ما ایم کہ سر
بر آوردیم گفت آرے گفتار ما است آن مسکین سوختہ بدلے دردمند
و جانے بتن دوختہ عرض داشت گفت خواجہ کاشکے چنانچہ ہزار در ہزار
مرد را این دریا فرو برد ترا نیز فرو بردے تا نفس از تو بر نیامدے ہموارہ
دران غرقاب مدح و ثنائے تو این بودے

الحمد للہ علی انّنی کضفدع یسکن فی الیمّ
ان ھی فاھت ملئت ما لحا وان سکتت ماتت من الغمّ

رئیس القوم ازین سخن شرمندہ سر فرو دافگندہ ماند ہمان مسکین مستکین ہمارہ ضعیف
نحیف ہمارہ بیچارہ بدلے صد پارہ از بایزید پرسید گفتار شماست ہر کس
بچیزے سر فرود آوردہ ما ایم کہ بہیچ سر فرود نیاوردیم گفت آرے گفتار

ن ہمان
ن ہمان

Marfat.com

ما است آن دردمند ستمند آن بیدل ارجمند عرضہ داشت سلطان العارفین
ہیچ مگو کہ تو ہم چیزے سرفرود آوردی طیفور با ہمہ غرق حضور در نور بود ازین
سخن بصفت خروش شد ازین شرمندگی جاے سخن نماند آن مطموس
مموس آن رفتہ رفتہ آن شکستہ گسستہ آن ساختہ پرداختہ از احمد پرسید کہ
شما مودید محمد را کہ امام ببازار بخرید کفش رفتہ است گفت آرے ہمچنین بود
آن گم گشتہ از خود رفتہ از ہم گسستہ ہیچ نہ پیوستہ برآمدہ عرض داشت کہ اگر
محمد در بازار کفش بخرید رفت احمد را چہ افتادہ بود پس گرفتہ دنبال شدہ
با محمد پریشان میگشت بیت

ای اہل خرابات یکی بشتابید   تا قافلہ سوختگان دریابید
ای اہل مناجات کہ در محرابید   صد قافلہ بگذشت شما در خوابید

شین شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ شہد اللہ فرق انہ لا الہ الا ہو جمع والملئکۃ و
واولوا العلم قائما بالقسط جمع الجمع شین بصورۃ خویش تفرقہ نمود بحق
شہادت حاضر گشت غائب شاہد گشت و شاہد خود حاضر است غائبیے
بر شاہدے گواہی دہد ہرگز این شہادت را کذب نبود اما ہم آن بود گواہی
بر کہ باکی در چہ یکے گواہی میدہد کہ من آنم صفت من چنین و چنین است
جاے تصدیق ہمیں باشد بر کہ میگوید کجا اثبات میکند این بہانہا است
کہ میسازد غائب شاہد شود و شاہد غائب گردد این چہ صورت انگیز لیست
این سیمیا گریست بیچارہ سوفسطای راہمین دربلا داشت آنچہ دی گذشت
و آنچہ امشب بخواب دیدی درمیان ہر دو چہ تفرقہ می بری کہ از ہر دو جز حکایتے
و خیالے بیش نماندہ است لیکن گویم خواب را تعبیرے ہست این جہان

Marfat.com

بفہم تو مثال خوابے شد و آنجہان خواب را تعبیرے فردا این خواب ترا تعبیرے کنند بحسب آن خیرے و شرے بتو رسد اینک مردے در خواب دید مارے او را گزد گوئیم دشمنے بر وے غالب آید امروز یکے شخصے را کشت گوئی این خواب دید فردا ش تعبیر کنند بجائے او او را میکشند فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ہمیں بیان کردہ است اگر این جہان را خیال گفتی آنجہان را نیز خیالے تصور کن چنانچہ اینجا راحتے و مشقتے آنجا نیز کذالک

شین عاشق شاہدے عدلت و بلفظہ و معناہ شہادے و شاہدے و مشہودیست بتثلیث شکلے مبارکست نالہ و شور صوفیان آہ دردمندی محبان تعبد و تنزہ متنزہان و متعبدان و آرام و قرار عارفان ہمہ در مقام تقلید است تقلید چیزے با سوز و با برکت است چیزے با ذوق و راحت است مرد متوسط گاہ ذوق وصال گیرد گاہے از فراق نالد و روے بدردمندی آرد ہمہ آمدن و رفتن او ذوق در ذوق باشد امام مرد منتہی اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ صفت او باشد و مبتدی راہمہ ناسودگے در ناسودگی بود انا متوسط اُخذ الحبل بطرفین گرفتت مبتدی آرزوے انتہا کند منتہی ہوس ابتدا برد متوسط از طرفین نصیبہ گیرد مہ کم باشد زیادہ میشود و کم میشود چیست زیادتی او بود کہ کم میگیرد و از کجاست کمی و ہر چند کہ از جمال آفتاب بہرہ مند تر از و از صفت مقابلہ دورتر دہر چہ بدورتر نزدیکتر نقصان کمی بیشتر اگر وزیر یا بادشاہ باشد کواحد من اعوانہ نماید ہیچ عرش پیدا نشود و چون بدور رود گمان برند مگر ہمیں بادشاہ است وانہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ کل یوم

سبعین مرۃ ہمین بشارۃ بمقام توسط کردہ است میرود و می آید بیشتر میشود و میگذرد
وعبارت از استغفار و استتار میکند۔

شین شکایت میکند از جور معشوق و از جفاے یار معشوق ہرچند ہمہ مراد
عاشق باشد باز عاشق ہواے دارد کہ ہرگز کار بکام او نبود معشوقہ گوید چہ مطلوب
است بگو کہ من ہواے ترا ساختہ کنم آن گرفتار ہواے دارد کہ قابل گفتار
نیست چہ می گوی العشق شدۃ الشوق الی الاتحاد گفتہ اند آنکہ اثنان
لا یتحدان وحیث لم یبق بینهما الا واحد فرد تان وبین ثان
ولعمری وہم دوی باقیست بلاء فراق محقق علی ہذا ہیچ عاشقے بمعشوق
نرسیدہ ہیچ طالبے روے وصال ندید لا تدرکہ الابصار ہمہ را نا امید
کردہ وھو اللطیف الخبیر داغ حرمان بر پیشانی ہمہ نہاد عجب کارے
او گوید وصال بخشیدہ ام این نالد کہ در بوادی فراق و در مغار ہجران گرفتار
وحیران ماندم و ادر دا این فراقیست کہ ہیچ نبی مرسل و ولی محقق ازین پردہ در
نگذشت العلم حجاب اللہ الاعظم سدے ہمہ در دل شد وما رمیت
اذ رمیت ولکن اللہ رمی بصائر عصابہ عشاوہ بست فہمہا گم گشت عقلہا
عدمست از افعال اشتات بفعل واحد آیند و از فعل بصفت روند و از صفت
بذات و از ذات بکہ چون ذات حجاب ذات باشد ارتفاع این حجاب طاقت
کہ بود لن ترانی کدام تازیانہ است کہ بر سر موسی علیہ السلام زدہ است
ولکن انظر الی الجبل کدام مدار است و چہ بلا و چہ سوختگی است شنیدہ مصراع

ہرچہ خواہی بکن ای دوست مکن یار دگر

ہرچہ بیان کنیم از دور بدور تر رویم سکوت ثبوت فرماید و رمزے بنا دانی برد
نہ گفتن را مساغ نہ سکوت را مجال شکایت ہم ازین بلا است نہ مرا گذار دکہ

Marfat.com

خود بخود باشیم و نہ خود از من گذرد و بخود مستقیم ماند و دیگر گویم معشوق باہمہ وے درجے گر نخیتین کہ دہد باز تجلی خفی دارد و ضمنی نہانی کہ ہرگز عاشق را قابل نیست کہ بدان مطلع شود ہم ازان مینالد تعالی مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ خدارا سد جزو رحمت فرض کن یکے بہمہ وجودات داد ندانسان کہ ولید را پرورد حیوان کہ نتیجہ خویش را برآرد و ہر جا کہ رحمتے شفقتے میلے محبتے است قسمت آن جزو است کہ بہر کسے بحصہ و نصیبہ رسیدہ است علی ہذا نباشد وجودے کہ کہ فیض رحمت او نبود **شعر**

کل الجمال غدا لوجهك مجملا لكنه في العالمين مفصلا

ہمین سر را برروے کشادہ نہادہ است زیستن آمدن از اجمال بتفصیل مردن رفتن از تفصیل بہ اجمال مسکین عاشق گرفتار بشکایت و مبتلا بنکایت باشد یا نہ ای عزیز در صورت مجاز دو نفرے کہ دعوی عشق و محبت و دوستی یکدیگر میکنند حالتے باشد ہر دو بوہم خویش بمراد یکدیگر شوند چنان نماید کہ ہیچ پردہ بینہما باقی نماندہ است یعلم اللہ آن قدر دوری و حجب و استار بینہما از بعد المشرقین پیشتر بری پیشتر شاید ہیہات فہیہات معشوقہ تمام بکس نمودہ است شین شقاوت ہم باشد میدانی عالم را بر دو پایہ داشت کما خلق آدم جعل ابلیس معاً معاً بے شب و روز قوام عالم نشود بے کفر و ایمان بروز صفات حسنے بکمال خویش پیدا نیاید از ہر صفتے وجودیست از قہر قہرے پیدا آید و از لطف لطفے از جمال جمالے و از جلال جلالے مثالے ظاہر از آتش سمندر است از آب ماہی است از بہشت حور اخو است و از دوزخ حیات و عقارب و از سبحات جلال صور مہیب و عظیم و چنانچہ سلطان و غیر آن اگر این دو چیز نہ بودے شقاوۃ و سعادۃ ہر دو بجمع نیامدے

Marfat.com

بدین صفت بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَان حسین منصور میگوید ما صحت الفتوة الّا لاثنین لمحمّد و ابلیس سر همه سعدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و سر همہ اشقیا ابلیس یہ بین کہ ہر دو علم چہ بلند برآمدہ است و باہر درجہ تقابل و تنافی میرود یکے میگوید اَعْلُ هُبَلْ دیگرے میگوید ربنا اَعْلیٰ و اَجَلُّ نکو مقابلہ و خوش محابا نیست رونده را ابلیس گوید اول قدمے کہ او در رہ نہد اے نادان عبادت چندہزار سالہ را بخلعت پارہ گلیم سیاہی دادم تا فضل و شرف لعنتی بر جبہۂ غرّہ ما نہادند ہان وہان بیا با ما بساز کہ درد بہتر از درمان است وصل بیوفا تر از ہجران طالب صادق بدین وساوس متعلق و پابند نشود البتہ مسافر را از منزلے بمنزلے رفتن ضرورة باشد چون لعین بیند البتہ پاے طلب او از روش نمی ایستد و خیال طلب از سینہ اش کم نمیگردد داند کہ البتہ حریف جرعہ ازان خم نوشد قطرہ ازان خمخانہ چشید آرزوی دیگر برد چون ازان شربت مستان گردی و ازان قدح حیران و سکران شوی یک لعنتے جدید نام زد این مرید کنی تا سوز برافزاید و درد بر درد و تو گردد او در وقت خویش چنین گوید سمندر را در کرانہ آتش آر در قعر غرقاب آتش اندازد تا آن شقی بدبخت آتش را بمراد خورد و سوزش را بانتہاش بیند فردا عذاب آن لعین جز این نیست داغی کہ بر پیشانیش نہادہ اند و اضافت لَعْنَتِی کہ او را سرافرازیدہ با کبریا و عظمت میدارد از پیشانیش برگیرند نعرۂ آن لعین جز این نباشد آہ چہ بودے آن داغ لَعْنَتِی بر پیشانی من ابدی ماندے در وقت آن بدبخت جز این نیست

بیت

می نفروشم گلیم می نفروشم — گر بفروشم برہنہ ماند دوشم
گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ — سفید کردن آن نوعے از محالاتست

Marfat.com

بدبخت را بر گلیم سیاه خویش قناعت ضرورت باشد و اگر نکند قناعت
ناسودگی وقت نقد او باشد و آن آسودگی که او دارد آن آسودگی است که
در ناسودگی آسوده است بر درد آرامیده است باسوز ساخته است
با ضطرار قرار گرفته است حرمان را وجدان ساخته است نایافت را
یافت نام نهاده است میگوید **بیت**

بدست ورند و عاشقم در دوزخ فراقم
دوزخ نه احتراقم گیرد گریز پائے

اگر سخن بایزید را برین کلام ربط و ہیم کرومن هو النار کیف یحترق
و انتظام درستے و ارتباطے مرتبے آید بعضی متاخران شیطان ابلیس را عاشق
صادق گویند مردم نادان برین سخن اعتراضے کنند و ندانند **بیت**

دارد دو سر این رشتہ یکی عجز و دگر ناز
زین سو ہمہ عجز آمد و آن سو ہمہ ناز است

اگر عاشق باشد و مرد و دم رید بعید بود لائق سنگسار شک زار نزار خوار بود عجب
میکنی طلب را مانع است **بیت**

این توانی که نیائی ببر سعدی خویش
لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہمین صورت نموده است حسنے و احسنے پید آورد
مجنون عاشق لیلے شد دیگرے بر جمال سیومی بر نعمان چهارمی بر عذره نه آنکه
اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اعتبارے آمد رایت ربی لیلة المعراج فی احسن
صورة نمائی دگر میکند غمازی دگر میفر باید ره بسوئے دگرمی بر دہان وہان کھش
باش که گمره نگردی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سبطر و از گونه می نماید تو درست

ن شکر او
ن طلب کہ مانع است

Marfat.com

خواندن بیاموز اکثر منافقی ھٰذہ الامتہ قراءھا صوتے وحرفے دانستند وتحقیق مخارج ومصادر را تحقیق قرآن نام کردند بر سران تقی بنا حقی تحفہ دگر دعوی صدقے اللّٰھم آنکہ گوید ناری بنار رفت مائی بما عذاب رخست وجود را از طرفین بربست لاحول ولاقوۃ الا باللہ بسط لسان در مرکبات کن بساط را در گوشہ نہ با او عذاب وثواب نسبتے ندارد ارواح را غذات باشد وے بتبع اجساد و باقی ماندن از ھوا و مراد اے عزیز آنچہ من میگویم شریعت با طریقت با حقیقت بجمعت الحاد از دائرہ ما خارجست زندقہ از حلقہ ما ورا الباب شدہ است چہ جواب بود کہ سلطان العارفین شنود او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی ہستی عم خود بخور بحضرت بایزید یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا مقری خواند بایزید فریاد بر آورد ومن کان عندہ فاین یحشر این شقاوتیست کہ ہرگز بسعادت بدل نشود این در دیست کہ ہرگز بدرمان باز نیاید این حرفیست کہ ہرگز روے سلوت نہ بیند السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام علم نفسی باشد کہ قابل تحولے تبدلے نبود ہر چند ابلیس چند سال بتوفیق عبادت بود انہم با ابلیس تلبیس بودہ است وبحقیقت ابلیس این بود وان علیک لعنتی الی یوم الدین آدم را نخست شرط باب برین صفت آمد انی جاعل فی الارض خلیفۃ پس آن گوید اسکن انت وزوجک الجنۃ عجب کارے ہست آدم مقصود خلقت او این جہان بود در ربع سکون او را گویند در بہشت ساکن شو مسکین چون نمی تواند ماند اینک ملام کنند رسوا کنند فضیحت کنند برہنہ کنند خوار کنند از انجا برانند در مقر مقصود خویش فرود آرند۔

تحفہ دیگر میگوید ہمچنین بدان ومگو دانستن اش چہ سود کر دگفتنش چہ زیان آمدی يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ افعال او معلل باغراض نیست ہر کہ خواہد محیط بمصالح او شود ضائع ماند وکارش جز بحسرت باز نیاید در ہر مظہرے کہ بصفت اشقیا صورتے نمود لاقابل باشد کہ بسعادت باز گردد وآنکہ گویند کہ تجلی قہری را بتجلی لطفی بدل کنند اعجوبہ گفتارے از ہیچ عاشقے نشان این شنیدی کہ معشوقہ بہیئتے وصفتے آید عاشق گوید کہ صورتے بہ ازین بایستے این کار عاشقان نیست شنیدہ آنکہ پا در غرقاب انداخت در ورطۂ ہلاکت افتاد نہ آنکہ از خویش خبر یافت وبر حسن وعیب معشوقہ مطلع شد بازوے آشنائی شکست قوۃ سباحت رفت پائے شناوری بریسمانے در پیچید ہر آئینہ غرق لابدی باشد ذیلے از لے باعزیزی اعزے بساط آشنائی درمیان نہد وبرای آنرا مہرہ ہر جنس غلطانیدہ باشد ہم کہ جائے بغرض خویش ایستد اللہ اعلم اما دوری وشقاوۃ نقد است نیلوفر را چہ گوئی جز از دو رفیض گیرد ہم برابر بجدائی او باز ایستد پس آن خود بخود گرد آید حرمانے و زبولے جز خجلے نخولے نباشد ازین بدبخت تر ہم چیزے زشت تر و بدتر باشد۔

شین شرف ہم باشد میدانی شرف کنگرہ را میگویند از جملہ بلندی او بلندتر باشد کدام شرفے شارق تر و کدام فضل فاضلتر کہ او گوید عشقنی و عشقتہ و کدام درجہ بلندتر و کدام مرتبہ بالاتر فبی یسمع وبی یبصر نیابت و کالت میدہد ان من عرف قلبہ مطلوبہ سھل علیہ بذل مجھودہ خواجہ میگوید چہ مقصود چہ مطلوب کہ بعضے گمان اتحاد برند و بعضے وہم حلول ہم میگویند بیت

گوید آنکس درینمقام فضول | کہ تجلی نداند او ز حلول

Marfat.com

عکس سبحات سبوحی بر آئینۂ دل طالب روشن تر نماید او گمان حلول برد
آنگاه از خود بخود در خود شئے احساس کند اتحاد اتحاد داند لاحول ولا
قوۃ الا باللہ نہ حلول است نہ اتحاد اما این گمانہا از ضرورت احوال سالک شعر

انا من اھوی ومن اھوی انا
نحن روحان حللنا بدنا

در مصراع اول گمان اتحاد برد و در دوم وہم حلول انا و انا متحد نہ شوند
نوری با نوری یکجا مزاحمت نکند ولیکن دو باشد اذا جاء نہر اللہ
بطل نہر عیسی شرط کار راست مصراع

غوغا بود دو بادشہ اندر ولایتے

لَوکَانَ فِیہِمَا اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا برہانے قوی و حجتے درستی است
کہ واجب با ممکن جمع نگردد ولیکن آفتاب بر ژالہ تابد ژالہ آب شود جنید
ہمبرین میزان این سخن را وزنے نہاد گفت قلہ یا اخی ان المحدث
اذا اقترن بالقدیم لم یبق لہ اثر مرد عارف وجود خود با شہود او
این ضرب مثل کند شخصے کوزۂ از برف ساخت پر آتش کرد و در من یزید نہاد
آفتاب بران کوزہ تافت کوزہ را عین آب یافت میدانی کہ این کوزہ را
چہ شرف شد با خلاصہ خود یکے گشت خلاصہ تر شد رونہان مصنوعی را
این شرف داد کے دیر باز است کہ گم کردہ بودم بخ بخ امروز بدام و بکام
خود دیدم شرفے شریف است و فضلے عظیمے اما کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ
فَرِحُوْنَ عذر ہمہ خواستنست قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَہُمْ بیان ہمہ
کردہ است بایزید گفت یحیی راکم تسیر یحیی معاذ گفت الماء اذا
کثر المکث تغیر سلطان العارفین توقیع فرمود صہرہ اً

لا انتغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شبے درنہ حجرہ نہگان بار گذشتہ ہشتاد
ویک شود ہمہ شب دران کار گذشت آنکہ چہ گمان بری درین فوق وتحت درین
رفع وحط اواز کار خود منحط بود استغفر اللہ اگر این گمان داری بگو لاالٰہ
الا اللہ عزت نبوت آن تقاضا کند لمحہ ولحظہ اگر کشف وتجلی جلا وخلا نداشت
آنکہ چو نہ شرفیست بحق وحقیقت نہ بگمان اہل طریقت وقتے گفتہ بودم بیت
محمد خویش را از خویش کرد است شراب بیغمی در بیش کرد است
سرود ورقص ودف وسنک ونے رباب وچنگ وبربط کیش کرد است
سواد الوجہ فی الدارین دارد ازین رو نام خود درویش کرد ست
عجب تشریفے افعل ما شئت فانی محب لک ہرچہ کند دوست کند
آن ہمہ مطلوب دوست باشد میدانی این چہ قصہ است لقد اطلع اللہ
علی اہل بدر چہ اطلاعست واین چہ تشریف است سایہ سبحات ازلی لمعہ
برق ابدی ترا رو نماید برق از لمعات وحرکت ایستادہ ماند وسایہ سبحات
بیزوال دفنا باشد زہے شوق زہے تشریف باشد ہم وقتے عاشق گوید معشوق
من مرا از دوستی کہ من باوے دارم دوست تر دارد آنکہ معشوق عاشق شد
عاشق معشوق گشت ۵

من زان توام تو ہم مرا باش خوش باشد عشق اتفاقی

سئل علی کرم اللہ وجہہ عن اصحابہ قال عمن تسألون قالوا
عمار قال مؤمن ملئ ایمانا حتی مساسہ قالوا سلمان قال
ادرک علم الاول والاخر قالوا حذیفۃ قال صاحب
سر رسول اللہ وعندہ علم المنافقین قالوا وانت قال وایای
تریدون قالوا نعم قال اذا سألت أعطیت واذا سکت

Marfat.com

ابتدایت عمارتا حلقوم بایمان انباز شد سلمان ادراک علم اول وآخر کرد حذیفہ اطلاع بمنافقین یافت آنکہ از ینجاچہ شود گوش نہ شرفؔ علی میگوید ہرچہ خواہم بیابم واگرنہ خواہم ناخواستہ بدہند واگر نخواہم مرابگوید بخواہ واگر من باوے سخن نگویم او بامن گفتار درمیان نہد اینک فضل واینک شرف قُل اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ چہ میگوید اگر شما خواہید ہمچو من محبوب گردید آنچہ من کردم شما ہمان کنید آنچہ من شدم شما ہمان شوید تا ظن نبری درجہان یک محبوب بود ہرکہ اورا بدو گذارد وخود را تمام بدوسپارد واگر محب گوئی شاید واگر محبوب گوئی باز ہمانست اللہ یعلم تاچند محب بمجبولی باز آمد آن ہمہ بیکے باز گشت گوئی ہمہ قوت عشق گشتند درمعدہ ہضم شدند چنانستی کہ بذات خود باوجود او لحم ودم گشتند رسول اللہ میفرماید لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا میگوید خلیل از خلالست وخلال میان دوچیز باشد میگوید اگر میسر گشتے کہ در دوستی دوئی را گنجایشی بودے دوستی ابوبکر گنجیدے۔ علی راگفت نفسک بمنزلۃ نفسی تقابل انت بمقابلتی اینجا خلت را مساغے نیست از آنچہ دوئی برہ نیستی رفتست من اطاعنی فقد اطاع اللہ ہمین شرف عشق است من رانی فقد رائ الحق ہمیں معنے اثبات کردہ است من المتوفی فقال علی اللہ رمزے ہم ازین حکایت است من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ قال مغلت یک وجود او ہزار تجدد اثبات دخول جنت ہمبدان مرتبت شود حاصل جنت ہمہ عبارت از آرام وقرار اطمینان وسکون ودریافت مراد کارہ خیر دگر نباشد لا الٰہ الا اللہ شد ذاکر مذکور وذکر یکی گشت مخوفات از دلش خاست مرجوات کم او نومیدی بربست دخول جنت ہمین باشد نہ آنکہ

عـہ یعنی شرف امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

بمیرد وخیزد بعد از آن درآید الیوم فی روح وریحان وفی باغ وبستان
وقرار واطمینان وانہار وجنات وحور وغلمان مزاحمتہا خاست
اوہام مضمحل شدہ است دنیا با آخرت بازگشتہ است بہشت ودوزخ بمثال
دو غزال در بادیہ راحت وقرار ببازی وبگشتن وجستن اند الیوم اکملت
لکم دینکم قرارے وآرامے درستے بخشیدہ است فرد

امروز پریروز دی و فردا ہر چہار یکے شود تو فردا

عائشہ ردائے مبارک را در سر گرفت واطراف را فراہم آورد وخواست بدر رود (ن۔ ادر)
ہیبت زدہ بیں ید رسول اللہ بیہوش نشانہ افتاد بعد استکشاف عرصہ داشت
در رہ آدمی ندیدم جز شیر وگرگ ومار وکژدم وپیل وبوزنہ نبودہ ست پرسید
در برت چہ بود گفت ردائے مبارک فرمود ردا از بر دور کن چادرے دیگر در سر کن
بروہمچنان کرد وآن ندید پرسیدش گفت اثر ردا من ہر کہ فردا صورتے دارد ترا
ہمان نظارہ شد اکنون معلوم شد دوزخ وبہشت وقت کسی باشد آخرت
وقیامت مشاہدہ گردد خوف از شرکت است لا الہ الا اللہ
شین ازاحت شرکت کردہ است نقیضان لا یجتمعان
ولا یرتفعان خوف رود امن بضرورت باشد بسدّ واکل خوخة
غیر خوخة ابی بکر بیت وجود ابی بکر فرجہ نقد وقت دارد کہ سدّ آن
قابل نباشد آن ہمان خوخ است کہ مشاہد ومعارف بدان رہ درآیند و
ازان سوراخ بیرون شوند انا مدینة العلم وعلیّ بابہا میدانی چہ
میفرماید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر علم از شہر بیرون شود از رہ در برون (ن۔ برو از شہر)
شود وہر چہ درآید از رہ درآید شہر شہر نباشد تا درش کشادہ واستوار نبود علی
سرّ ورمشا نخست خلافت کبری بروے مقرر است درین باب مخالفے ندارد

Marfat.com

ن آئینہ بینی شیخ

ہر آئینہ مشائخ را در آمد از رہ علیؓ است اگر شہر نبوت را ہمچو علیؓ درے نباشد این کثرت اولیا باہجوم و ازدحام خود چگونہ مدخل یا بند آری علیؓ ساقی القوم است ہر کہ شراب محبت خورد از دست علیؓ خورد ہر کہ شراب محبت چشید از دست علیؓ چشید اینجا بتوان گفتن الحمد للہ الذی جعل مدینۃ العلم علیاً بابہا ولولا شرف التواضع لکان من حق الفقیر ان یتبختر فی مشیہ اگر این نبودے کہ عشق بتمام وکمال عاشق را بسوختگی و نیستی بردہ است شرف عشق این تقاضا کردے عاشق بر ہمہ جہان سرافرازیدے بایزید تبختر و خیلات رہ سیرے میکرد و این سخن میگفت و من مثلی و رب العرش محبوبی شطاحی از نظر شرف است المؤذنون اطول اعناقا یوم القیامۃ مردمے کہ بصلاح و فلاح دعوت کردند ہر آئینہ خود مصلح و مفلح باشند از خود بتمام رفتہ اند و کار با آخر رسانیدہ لحظ طرف دیگرے ہم کنند این طول عشق و این شرف سرفرازی جز شرف عشق نباشد اشراف اشراف جز بشرف بصیرت عشق نبودے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید لو ھلکت ھذہ العصابۃ لن تعبد فی الارض بعد عشق نماند عاشق نماند معشوق نماند پرستیدن چہ باشد طلب دعوۃ چہ معنی دارد اگر مصلحت فاحببت ان اعرف نبودے ہیچ ذرہ از ذرات وجود را شہود نشدے۔

شین شکرت ہم باشد لئن شکرتم لازیدنکم شکرتے یا سکرتے است الشکر نعمۃ زائدۃ علی النعمۃ من قولھم شکرۃ اذا تجاوزت بیھما عن حد المعتاد و منہ السکر ہیچ فردے نتوانست کہ حق اداے شکر بجا آرد اقرار بعجز کرد گفتند الشکر ھو العجز عن الشکر جمال عشق کہ دیدروی قدم کرا نمود بساق ازل کہ رسید آنکہ معرفت

ن شکرت الدابۃ ازدر تجاوزت بیھما

Marfat.com

شکر چونہ شد ما درست گفتہ ایم والنعمۃ زائدۃ علی النعمۃ تا آن شناخت
شود کہ عشق را بچشی و در ادراک آن عاجز مانی آنگہ عشق را شناختہ باشی
وہمیں نعمت زائد بر نعمت باشد عشق از عالم قدس است شہپر ازلی دارد بال
ابدی دارد در رنگ بے رنگی با اوست جہت بیجہتے ملازم صفت اوست
از کوتہی و درازی بالاتر است واز دخول و خروج بیرون تر واز کمی وزیادتی
کمتر ہر آئینہ ادراک چنوئے مشکل تر باشد و در وہمے وفہمے در نیاید ہمہ را اقرار
بعجز ضروری بود آنگہ چہ گویند لا اُحصی ثناء علیک انت کما
اثنیت علی نفسک بہر بیانے وعبارتے کہ اختلاف ادیان کردند
مختتم آن جز عجز نبودہ است قف یا محمد فان ربک یصلی محمد
پرسید الرب کیف یصلی جواب شود یمدح ویثنی علی نفسہ ثنا کہ
گوید مدح کہ گوید ثنا آنکہ شناسد ش اوخود را خود داند بجیبے کہ شمار او مدح بود
بدان خود را خود خواند وخود را خود شکر گوید وخود را خود ستاید خوب طبعے
بیتے مناسب این سخن گفتہ است **بیت**

مرغ اینجا پر بہ پر بنہاد　　عقل اینجا رسید سر بنہاد

خود شکر گوید وہمہ را فرماید کہ شکر بت من در وسع شما نیست خوب
طبعے دگر ہم گفتہ است ہم ازین ولایت ما **بیت**

بود زعقل بیش ازین باد غرور بر سرم
پیش در تو خاک شد آن ہمہ کبر کلاہیم

جہان شکر را اہل محبت وعشق در زاویہ بیخودی کردند از ان خود را از ہمہ
کم دیدند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر خود را بنیستی رسید و بدست
قبضۂ عجز سپارید ہر آئینہ بہمہ حال زبان را از قیل وقال پامال سازید پیش شما

Marfat.com

جز بحسن مآل نباشد اینکہ نجم کبریٰ گوید بیت

گر سر از لطمۂ ابدال شود — این جملہ قیل وقال پامال شود
مفتی شرع را جگر خون گردد — ہم خواجۂ عقل را زبان لال شود

زبانہا گنگ شد عقلہا ہویدا گشت قال وقیل رہ رحلت گرفت آن گہے
عشق جمال خود را بر خود تجلی کرد شکر خود را خود گفت آنکہ من و تو کجا شکر کہ گوید
عجز ہم ثبوت یابد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ خوش سخن گوید العجز عن المعرفۃ
معرفۃ چہ باشد مقید صفت قعود خود را خود داند عجز او ہم علم بمعرفت قعود داد
بصفتے صحیح ترا وست قوی ترا قامتے کردہ است ایستادے نمودہ است تو ہوش داری
اینجا لغزش قدم مردانست نمیگوید ہم مفتی شرع را جگر خون گردد یعنے شرح مصلحتے باشد
عجز در حکمت و در وضع اوست خواص اشیا واضح داند چہ حکمت است کہ سم
قاتل است چہ گوئی البتہ سردی وخشکی او ارضی است و مادہ ہمہ خشکیہا و سردیہا
زمین است مردمان چہ قدر گل خورند و ہیچ ضرر تدارد بدو سخنے حلال بیک
سخنے حرام من خواص را تجربہ کردم از این افسونہا و سحرہا شنیدہ چہ عمل دارد چہ کارہا
بسر می برد لولا التقی لقلت جلت قدرتہ باشد این خواص کہ نہاد
حرف خدائی راکہ پیدا آورد و طلسمات راکہ ظاہر کرد نیرنجات راکہ رہ نمودنی شد
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ جز فعل خدائیست جز بوضع اشیا و خواص
حروف تعیین و تخصیص نیست میخواہم بسیار گوئی نکنم ہلہ از شکر بشفا الشافی ہو اللہ
دیدے۔

شین عشق چہ شفا بخشید گفت شفا دہندہ جز خدا چیزے نیست
شین عشق از شفا حرف تفرقہ بیزار باشد وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ رنج عشق بچہ شفا پذیرد و دارو ے چہ باشد

Marfat.com

مصراع

این نه دردیست که جز دوست بود درمانش

شین در وسط عشق است این درمان هم در وسط کار است آنجا
لاقرب ولا بعد ولا وجد ولا فقد باشد درد و درمان از کدام
فرجه سر برون کنند گفته ام آمدنی و رفتنی باید پیوستنی و بدو رسیدنی باید تا درد
و درمان بصورت خویش روی نماید ای عزیز هرچه ترا آفتی دارد آفت
عشق دو چیز است یکی در آغاز دوم در انجام آغاز عشق را خوف این باشد
مرد طالب بسیار جست از هر دری و رهی که بود سری و پای زد البته
ره نمونی جلوه نکرد مرد نومید شد یافت مقصود خود را از بعد المشرقین دور
تردید باه و سوز و درد و غم و اندوه و ستوه گرفت همراهان جای ایستاد دانست
که یافت مقصود از حیز امکان برون است آفت دوم مرد طالب بمطلوب رسید
تا آنکه گمان بر دو رای این مقصد مقصدی نماند و پیشتر ره روی نیست
دانست بانتهای وصال کار انجامید کمال بانتهای شرف خود بمقصود
اتصال یافت اکنون این مردم همچنین گوید

ن بمراد

ن مرد

رباعی

آنم که همه جهان بفرمان منست — سلطان منم و عشق تو سلطان منست
تو جان منی همه جهان جان منست — من آن توام همه جهان آن منست

یعنی شفیع المذنبین که باشد جز محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم کرا
تصور توان کرد و شفیع جز واسطه نباشد۔

شین شفا شماتت اعدا اکنون شیطان چنین گوید نه از خود رفتی نه بدو
رسیدی در وسط تلونیات پابند گشتی گاه از خود روی گاه بدر آئی گاه بر در استی
گاه بسر شستی الله اعلم تا ختم کار بر چه باشد مرد خمار زده را جز شراب دوا نباشد

Marfat.com

اگر شراب نیابد بسر درد گرفتار گردد شراب بدست ساقی است شراب در خمار است یکے دہد ویکے ندہد تا عاقبتش برچہ افتد العواقب موہوم والخواتیم غیر مفہوم وانّما الاعتبار بالخواتیم از حکایتے کہ حضرت شیخ الاسلام نظام الدین از گریہ وہیبت بیتاب افتاد آنحال مناسب اینمقال باشد وآنکہ سفیان ثوری از کوری خود حکایت کند ہم ازین قبیل توان دانست بلعم راہمیں قصہ است کلیب در حالت مناجات این مقالات داشت اللّٰھمّ اسمی ھذا کلیب وجسمی ھذا مجذوم ورسمی ھذا افاقۃ این جبریل ومن المبار زچہ جاے مبارزت جبرائیل است کہ او میگوید لو دنوت انملۃً لاحترقت ۔ خلیل میگوید حسبی من سؤالی علمہ بحالی شفا از وے میخواہد حالت بعلم او میکند وسوالے خفی درمیان می نہد این درد یست جز بحضرت دوست نتوان خواند وشفا جز از و نتوان طلبید بیت

ہر دم ستے کہ ہست ہمیں پند میدہد   وصلش کہ میرساند وہجران کہ میدہد

مرد متوسط را گہے نالہ ہجران باشد وگہے طلبش باشد بیت

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم   من تجربہ کردہ ام ہجران خوشتر

این کسے است کہ از وصال بستوہ آمدہ است اول طلب را آرزو کند و اول سوز بر دبکا وسحت آہ را کشادگی سینہ نالہ را آرزو برد اینچنین اینجا ہم گویند ۔

رباعی

من حاصل عمر ز دوست آسان ندہم   دل برکنم ز دوست تا جان ندہم

از دوست بیادگار دردے دارم   کان درد بصد ہزار درمان ندہم

اگر درد بجاے درمان قرار گیرد ہمان شفا شود اما خوف آفت تسلّی باشد عشق را گفتند مرض بلا غرض چون توان گفتن کہ در عشق غرض نبود عشق را

Marfat.com

باغرض چہ کار بود عشق را از عشیقہ گرفتہ اند وعشیقہ گیاہی را گویند کہ بیخے ندارد از ہوا رسست بر ہر درختے کہ پیچد خشکش کند واثرش تر بود عشق ہمیں عمل دارد در ہر دلے کہ در آید او را از ہمہ چیز برد خلاصہ اش باوے ماند ہر کہ عاشق شد چشمش تر بود لبش خشک سینہ اش گرم آہش سرد تنش نزار روزار و جان بہ بند خواری گرفتار ؎

من مات عشقا فلیمت ھکذا ۔ لاخیر فی العشق بلا موت

ورت خوش آید بگو لاخیر فی موت بلا عشق ہر کہ بعشق مرد جان بجانان سپردہ است ہر کہ بر نج طبیعت مرد جان بخاک وگل سپرد بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس
نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

گاہ بگاہے این رباعی خوانی ازین حرفے تو نکتہ بدانی رباعی

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی زکشتن مگریز مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

ہر کرا بکار و عشق ذبح نکردند سینہ اش بخنجر درد ندریدند تا رکش بہ تیغ عشق نشکستند نہ آنکہ مردار مرد دریغا ؎

بمرگ خویش میرم وہ دریغا مرا یا مے کشد یا شاہد شنگ

خوش شفائیست شفاے عاشق سپس آن صحت ابدی است وحیات سرمدی است ملالت بنجالت رفتت ساحت را سام زدہ است مرد بہ سلامت در دار السلام رسیدہ است نظم

بہ تیغ عشق شو کشتہ اگر عمر ابد خواہی کہ از شمشیر بو یحیٰ نشان ندہد کسے احیا
بمیر ای دوست پیش از مرگ اگر تو زندگی خواہی کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

Marfat.com

چونہ شفائیست اینک فیض دامن شفائی انجا فرو نہد و سحاب ملامت بعارض این طرف بجکد لکن گفتہ ام دامن گیر وسط لم یکن یخلو اعن النقصان عاشق مخمور مبتلا مہجور مدہوش مخمور درماندہ مخدور شفقت لب محبوب شفائے یا بد خمار زدہ را مداوات جز بدان خمر نباشد چنانچہ گفتہ ام

از و بد و ہم بدو توان شد نیک

اگر نرگس مست چندان مینمود کہ عاشقے غلطیدہ او را از ان مستی کہ باز آرد جز ہمان لب معشوق نہ آنکہ از و بد و ہم بدو نہی شدہ عجب کارے قہرہ لطفہ لطفہٗ قہرہ شئ واحدٗ بحکم اختلاف محال جائے صورت قہر نماید و محلے عین لطف باران بار دیکے را غرق کند ہمان باران کشتی را بر آرد باغے زا تازہ سازد و بسیارے از کارہا ساختہ شود محقق شود شئے واحد باختلاف محل قہرے و لطفے شد بلکہ شے واحد در شخص و احد با عتبارے قہر و اعتبار لطف ہم ازین گفتہ ایم صفات اللہ لیست عین ذات و لا غیر دیگرے ہمچنین گوید اغیار لا اعیان دیگرے گوید اعیان لا اغیار ما را ازین تحقیق شد بعضہا اعیان و بعضہا اغیار ہر چہ او را نسبتے توان گفتن ضرورت باشد کہ او را غیر گوئی و انکہ وجود ذات باشد ماہیت عینہ کالحیوٰۃ او را غیر گفتن غلطی باشد شفا انجا شد من عشق و عف وکتم و مات مات شہیدا می بینے عفت را قید کرد تلویحے میکند۔

شین عشق عبارت از وسط است خالی از ہوائے نیست شرط عفت ہم از انست ہیچ فاسقے بدرد عشق نمر د مگر عفیف عشق را با عفت چہ نسبت کنند چنانچہ حبہ را بر تابہ نہی چہ قرارش احساس شود ہمبرین صفت عفت باشد آنکہ ممات نقد وقت او شود عزت شہادت و دولت شہود او برد رباعی

ن ملامت

ن غلطیدہ

ن و با عتبار

العقل عقیلة الرجال　　والعشق محلل العقال
العقل یقول لاتخاطر　　والعشق یقول لا اتبال

عقیلہ بند برپاہاست وعشق بیرون آمدن از جملہ بندہا غایت عقل بر حد نہایت اوست وآن عبارت جز حبس نباشد اما عشق بدان ماند کہ طوفان آتش برسر آورد کہ خشک راچہ بقا توان نہاد چنین ہم گفتہ اند الیاس احدی الراحتین عشق آید از ہمہ امید ہانومید کند واگر این راشفا خوانی ہم شاید چندان دوزخیان در آتش دوزخ بسوزند کہ باآن عذاب خو پذیر گردند احتراق بجاے التذاذ افتد جحیم محل نعیم باشد حکیم قادر انواع تعذیبات دارد آن عذابے بعذابے برد و دردے بجاے دردے نھد سخت تر و درشت تر ازان بود کہ من قبل بود ناری راہم عذاب کند ولے ہم بنار دران آتش صفتے نہد کہ این آتش بہشتے وشرارے ازان محمل نتوان کرد چنان نالد کہ از ہمہ دوخیان نالہ او بیشتر باشد درین افسونات وعملے کہ براے دفع شیاطین میکنند وقتے نظارہ کردہ روغنے ورشانند افسونے بران خوانند شررے ازان برروے دیو زنند این دیو بہزار عجز وزاری والحاح فریاد کند کہ مرا خلاصی شود بعد ازین گرد این کارنگردم اورا در مضیق شیشہ آرند از تنگی وگرفتگی آمنقام چنان میگریزد ہمہ او گوی درجہانیدہ ودر خلانیدہ اند سوگند ہاخورد وعہد ہاکند کہ بعد ازین گرد این کارنگردم اینک ناری است باہمہ حرقتے کہ اورا براے او عذابیست از عذاب دیگران سخت تر فارجعنا نعمل صالحا جواب شود قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون ہم دران باشید وبامن سخن نگوئید کہ بتدریج تدبیر خو پذیر شوید وچنین ہم بود کہ نالہ احتراق بہشتے شنود آرزوے سوختن کند بامن سخن نگوئید کہ بہشتیان

شنوند بہشت برایشان دوزخ گردد اگر مجیے باکل و شرب وجماع ملتذ باشد
ودیگرے بحکایت محبوب مستغرق شود یکے بادوست در منازعات ومناجات
است ہر آئینہ لذت نعیم او جحیم شود این بوے جگر سوختہ ابوبکر است رضی اللہ تعالیٰ عنہ
این سوختگی را بسیار تمنا برند نہ آنکہ ازان بوے خوش این در دماغے بہتر نمود
آنکہ بران آرزو برو نظم

گر در روز دُرد آید از خرقہ تکبیر   بس جان و دلم فدائے دُردی کش باشد

و در خرقہ صفا بود در درد کدورت اما موجب او فرح و اثر این طرح فرح
گذشت اختیار طرح شد۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فرماید شعر

دواءك فيك وما تشعر   وداءك منك وتستنكر
وتزعم انك جرم صغير   وفيك انطوى العالم الاكبر
وانت القديم بديع الصّفات   ففى كل معنى تشاء تظهر

اغنى الصباح عن المصباح اینجا روشن تر شود شفا، تمامی و درستی ظاہر
گشت و بتمام و کمال خود قرار گرفت اما سخن من قبل کہ آمد شدے ہست از جائے
بجائے و از طرفے بطرفے مقر و مستقیم این تمام و کمال ہم در آمدہ و شدہ است
ففى كل معنى تشاء و تظهر نہ آنکہ عبارت از نہ آمد و شد است لَا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اگر بیع و تجارت باز ماندنی از ذکر نیست یا بیع و
تجارت است و باز ماندن از ذکر نہ علی کل تقدیرین شفا کلی باشد درد
ازین امراض و اسقام را التصور نیفتد چہ ہیچ مرضے نیست شفا ذاتیست بامراض
است از عمل باز نمیدارد فکان لم یکن عبد اللہ انصاری گفتہ است
پیری کردن معلمیست از غیب خبر دادن منجمیست مقام ہر کس باز نمودن
مقومیست ملامت با ضعیفان بدخوئیست سلامت بودن سلامت

Marfat.com

جوئیست صبر باری مبارزلیست شکرباری برابریست خودرا بزبان خود ستودن رسوائیست خودرا بزبان خود شکستن رعنائیست گریہ کردن سقائیست نعرہ زدن دلتنگیست کرامت فروختن سبکیست کرامت خریدن خریست آخراینمقام نیستی است این سخن بیچارہ عاجز سرگردان عبداللہ انصاری آست این ہمہ بیان اسقام وامراض بود شفا ثبوت نیستی شد ای دوست تامن وتوایم شفا وہمے وخیالیست آندم کہ تو تو نباشی ومن من نباشم شفا شفا نباشد مرض مرض نباشد صحت ذاتی آن بود گفتہ ام دریا بجنبد موجش گویند متصاعد شود بخار خوانند متراکم شود جمع آید صورت بند دابر گویند چکیدن گیرد بارانش خوانند برزمین افتد وروان شود نہرے وغدیرے خوانند بدریا پیوند دہمان دریا باشد کہ بود اینجا تحفہ ہست دریا بصفت خود بکمال وتمام خود از یک حرکت اوچندین صور مختلف متضاد زاد عجائب ہریکے بصورتے جمع آید یکے گشت باز ہم بدان دریا پیوست از و ہیچ جدا نہ شد و ہیچ کم نگشت و ہیچ زیادتے ونقصانے موصوف نہ شد دانستی کہ ہمہ اعراض را البقا نباشد واین اعراض ہم ازان یکذات خاست بیانے کہ عزیزست نشانے دقیقے میدہد اگر تو از محققانی چیزے خواہی دانست ؎

یحجبنک اشکال تشاکلھا عمن تشکل فیھا فھی استار

چہ میگوید ہر شکلے کہ مماثل شکلے دیگر است نباید کہ ترا در حجاب انداز د از کسی کہ او دران چیز متشکل شدہ است آن شکلات او استار اوست او خود است بدین تشکلات وبدین رنگ آمیزی حجاب بازی میکند

والبحر بحر علی ماکان فی قدم

لا یتغیر وما یتبدل وما ازداد

Marfat.com

ان الحوادث امواج وانهار

حوادثیکہ از جزو وجو پیدا آید بدان ذات مقدس ومطہر او وبران عین منزہ و مبرا
او نسبتے ندارد لحوقے نکند اتصالے نہ پیوندد ہم ازو آید ہم از و بدو رود بحقیقت ہیچ
نسبتے باوے ندارد مگر آمدنے ورفتنی سخن ابوالحسن خرقانی انا اقل من ربی بسنتین
روے مفہومے درستے نمودہ است تو متوجہ شو فہمے بر اگر محققے این سخن داند او محقق
است ورنہ بسیار درین گرداب افتادند و دست و پا زدند اما چون غرق
این دریا نبودند نہنگ شک وظن قوت وقت خویش ساختند قال اللہ
تعالی یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
اہتدیتم میفرماید بر تو باد انفس خود ہرچہ جوی در خود جوی ہرچہ بینی از
خود بین و با خود بین ہر گرا این رابطہ بدست افتد ضل و اضل نبود این ہدایتے
از ازل تا ابد مرشد احتیاج نباشد اینقدر باید ہرچہ پیش تو آید تو نفی را دست
موزہ خود سازو حاصل خود را دست انبوہ ندانی پیر جز این تدبیر نکند ہرچہ
پیش تو آید بیشتر بر دو بیشتر رفتن میسر نباشد تا کسے بتو اثر و توالی قدم بر قدم
نزند لیس العلم فی السماء فینزل ولا فی الارض فیخرج تا آخر کلام
نمیگوید تو بر و کلند بستان خود را بکاو و درون سینۂ تو چیزے است
آنرا بکش میگوید از صفتے بصفتے شو تادّبوا باداب الروحانیین
تا ہمانچہ بودی ہمان باشی اعراض ہمہ امراض بود شفاء فان حق حقیقت او
الحق وداء الحق تو انجا رسیدن نتوانی و تو آن شدن نتوانی ولیکن
چنانچہ گفتہ ام از دریا چہ بود با دریا چہ شد چہ بازگشت ہمان بود صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ میگوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ مرضے درستے بیان
میکند و مرض در مرض را شفا نامید مُقعِد عاجز لقعود خود ہمین عجز فقود

Marfat.com

او عرخان بقعود او شد کنا ایۃ اللہ فی ذلک المکان اگر مرض نبودے
مکان رانشان نبودے ابلیس میگوید عمر قصہ مدر از تو بتان را سجدہ کردی
من خدایرا سجدہ کردم سجدہ بتان ترا این بار آوردم را این روزگار پیش آمد
ترا ازین توبہ میسر شد بروزگارے وکارے رسیدی ومرا توبہ میسر نہ توبت
پرست بودی من عشق پرست بودم بت پرست از بت پرستی توبہ کند
عشق پرست از عشق پرستی توبہ نکند و اگر چنین باشد عاشق نبود بیت

بلاست عشق من آن کز بلا نہ پرہیزم
چو عشق خفتہ بود من بر سم انگیزم

ریش دل ابلیس آن ریش نیست کہ از خویش بدر توان کرد دوا او ہمان
درد اوست آہ رباعی

جامے خوردم صفا ندارد یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستست کہ بہ نگردد دردے دارم دوا ندارد

اے مرد محقق انسان در ترکیب خود جزوے از ابلیس شیطان ہم دارد
ترا از ہر جزو وخود برخورداری ضرورت است ای یار عزیز کہ در راستاء
من ہش باش کہ من در چہار خود چشمکے زدہ ام حریفان فہم خواہند کرد
گر توانی تو ہم استراقے کن سخن خفیہ می رود عروس ہمسایہ را اجز بنہانی در بر
نتوان کشید سخن ما را تجلی باید کہ بگرے سر فرازیست کہ بخون دل خوردن
شاید چیزے دست یابد وچیزے برخورد شنیدہ رسول اللہ در اثناء
نماز چہ لطیفہ کرد ھن غرانیق العلیٰ وشفاعتھن ترتجی
این گفتار کہ مستی کار وا ازرہ شورش روزگار سر برآورد چہ اعتداد جز کہ
استغفر اللہ القا شیطانی است بلے گفتہ ام جزو شیطانی کیست

Marfat.com

اگر قسمے از ابلیس در آدم تلبیس نبودے فعصیٰ آدم ربہٗ فغویٰ درت
نہ نشستے الست بربکم تعلیمے خوش میکند بگوید من ربکم تاہر کہ خدائے
خود را شناسد در پس آں خدائے خود رود بیت

اے ہوا ہائے تو ہوا انگیز — وے خدایاں تو خدا آزار

افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ حجتے مرتبے میکند کہ الست بربکم
چنیں دائم ہمہ ہوا ہا را مجتمع شد و ہمہ مرادات را مجمعے گشت۔ بیت

کل الجمال غدا لوجہک مجملا — لکنہ فی العالمین مفصلا

جملہ ہوا ہا بیکبار بیک آئینہ بیکرو بیکسو جلوہ کرد ہر کیے ہوائے خود را مرتب
یافت ہمہ بہمہ وجہ بضرورت ہمہ خود فریاد میکردیلے واللہ من ورائھم محیط
احاطت بچہ شد در جوز دیدہ ہرچہ مغز مغز است در قشر قشر قشر پیدا است
قشر قشر قشر خبر از مغز مغز مغز میدھد مغز مغز مغز و مغز مغز مغز با قشر
قشر قشر باشد از و شعور دار د شنیدہ فصل فصل فصل وصل وصل وصل وصل
فصل است امثالے کہ بالا گفتہ ایم اگر ترا با معان نظر آنجا ایقانے شود کلمات
متضاد کہ از صوفیہ زاد و اختلاف نظر کہ در صفات اللہ افتاد بہ بینی ہمہ بر تو یکبار
نقاب احتجاب کشاد حجابہ النور لو کشف لاحترقت سبحات
وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ نور اسم من اسماء اللہ
تا آنکہ در دعائے ماثورہ گوئی یا نور یا نور النور و اینجا گوید حجابہ النور
اکنون چہ گوئی ایں نورے دگر و آں نورے دگر تا آنکہ گوئی حجاب او ذات او ست
از محققان پرس لائق تنزیہ و تحقیق تنزیہ در حیثیت حجابہ النور نور را حجاب
خود کردہ لو کشف لاحترقت اگر آں نور بصفت حجاب در میاں نباشد
چہ باشد نور یکے باشد احتراق سبحات عبارت از چہ بود تا کل الارض

ن ہر آمد ہر
ن نور با نور یکے باشد

من ابن آدم الا عجب الذین منہ رکبؑ ومنہ یحشر بسیار گفتہ ام ایں ہمہ چہرہ بازی فیض اوست و ایں ہمہ شیوہ سازی عکس نور قدس اوست گفتہ ام دریا شوریدہ موجے و بخارے خاست از دریا چیزے منفصل نشد جزوے و بعضی از وجدا انگشت از ینجا نیکو تردانی کہ فیض او نہ عین اوست نہ غیر او پس بحقیقت تصور فرما ترا آن مسورہ ہموئی بصورت اطلاعے تصور ندارد فالتزم حدك ولا تجاوز عما حدك بایزید نجات ابلیس خواست جوابے باصوابے شنید او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی رسنی غم خود بخور این ہمہ امراض است کہ در راہ عشق طالب صادق را پیش می آید و اوراجز این گذر بیسر نہ - اما صادق را صدق رہبر است البتہ تجربہ شد از غیبے از شاہدے کسے برسر او افتند کار تمام کنند اما با متردد و متزلزل سخن نداریم دشوار باشد کہ او ازین رہگذر بسلامت گذرد عشق است و مواردے و مواہبی کہ بحسب اوست ازو گذشتن دشوار باشد اگرچہ ازو گذشتنی است اما بس متعذر قریب باستحالت بسیار دیدم و شنیدم کہ شیوخ برین ارشاد کردند مردے کورے ہست برائے چشم را ہیچ پرہیزے نمی باید کرد چشمے پیش کردہ ہرچہ خوش می آید میکند و ہرچہ پیش می آید میخورد و ہرچہ زیان در چشم شود چہ شود کور شود او خود کور است ذوالنون جوانے را سنگسار فرمود نہ آنکہ علت غیرت او بود ورنہ آن مسکین چہ گنہ کردہ بود حسین منصور و ابراہیم خواص بینہما ملاقاتے شد حسین از خواص پرسید فیم انت گفت سی سال است نفس را در توکل در بادیہ ریاضت دادم حسین منصور گفت ضیعت عمرك فی عمران باطنك فاین الفنا فی اللہ گفت ہمہ عمر خویش در آراستن باطن گذرانیدی آن شدہ گیر فنا در وکجا میدانی مجنون بلیلے آنگہ رسد مجنون درمیان نباشد ہمیں لیلی باشد معلوم شد کہ ریاضت خواص بسی سال در بادیہ برائے

Marfat.com

استقامت توکل راخارے بود درپاے اوخلیده رنجے داشت کمین زده ریشے بود پنہان رستہ تاخواص[۵] را صلاح بحق تحقیق چنانچہ شرط کار ست ذرة فذرة گردنمود شکر راچند صورت سازند چہ گویند آدمی و پیل واسپ گویند واگر بشکنند باز چنانچہ بود غده سازند باز ہمان شکر گویند نہ آنکہ مرضے بود کہ عرض اہل حقیقت است وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا آنگہ حلپسند گذر بر جنس و نوع خویش ضرورت باشد از مادر و پدر و از خواہر و برادر چون توان بریدیک جزو در انسان ناری است اورا نسبت آن جزو در نار گذر لابدیست سخن درستے اگر محققان این راه بعلت گفتار نمی نمودند چندین بیان واشارت و رموز ہمہ ران ہنوست اندیشہ نکنی از یکے بیکے چگوئی چہ بیان کنی واز و چہ خبر دہی نہ آنکہ ہرچہ گوئی چیزے بوہم خویش قضا بادرستے کنی و بدان نتائج ساختہ سازی نمی دانی ثانی حال تاچہ درست افتد و تاچہ کثر برآید نہ آنکہ این ہمہ علت است شفایا بد و شفار اجز انتہار و نمایداے مبتدی ذوق عبادتش میگیر و طالب دردمند باش اے متوسط خود را محب شمار و طالب و امانده انکاره و ہرچہ ترا پیش آید از حکایات و شکایات والوار ہمہ مرض اہل حقیقت است این ہمہ پابند طالبانست اورا او بدان میدارد و او بدان خوش میباشد وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

اگر شین عشق را باستقصا بیان میکنم مختصر بدان طول میشود کہ خوانندہ ملول گردد یکے زمانہ آخر است من خود میدانم بتحقیق این حدیث نفس

---

۵ این عبارت از "تاخواص را" تا "گردنمود" در ہر چہار نسخہ ہمچنین است ۔ ع ح

Marfat.com

است کہ با خود میکنیم تو آنرا خواہ لمۂ ملکی خوان خواہ لمۂ رحمانی فاما ما این را
وسوسہ نام می نہیم ہر کہ شیخ شد مقتدا گشت نہوت یافت شیوہ دعوت پیشہ
ساخت ضرورت باشد کہ از شین عشق پابند اسیر ماند تا باشد ازین جہان
خبر بیاید علت وقت او ہمان بودہ من عرف اللّٰہ طال لسانہ
مریض را از طبیعت نالہ باشد من عرف اللّٰہ بصفاتہ الحسنیٰ
واسمائہ العلی طال لسانہ ہر آئینہ آنکہ صفات او توقیفی
است نبود و چند و آنکہ بر صفت معنی اطلاق کنند اللّٰہ اعلم بکمیۃ و کل
صفات ذات او انحصارے ندارد و ہر قومی بزبانے خوانند واللّٰہ
اعلم بکمیۃ الخلق و دیگر چون گوی این صفت را با ذات چہ
نسبت عینیت و غیریت و ابحاث دیگر طال لسانہ ضرورت باشد و آنکہ
گفت من عرف اللّٰہ کلّ لسانہ معرفت ذات اوست و آنجا
جز حیرت اندر حیرت و بیخودی در بیخودی نیست وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ مرد سالک کہ قدم ہمت او از و بدر نمی تواند شد ہر آئینہ بمرض
وسط گرفتار باشد لقاء الخلیل شفاء العلیل یا خفتے بود یا رفتے
باشد دہن مریض بمعارض متعلق شود از اندک احساس غافل ماند مرض
و علت کہ خلت خواست لقاء آن خلیل شفاء آن علیل است من احب
لقاء اللّٰہ احب اللّٰہ لقاءہ قصد محبت یگانگی محبوب است و شفا جز
بیگانگی رسے نسپرد و در زادیۂ تنے قرار نگیرد و لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ
ازین طبیعت ناہموار البتہ در گفتار شرط انحصار دامن گیر او نمی شود
استغفر اللّٰہ

شین عشق از کورۂ دل مجمے شررے خواست ہفت درک دوزخ

از آن آفریدند گردن چہرہ متبنی شکستہ باد نگران خاکسار چون بر حرارت دل عاشقان اطلاعی یافتست وابروے بران دیدہ است میگوید بیت

وفی قلب المحب نار هوا احر نار الجحیم ابردها

خلق اللہ القلب قبل خلق الاجساد در وحرارت عشق نہادہ اند غایت حرارت شررے سر بر کرد ہفت درکہ دوزخ ازان یکشرہ قوت واستقامت گرفت وقلب را کہ قلب خوانند زیرا کہ قلب قلب قبل است وقبل را قلب کردند قلب شد وقلب را کہ قلب گویند ہم ازین کہ قلب قبل است دگویند مسمی بہ لقلبہ آرے از قبل قلب شود ہر آیینہ تقلب آید در ہر دلے کہ این آتش افروخت دود از وجود او بر آورد ومار در مظہر او زد شرر را مقر نباشد جز در مرکز خود آتشی را با آتش سپارند آنگہ قرار گیرد وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ہمین میل طبیعت است کہ ہمان سو کشادہ خواہند کردن اما قہر او وامابطبیعت قہر ہم ہمان سو میبرد کہ نسبتے خاصے است شفا گیر شد شرر تن ابراہیم را کہ در آتش نمرود انداخت اکنون چہ شد قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا کل بجز و در سید شہ بعروس پیوست خلق حوا من ضلعۃ الایسر من آدم عروس با نخل ہم شد ابہا شفا آمد شرر ابراہیم را اگر در مشرقین و مغربین بجوی نشانے نیابی از کجا کہ شرر بود وسلام گشت ابراہیم کل وادی ہیلم شد گاہے میگوید اِنِّیْ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ جائے گفت لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ پس آنکہ تاب آفتاب کل بکل شرر با مرکز خود معانقہ کرد ضرورت مرض را دست بوسی پیشہ آورد و قدمبوسی بصورت احترام کرد و معذرتے فرمود سخن بالا فرو افتاد وبحقیقت این سخن مارا فرود پالائے نیست شرر عشق مثالے شمعے دان

پروانہ را عاشق تصور کن این عاشق را بدین معشوق چہ لہ باشد کہ بدو وصال
در آید آرے خود را فدائے او سازد و خود را بر وزند تا سوزدش آنگہ دود برید
او بسوزد عین آتش و نور گردد ہیچ در ہیچ نابود در نابود شود عجب کارے
ابو الحسن نوری میگوید اگر منم او نیست و اگر او ست من نہ ام چونہ گوید بلکہ بودم
من باہم واو باشد جنید تسکین میدہد کہ امر محال را اہل عقل روا نداشتہ اند
نوری ہم برین خبر تسکین میکید گفت نعم المعلم انت لنا یا جنید
اما دیوانہ باشد ہر چند استحالت عقلی دامنگیر وقت او باشد و خار پائے روش
او شود اما او با این ہمہ از سر بر زدن باز نماند بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق — من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس

عقل از عالم ملکوت است و عشق از عالم لاہوت فکم بینہما گفتہ ام۔
شین آخر سہ دندانہ دارد ملکوت جبروت لاہوت را در گرفتہ است۔
شین شر ربیک قف ہر سہ جہانرا سوزد و دہ و ر ا د الورا پروازے کند
انجا شکارے نیست کہ باز عشق صیدے باز دا ما خود بخود باز د بغیر خود نپردازد
شرر عشق شہپر طائر ہمت را چنان سوزد کہ بازش مکنت پر و بال نماند ہان وہان
بلند پری مکن بر آشیان عجز بالیست بہمہ عجز و انکسار و شکستگی و افتقار باز آی
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ مقصد صدق خویش کن زین العابدین میگوید نظم

اِنِّی لَاَکْتُمُ مِنْ عِلْمِیْ جَوَاہِرَہٗ — کَیْلَا یَرَی الْحَقَّ ذُوْ جَہْلٍ فَیَفْتَتِنَا
وَھٰذَا الَّذِیْ یَقْدُمُ فِیْہَا اَبُوْ حَسَنٍ — اِلَی الْحُسَیْنِ وَوَصّٰی قَبْلَہُ الْحَسَنَا
فَیَا رُبَّ جَوْھَرِ عِلْمٍ لَوْ اَبُوْحُ بِہٖ — لَقِیْلَ لِیْ اَنْتَ مِمَّنْ یَعْبُدُ الْوَثَنَا
وَلَاسْتَحَلَّ رِجَالٌ جَاھِلُوْنَ دَمِیْ — یَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا یَاْتُوْنَہٗ حَسَنَا

میدانی کہ رجال جاہل کیانرا میگوید تابعین و تبع تابعین و بعضے صحابہ ہم بودند۔

ن اومی

شین شر عشق آن دندان ندارد که بیان اطوار از هر دهانے سر برون زند
ویا از هر زبانے شمۂ از و توان شنید شر عشق کونین را سوخته است و لیست و
نابود کرده است واللہ اعلم هنوز تا چها کند لا یتجلی فی صورۃ مرتین
ولا یتجلی فی صورۃ الاثنین اورا ازین بازی گری که باز میدارد خالق
از خلق نچه می ایستد کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ را چرا بیکار میکند عنان تمالک را
از دست بر چه میدهد خود بر خود بر چه میگردد موسیٰ کشد قبطی را جرم کرده بود خضر کشت
کودکے بے گنه را و آنرا عبادت وطاعت نامند وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي
هر دو محل این شرط توقیع یافتست اما غایت ما فی الباب محل صریح محل خفیه
که کرد از خود اما این گفتار موسیٰ را سز و بس و آنکه شلش بود چنانچه گفت
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى از احت علل کرد این دندان
شر جهانرا سوخت و چنان خورد خائید که خاکستر نامید شر عشق را که
تاب آورد آنجا که رسید سوخت اورا از دبرداز وے باد وے ازان او هیچ
نماند آنگه وصال چه معنی دارد اے دوست دیگر عرساخت نیست و نابود
راازخود چه آگه بود

نظم

هستم ولیک نیست و نابود   نابود ولیک بود را بود
نابود چه بود بود را بود   نابود چه بود عین مقصود

عبداللہ انصاری گفته است همه برانند تا چه شود من برانم تا چه بود
همه گویند تا چه شود عبداللہ انصاری برانست تا چه بود محمد حسینی برین
است تا چیست این همه۔

شین شر است از عالم شهادت بعالم غیبت برد و از غیبت در عالم
شهادت باز آرد اجمال و تفصیلے راهمین معنی گفته اند رسول اللہ

Marfat.com

میفرماید من سرّہ ان ینظر الی میّتٍ یمشی علی وجہ الارض
فلینظر الی ابن ابی قحافۃ مردہ نبود اما زندہ کے باعتبار مردہ
بود او را اگر رفتارے مردہ وارے باشد شاید ہوا را بادے نماندہ
است مراد از ہوا پرستی بدر شدہ است مردہ تصور فرما کہ این کار
زندگانے نیست کہ باز زندگی مردم از ہوا باز نتواند ماند شنیدہ باشی
کہ ہوا دعوے خدائی دارد ہر جا کہ شرکے شد ہوا شد شر شین عشق را
احتراقیست ہمہ را سوخت تنہا را ابتیاب کردہ است صوفی در سماع
میگفت لو ان احمنی العرش لاحترقتہ مگر از ورا سرادقات
عزت ندا الیّ الیّ شنید چنانچہ رسم کار است باز دارندہ رسم حجابت
و پردہ داری چوبی در پیش داشت یعنی ازین طور گذشتن در وسعت
بشریت او در غلبہ حال او بیہمت کہ از فیض در راہ سلامت نصیبے
گرفتہ است شطاحی میکرد لو ز احمنی العرش لاحترقتہ
زہے شر رعشق بیک قف عرش کہ اعظم المخلوقاتست محل مجلس رحمانست
اگر حجاب شود ہمان است کہ بسوزد ہمانچہ گفتہ اند دوست با دوست
ہر کہ جز دوست نہ نیکوست نہ مرد عاشق شد و بشر رعشق
نسوخت و گرمی در دل خویش نیافت و سوختگی احساسے نکرد پس
عاشق نشد بیت

مگس قند و پروانہ آتش گزید ہوس دیگر و عاشقی دیگر است

انّ لدینا انکالاً وّجحیماً وّطعاماً ذا غصّۃٍ وّعذاباً الیما عاشقے
باید تا این خطاب بروی بحقیقت درست آید ذق انّک انت
العزیز الکریم مجنون با کاسۂ چند گدائے کاسۂ خود فرستاد او

ن جانہا را خود را سوخت
ن شود
ن در راہ مراد وفات
ن شرد
ن ہر چہ
ن سوختگی
ن احساسی

درہمہ شئے از آتش انداخت کانسۂ مجنون را مگر لشناخت گرفت لشکبت
مجنون شنید رقصے بزد در عشق چنین بوالعجبہا باشد واللہ علیم حکیم کلاً وحملۃ
صدقاً وحقاً حی باید دانست تا شرر عشق سینہ را نسوزد او از جمال شمع
رخے نہ افروزد کان اللہ یکلم آدم شفاھاً اگر آدمیت با آدم
وآدمی التزامی نبودے شفاہ را راہ نجات توجیہ نکردے شرر عشق
وجود آدم را ہم در بد و خلقت بر صورۃ تموہ وتزخرف نمود چہ اصل
نبودہ است اینستی باز آمد یکلم اللہ شفاہا درست شد اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ
وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلاً تکلیم شفاہا درست نبود تا حجاب
بشریت درمیان بود وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا
اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا الا وحیاً باکیکہ وحی شد
او را از دید و بر ویا او بد و از وسخن گفت بشر و بشریت را درمیان نشان
نبود خدائی وخدا را کذلک جنید با شبلی گفت اسرارے کہ ما در سرداب ہا
گوش بگوش گفتیم تو بر سر کوچہ وبازار آشکارا کردی شبلی جواب
عرضہ داشت أنا أقول وأنا اسمع هل في الدارين غيري
على هذا اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
ہمہ شیوہ ناکی وشعبدہ گری باشد شرر عشق را آن تابست کہ این ہمہ
شیوہا سر او خرابست اللّٰهم قوني بقوالك وسد دني بسدادك
سبحان اللہ توان جز بوجود او قوام جان وروان استغفر اللہ
چنیں گویند عقل را با عشق زورے نیست میدانند کہ گوید وے آن
عقل معاش باشد آن عقل تدبیر ہا شد اما عقل ع فان عقلی علاحدہ است وعقل
عشق سرافرازی دگر دارد ودر دل توجہ میکند مرد عاشق کہ رہ وصال

Marfat.com

معشوق جوید بدان تدبیر و حیلها که تو شنیدهٔ با ہر یک کمینہ دران کو نسبتے و گذرے دارد چہ التزاہا و چہ دوستداریہا و چہ دلداریہا می نماید باختلاف و تردد ہر زمان و ساعت از و عجیب و غریب می نماید و ہیچ ناظرے طالبے بے انصافی نپرسد کہ چہ غرض و مصلحت کہ درین کو چندین آمد و شد و ملازمت است و اگر پرسد جوابش می گوید فلان خواہر منست پدر منست چہ می گوئی بارے بدین بہانہ ہمسایۂ معشوقہ شد و بدین تقرب جوار باکسانے کہ باو خصوصیتے دارند و از و نشانے و خبرے گویند و دانند و بر مزاج او مطلع باشند بچہ رغبت دارد و از چہ کارہ و معترضست و ہمبرین بہانہ توان نام او را پیش او ذکرے کردن اکنون القصہ لطولہا مختصر کنیم ع

کوتہ کنیم قصہ ما کار دفتر است

اکنون ہمدین تدبیر کار بجائے کشد معشوق باہمہ تعزز و تعالی خویش و باہمہ تعظم و تکرم و باہمہ بے نیازی و سرافرازی و بااین ہمہ کہ از ہمہ مستغنی است مستعلی است بر در عاشق خود بیاید و باہمہ حسن و نازے کہ او راست و باہمہ حسن و جمالے کہ او دارد و باہمہ عزے و نازے کہ باو لیست عاشق را بدان اعزاز و اکرام در بر کشد و بسینہ گیرد کہ عاشق را باوے این عمل میسر نبود بلکہ معلومش ہم نبود ع

عشقبازی ز من آموز کہ من پیر مغانم

کدام ظالم مشرک کہ عشق را بد و نام خواند عشق مجاز و عشق حقیقت مجاز دو معنی احتمال دارد اصل مجاز مجوز بود مفعل باشد یعنی محل جواز حقیقت اسد گوئیم دلاورے مراد داریم و این گفتار و این ارادت مجاز باشد مجاز مشتق از جواز بود مجاز یعنی محل گذشتن چون حقیقت نیست ثبات ندارد ہر آئینہ گذشتن

باشد ہمدان مجاز نام نہند شرر عشق مجاز را سوزد حقیقت را دار د زر را در خریطے کنی آتش ہم خریطہ را سوزد و زر را برائے نو دارد مجاز خریطہ حقیقت بود یعنی غلاف حقیقت است عشق پردہ را سوزد و بحقیقت این پردہ رسد پردہ بزرگ انداختہ است چو پردہ سوزد آن کس را چہ جائے احتجاب باشد شرر عشق این قہر و این سلطنت دارد کجا افتادہ ایم مقصود ر اباش دانستہ عشق راہم عقلے ہست کہ آنرا عقل عشق گویند کہ عاشق رابے آن چارہ نیست ورنہ ہیچ مرادے نرسد دہنگانہ و غائبانہ میرود ہر بازئے بشرط آن کار لیست اگر این تدبیر کہ حکایت ازان کردم بکندرہ روئیے بملاقات معشوق شود یا نشود شنیدہ آنکہ خود را زاہد و عابد ساخت۔ شیخ شرف الدین پانی پتی را پرسیدند چرا طعام و آب گذاشتی گفت تا مارد مرا استوار دارند دیوانہ است از خویش و خویشاوند بیگانہ است از قدم شرع متجاوز در خود مردے فرزانہ است اما غرض ما این بود اگر شرر عشق تابے زند این نظر را پاک سوزد مزکّے و مصفّیٰ گردد چون این پروانہ بشمع شدہ بخود کشد بجان و سر من گوش دار بجان و دل بشنو کہ سخن نازک است اگر با صفائی تمام و بشرط استماع کلام ترا اگر ایجلے فہمے دست دہد زہے مرد کہ تو باشی شعر

کلامی الی مسمعی راجعٌ کأنی انا القائل السامعٌ

این بقول شبلی باز میگردد شرر عشق کاف کأنی را بیک تاب سوختست چنانکہ کاف کأنّی انظر الی عرش ربّی بارزاً گویند روایت اعلےٰ مد و پیش تخت این سخن بود و این مراد باشد بادشاہ آمد و پیش بادشاہ سخن شد کأنّی انظر الی عرش ربّی بارزاً خدا را بصفت ظہور می بیند نہ بیند تا باصرۂ او از نور او فیضی نگیرد چہ شود ما رأی اللہ غیر اللہ شرر عشق

رویت ورائی وغیررائی رابیک تابش بسوخت جز صمدیت صرف نماند اینجا چگویدم نگو گفتن کہ دید کرا دید کدام کس رادید کار او از دید وگفت شنید گذشتہ است دید او را دیدی کہ دی گذشتہ است امروز حکایتش کوتاہ کن فرد

امروز و پریروز و دی و فردا ہر چار یکے شود تو فردا

لافقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد فان القرب عین البعد والبعد عین القرب بل القرب بعد البعد والبعد قرب القرب فعلیٰ ھذ الھذا المقال امثلۃ کثیرۃ ولکن کبحنا[ع] عنان الکلام الی ما الھمنا ربّنا بالفضل والکرم۔

سہ دندانہ شین عشق بسہ کوہ ماند یکے را طور نامند میدانی موسیٰ را دران طور چہ نور و چہ حضور بود و بچہ موجب برتن او مرورا خرورشد غفلت کہ خودی بخود بود کہ گفت اَرِنِی خود آنکہ نفس او سدِّ معرفت او بود وشہود جان او کوہ اندوہ شد چہ تو با خود باشی و ما باہی ترا از ما لذتے استغفراللہ ترا از ما ہزتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترا با ما دیدارے تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا موسیٰ را باور نمی افتد گمان دارد سخن شنیدم جمال نا بہارا بینم لذت او آن لذت نیست کہ غیر او بدو ملتذ باشد اکنون ہان وہان از خود برخود چہ توان برخورد امتحان را قرار شد اگر کوہ را با چندین قوتے و مکنتے کہ او دارد قرارے دارد آرامے کہ او را است و جرمے و غلظتے کہ باویست حیلتے

ع کبح بمعنی عنان باز کشیدن ستور را تا از رفتن باز ایستد ۔ از منتخب اللغات ۔ ع ع

بدو دہیم شعوری بدو بخشیم پرتوے از عکس جمال خویش بروی تابیم اگر او
با این ہمہ قوت و مکنت خویش تاب جمال ما دارد تو نیز خیالے بسر بر
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا کوہ از بس لذت و راحت
و خوشی قطرہ قطرہ شد موسیٰ را تاب عکس عکس نمود وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا
نقدے در دامن جیب او بربستند او را از وبیہوشانہ کرد علت لتوسط
باقی بود فلما افاق توبہ می بایست کرد از دم بقدم از وجود بعدم
چند در چند باشد بیہوشی از بس لذت ہم بود از غلبہ ہیبت ہم باشد
کس باشد از بس لذت میرد و دیگرے از بس ہیبت لما لتواطر با
ہمیں افسانہ را قصہ کرد است دک جبل و خر موسیٰ ہم برین مقعد مقر
صدق ساختند اگر گذشت را محل نبودہ است چہ معنی داشت
با موسیٰ چرا گفتند عشق از صفور آموز۔
عظمت و جلالت یکدندانہ شین عشق را شناختی اکنون
ہان وہان بر کوہ دگر برآ نظارہ کن کوہ لبنان مسکن و مقر قطب الاقطاب
است او بہر صور و اشکال بہر کوچہ و بازار بصور مختلف گردد بہیئت
متضاد نماید اما مستقر و مادی او بلبنان باشد آنجا غاریست قطب
الاقطاب را آنجا کاروباریست آنچہ چشمہ ایست قطب الاقطاب را
بران نظارہ نظریست روشنی و صفا ہم ازان آب جلا بیند لبنان
محل مناجات ابدالست مقام مناجات اوتاد است نقبا و نجبا ہمان
جا مسکن دارند نام نقیبی۔ نجیبی۔ ابدالی۔ اوتادی۔ شغلے و کارے
کہ ایشان دارند ہم بتوسط کار ما نسبتے دارد و انجا کہ ما ئیم شغلے
و شاغلے نامے و کامے صحنے و بامے خاصے و عامے آنجا صورۃ

ن بیہوشی اینہا بسبب
ن نبود
ن تمام

Marfat.com

ن وجود نشانه

نموداری ندارد لا اله الا الله غمزه زده است ترک وجود را صورت نشانه
کرده نیست و نابود ساختست قطب الاقطاب بر سجادهٔ اضافت جلوس
فرموده است ابدال و اوتاد بر خیال وهمی طوافے کنند بُود از ان طواف
مانده شوند بخود باز آیند بجز واماندگی و درماندگی صورتے دیگر نظاره نشود
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ همین کوه رو کرده است لا ابد و لا ابد

ن الله

من کونك فی طریقك الله اینجا خطے کشیده اند حدے کرده اند از ان
مناره گذشت تصور نمی افتد نشین عشق میانه افتاده است میانه را با نهایت
کارے نزدیکست اگرچه باید با هدایت هم نسبتی دارد اما از و قدمے پیشتر نهاده
است تا بنهایت نسبتی برده است بهدایت را پشت داده بنهایت رو آورده
است در تو سیرے کردم حاصل ترا دیدم ترا با یگانگی بیگانگیست تو اسیر شرک
شرکی ترا اقرار نبود تا بر شرک شرک استمرار نه شود درین باب قصدے میوستم فصلے در
امید وصلے ندیدم هر آئینه اگرچه آشنا بودم جداگانه استادم اگرچه یکے ام دوگانه
شمردم میان من و معشوق من بیگانگی نیست اما بر عاشق شدن من و معشوق

ن گزنده

گشتن او بیگانگی ظاهر گشت از ره باطن تصورے کردم قابل یگانگیت نیافتم
نماز بجماعت سنتست جماعت چه معنی دارد مجتمعے را جماعت نامند امام و
چند نفر یکجا شوند گزارند جماعت خوانند اگر دل امام در گشت و هیٔاتست

ن نماز بجماعت

و خاطر مقتدیان در جنگل جاے و صحراے و تماشائیست علی هذا جماعت
در زاویهٔ تنهائی قرار گرفته و از ایشان تنفر کرده اگر نمازے گذارند که نفس و دل

ن فهم

و روح و سر و خفی یکجا جمع شوند نمازے بجماعت درست افتد و اگر بر فهم
فقیه سخن گوییم هم بجماعتے مرتبتے می شود پرستندگان بر انواع اند یکے ایستاده
پرستد دیگرے چهارپاے شود سیومی بر سینه افتد بشکم رود این هر سه عبادت

Marfat.com

آدمی را بجمعیت درخت سرزیر پا یا بالا باشد ایستاده نماید اسپ و ستور ہمارہ
در رکوع اند مار و امثال این بر سینه و شکم افتاده است انسان ہر سه عمل
در کار دارد ایستاده پرستد آنرا قیام نامند چہار پایه شود آنرا رکوع گویند
بر سینه و شکم افتد آنرا سجده خوانند ہر سه بحقه مودی شوند نماز بجماعت درست
گردد ابو عثمان مغربی میگوید البدلاء اربعون والنجباء النقباء سبعة
او تسعة والاوتاد اربع والقطب واحد و علیه مدار العدد
دبه الغیاث وھو الغوث آنکه دیدی بشرکت جمعیت نیست ابدال
چہل نجبا ہفت اوتاد چہار ہمه شرک در جمع در جمع جمع الجمع را
عنایت کنیم چه معنی باشد ہمه را یکے گوی ایمرد عاقل ہمه یکے چونه شود فکرے
نمی کنی این چہل روے درستے دارد شکل سلاسنے می نماید تحفه دگر قطب را میگویند
وھو الواحد و علیه مدار العدد گمان مبنه میکنند که قطب را نیز
واحد من العشرة شمرند خضر باعتبارے داخل و باعتبارے خارج
و باعتبارے متصل و باعتبارے منفصل ای مردنادان از احت اضافت
کن نسب را در اسقاطات بند فرمایکے بیکے کرد فرد حقیقی باش ای محمد
پندے میدہی که مردمان گویندت محال گوی فردانیت قطب و توحد
او ہم بشرکت اشتراک یافت بادوی و دوگانگی آشنائی کرد آه تا منم
این کار است جانے از وحدت خالص نشانے ندارد جز پیرے تدبیرے
ندیدم و ہمه مردان جز اطفال شیر خواره نیند محمد حسینی اگرچه زاده
بود یا ماده جنینے در رحم جمع شد ہم کارے باشد مگر او نمی خواہد خود را ہم
بشرکت سپرده است البته خواستست که نگویند که ہیچ یکے ازین میدان
گوی برده است اکاد اخفیها رمزے ہم برین کرده است آنکه خود خود را

Marfat.com

نیست مرا و ترا چه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اخفی
من دبیب النملة همین دلیل کرده است وهمین سویدا یست
نمود خرّ موسیٰ صَعِقًا اگر شرکت نیست وازلبس لذت وهیبت
است چه معنی دارد **شعر**

تعالی العشق عن همم الرجال — وعن وصف التفرق والوصال
ومهما جل شیٔ عن خیال — یجل عن الاحاطة والمثال

هر چند بیان بیشتر و مبالغه کنیم برائے تصفیه توحید را شرکت ازان بیشتر
رفته باشد لبنان را از لبن گرفته اند بقا و قوام وحیوة و وجود اصل
خلقت همین لبن است من قبل پیشتر شده است که عشق بنودے شهود
وجود بنودے آنرا بیان مرتب شده است جبل لبنان طریقے وطرایقے
دارد که باشد که جزبه صرت بود از قوم زهاد وعباد وصلحا ومومنان یکے
را کز بیند اکثر برین رفتست مرد طاهر النفس باشد واگرچه زیادت
تعبدے نیست ابدال سوی چیزے کم نظر اندازند بجذبه خویش از خویش
کنند استتار از عیون والابصار خویش خلوتخانه است ابدال مختار
را یک حجابے عظیمے دگر هم صلحا ومن ابدال را لشناسند الا بتعریف
منهم وکذلک ابدال ونقبا ونجبا واوتاد همبرین حکم اند قطب را نیز همین
دان اگر قطب را کالواحد من العشرة گوی علی هذا همه را دعوی
قطبی در سر افتاد سبحانی وانا الحق هم ازین غلط شد اللهم
اهد قومی فانهم لایعلمون موجب عداوت چیست محمد
ازاحت شرکت میکنند وهم لایعلمون نمیدانند شرکت وهم
است لات وعزی درهاویه هواهباءً منثورا اند نبود حکمتے در خلقت

ن گزند
ن دگر هم است
ن میکند

Marfat.com

عالم و پیدا شدن صورت آدم مگر ہمین اثبات شرکت و اشکال وحدت تا ہمہ
گم مانند و ہیچ یکے رہ یدو نبرد فاحببت ان اعرف چہ معنی دارد رباعی
ہرگز دل من زعلم محروم نشد کم ماند زا سرار کہ مفہوم نشد
چون نیک نگہ کردم از روے خرد معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد
لبنان را از لبنہ ہم گیرند لبنہ اصل بنا باشد اصل وجود عالم نطفہ عشق بود و آنرا
چہ معنے بود الواحد لا یصدر منہ الا الواحد عقل بصورت خویش
با ہیولا پیوست مادۂ عشق ظاہر گشت ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ پیدا آمد
ابو عثمان مکی بر جنید و اصحاب او نبشت کوہہائی آتشین و خندقہائے پرخار
قطع می باید کرد اگر کردید سختان و اگر نہ درچہ اید و درچہ کارید جنید اصحاب
را جمع کرد اتفاق کردند از ین کوہہائے آتشین و خندقہائے پرخار کنایت از
فنا کردہ یعنی تا ہزار در ہزار بار دران راہ فانی واز خود نیست نگردی روے
مقصود نہ بینی بحق باقی نگردی جنید گفت من ازین کوہہا و خندقہا
جز یک کوہے و خندقے قطع نکردہ ام حریری گفت شیخ تو جنید کہ یک کوہی
و یک خندقے قطع کردے مسکین حریری جز سہ گامے بیش نرفتہ است شبلی نعرہ
زد بیہوشانہ افتاد گفت شیخ تو جنید کہ یک کوہے و یک خندقے قطع کردی
و شیخ تو حریری کہ سہ گامے رفتہ مسکین شبلی ہنوز گرد این راہ ندیدہ است
ای دوستان وای برادران وای عزیزان درچہ کار اید و درچہ مصلحت
اید کاروان غارت شد و شاید چیزے بقیہ ہست و ما محروم ماندیم بیت
نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
اکنون چہ گمان برید کہ این کوہہا و خندقہا ہمہ عبارت از شرکت است
اگر شرکت نبودے ہیچ خطرۂ در نفس مردم روے نداشتے اینچنین نشنیدہ

لولا الشیاطین یحیمون حول قلوب بنی آدم لنظروا الی ملکوت السموات ابلیس را هیچ تلبیسے ازین بالاتر نیست که بر انسان هم بصورت انسان در آید و او را هم از ره او برد عالم را از ره علم و زاهد را از ره زهد و عاشق را از ره عشق بجنس خویش میل بیشتر باشد این نوع بر هر صنف بازد این نقش را بنگار سر و آنگاه از هر صنفے این نوع را پرس ببین هر یکے چگونه جواب خود گویند لشکری را پرسیدند که این چه لفظ است گفت سپر باغبان را پرسیدند گفت سبز صیاد را پرسیدند گفت شیر ترک را پرسیدند گفت سپر حجام را پرسیدند گفت ستر حمال را پرسیدند گفت شتر مسافر را پرسیدند گفت سیر صوفی را پرسیدند گفت سرّ عاشق را پرسیدند گفت ستر عارف را پرسیدند گفت ستر فقس علی هٰذا کلامنا اشارت کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ هم از حکایت ما اشارتے میکند قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ هم از بیان ما مشربے دارد۔

کوه سیوم عرفات لائق باشد سزد که عشق ازان نشانے دهد و بعشق نسبتے تمامے و بیانے درستے دارد عرفات را عرفات چرا نامند حوا و آدم علیهما السلام بعد طول مدت و انصرام کثرت ایام آنجا ملاقاتے شد کوه عرفات نام یافت که هر یکے عریف خود را بشناخت و باآشنائی باهم نشست عرفات جمع چه معنی دارد روے که بعد مدت مدید یکجا شوند نه آنکه هر یکے آشنائیها کشند و آشنائیها کنند علی هٰذا عرفات باشد پس آنکه شنیده آدم حوا را چه دوستیها استقامت یافت وجدان الغائب الذ من کل لذیذ عرفات کوهیست که مواقف انبیا است میدانی عزت آنمقام را ابراهیم پسر را ذبح میکند و اسمٰعیل برضا و خوشی تمنای بروعرفات متوجه بیت الله هست

یعنی اگر ما بیت اللہ را مقسم دا دیم چہ میگوئی در عرب چنیں ہم آمدہ است عجب ابتلائیست اہل دل کعبہ را گویند بیت اللہ و دل را گویند عرش اللہ خدا وند عرش اللہ را فرمان شود کہ بیت اللہ را طواف کنند او ہرگز بیت اللہ را طواف نکند و نشاید کہ کند او خدا را طواف میکند فی ذٰلک المکان ہم ازین خبر مید ہد نہ آنکہ بانی کعبہ ہم انسانست این ہمہ سنگ و خشت است و ہمان در و دیوار است کہ شکستہ بود و عبد المطلب بر آوردہ است اما ہم اساس کعبہ ما تقدم آنکہ اہل دل سنگ و خشت را طواف میکنند این شین عشق است کلام در توسط سیر و د اہل دل را در متخیل صورتے متنقش شدہ است آنرا در محض خویش نظارہ کردہ اند گرد سر او گردند و ہمہ فداے او کنند ہر آئینہ او آن جمال دارد کہ ہمہ را فداے او باید ساخت صفا و مروہ تصحیف صفا و مروہ اند و ہر دو در اطراف عرفات اند۔

شین عشق را بدندانهاے منشار[1] ہم نسبت توان کرد کہ از دو دوی انتشار یافتست می بینی ارّہ را بر سر چوب نہند چگونہ ذرہ ذرہ سازد و ہر ذرہ انا و لا غیری دعوی کند و بخودی خود سر افراز د تکذیب را مساغ نیست و تصدیق را محل نہ لا عین و لا غیر میباید گفت ای عند الصفات راست آید بر ذات چہ خواہی گفت وَمَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ این چہارم ازین سہ جدا نہ و عین ایشان نہ و اگر گوید و ما من احد الا ہو معہ و بہ و منہ درست آمدے اما الا ہو ثانیہ درست نیاید زیرا چہ احد عدد ندارد در حقیقی است سخن کشادہ کنم اما غیرۃ اجازت نمید ہد قصور فہم و نقصان عقول حجاب راہ شدہ است این سخن در دہان ایشان نگنجد در غلبت زبان درار کنند و سر از شفیتین برون افتد ظہور شور قطعہ

---

[1] منشار بمعنی ارّہ۔ ع ح

Marfat.com

زمین و آسمان ہر دو شر لفیند — قلندر را درین ہر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتاد است — وگرنہ یار من از کس نہان نیست
سخن کوتاہ کن محمود فخری — چو میدانی کہ محرم در جہان نیست

عجیبے این است ابوبکرؓ پرسید ہل رایت ربک لیلۃ المعراج گوید نعم
از وچہ جاے نہایتست کہ او میگوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ با عائشہؓ چونہ
گوید کہ تحاورین پردہ درمیان داشت عائشہؓ وراء پردہ بود تحاور را شنید
با آنکہ جز یک پردہ درمیان نبود و گوید اکنون دانستم کہ ہر جلی و خفی کہ باشد او تعالیٰ
شنود چونہ سر رویت با او بیان توان کرد او در مقابلہ و محاذات محاسنہ
افتد و اللہ تعالیٰ عنہ نباشد مصلحت کلامیکہ بمقسلات کشد آنرا بیانے توان
نہاد و اظہارے توان کرد ابو الدرداؓ میگوید لو فسرت ھذہ الآیۃ
لقطعت عنی ھذہ البلعوم میگوید اگر گویم مرا پر کالہ پر کالہ کنند دیگر
اگر گویم آنچہ منم من نمانم ذرہ ذرہ گردم ابو ہریرہؓ میگوید جثمونی بالحجارۃ
کلام سبحانی جہان زندگانی بسطامی را بکار خامی برد خلاصش جز بحر قے
نبودہ است خرق حرق باید کرد ہر چیز چنانچہ آنچیز است بدرستی خویش نماید
رسول اللہ میگوید ارنا الاشیاء کما ھی پس آنکہ اشیا بہی روے خود
نماید ہر آئینہ کماہی باشد ارنا الاشیاء کما ھی درین باب بیانے درست
نماید فردا امنا و صدقنا تجلی کشف شود یک لک بیست چہار ہزار
پیغامبران نگارش کنند مگر محمدؐ کہ او محیط و جامع ہمہ است محمدؐ گوید بیت

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی
درے باشد کہ از رحمت بروی خلق بکشائی

وما من موجود الا ولہ صورۃ و معنیٰ عالم ملک را ملک صورۃ

او ملکوت معنیش وکذلک جبروت معنی ملکوت را لاہوت خلاصہ جبروت وصورت
لاہوت اما لاہوت را نیز صورتے ومعنئ است مثالی وحکایت میکنیم از ان
ذہینے فہم خواہد کرد سرابے وہوائے سراب صورت ہواست وہوا معنی سراب
سراب بے ہوا وجود ندارد وہوا بے سراب صفت ظہور نہ پذیرد وسراب
قائم بہواست وہوا ظاہر بسراب ای محمد مثنوی

کناسان را مبخش مشک وعنبر بر خوک مبند زر و زیور
گاو سگ وخر سخن چہ داند گوسالہ زکن مکن چہ داند
بر محرم خود چو میغ میبار وز خارج خود دریغ میدار
یک محرم راز را بچنگ آر پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
ان محرم راز را کہ دیداست آن باغ وجود جان کہ چیداست

اکنون سخن کہ داریم ہمہ را در بادیۂ ہویت ہیم بدستہ فرد اینت
کوبے دہیم از انجا اتحادے وتوحیدے ووحدتے بیان فرمائیم شلین
عشق را نسبتے بشغفہ است کار شغف چیست جز بر بدیہ چیز دیگر ندارد فرد
عشق آمد وخانہ کرد خالی برداشتہ تیغ لا ابالی
بذل جاہ وترک مال وننگ ونام در طریق عشق اول منزلست
عشق نیست کہ جز وجود خود را ہیچ وجودے را بصفت شہود آرد ہمہ را
نیست ونابود کند از اہل وولد خویش وخویشاوند وزن وفرزند
بیکبارہ بر دہ ہیچ چیز با عاشق نگزارد کار بجائے کشد عشق غیرت از
معشوقہ بر دور شک از شہود عاشق کند ہمبدین وہم گفتہ اند
لاجرم عین اشیا شد وبحق شیخ لاجرم عین اشیا شد غلطے محضے عین
عشق عین الاعیان اشیا را چہ مساغ شد بیت

کارو فصا...

Marfat.com

مجنون عشق را دگر امروز حالتست اسلام و دین لیلی دیگر ضلالتست

اجتناه و اقتناه خوانده آنکه چه ماند باوے کہ از وے برید و اورا از وے

جدا نکرد شفرہ قاطع مفاصلت و مفرق اعضائے مجتمعہ از ہمہ عشق قطرہ

قطرہ پرکالہ پرکالہ گرد و خود بصورت خصمے بیگانہ وار استاد نہ خلاصی دہد

تا مردم امن و تسلی گیرد و نہ قرارے گیرد تا کسے بو ہم خود آنجا میباید عجائب

حرکتے نہ از آمدن و ماندن و نہ از رفتن می آید و می رود و مارا از مارا ست

برائں میبرد نہ رفتہ گذارد نہ آمدہ رہا کند ہمارہ بین روح و نوح و بین غم

و طرب و بین طلب و ادب ہمارا عاشق مسکین مبتلا و غمگین گہے قرب

گہے بعد گہے قبض گہے بسط گہے صحو گہے محو گہے رد گہے قبول گہے فصل گہے

وصل و ہیچ یکے را صورت استقلامتے نہ فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ

رسول اللہ را ہم از ان دشوار آید و از ہیبت آن چند موی سفید گرد

خود را با خصم ضم کن قوت نہنگ آشنا، در یا شو ہر آئینہ آب و آبی

باشد اما از دریا خبرے نیابی اہ حظ و غلط رفع وضع بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالتست اسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

اجتنا بیت

در ماندہ شدم کہ از عراقی خود را بچہ حیلہ وا رہانم

او مرا چون گذارد امانت وجود خویش را در من یابد برائے امانت خود

ہمہ وقت با من در چیغد و نتواند کہ بستاند چگونہ نیسر آید جز فرج جزیت

و کل بکلیت خویش در یک مقر و ماوی قرار دارد جزء را از جزیت چون

بدر برند و کل را از کلیت چگونہ معزول کنند اِنَّ اللہ لَایُوْصَفُ بِالْمُحَالِ۔

شفرہ شلین عشق را ند انہا افتادہ است کندی ظاہر کردہ است

ن از ہمہ برید و از ہمہ عشق

ن بابی

عاشق را بگمان از و او را یکبارگی بر دمیگذارد تا اندک اندک سیر حکمت عشق را نظارہ شو اگر بیک سطوت کار او بنہات بر د آنگہ جلالت را چہ عزت باشد ذوق وصلت کہ گیر د من عاشق نمی شدم عشق آمد مرا عاشق کرد اسباب نزول و دخول او بسیارے استکشاف کردم مرا ہمین گوید افعال من معلّل باغراض نیست گفتمش اَنتَ الحَکِیمُ العَلِیمُ گوید حکمت من ہمین است ترا از خود برم و بخود رہ ندہم بادشاہ مالکُ الرقاب سلطان معظم و مکرم قاہر الارباب در شبے تاریک در بدر گردد تا لقمہ میسر شود کہ گمان بر کہ بادشاہ بر در از ہر یک لقمہ صد عجز و زاری میکند و از جنبے خسیسے از ہر نوع ایذا و ضرر میکشد قطب الاقطابِ ید و ربِّ الابواب و یلعب با لکلاب کہ گمانش بر دانہ اقرب من کل قریب عند خالق الاتراب والاصلاب پس ازین بر قدس طاہر آوند ابرین تسبیح کن اَلکِبرِیَاءُ رِدَائِی۔ اگر دندانہ شفرہ عشق کندی بر کندے این دور ماندگی و دیر افتادگی درمیان نبودے عمرؓ حجر اسود را بوسید و پردۂ احترام او را از میان درید علیؓ فرمود یا عمر انہ یضر و ینفع عمر نظر بکندی شفرہ کرد و علی بحقیقت کار اشارت فرمود و ہم بدان ارادت داد شنیدی کہ اَحَد در حرب احد با احمد چہ دست برد نمود و چہ نازبازی کرد سالہا حقیقت بحقیقت خود از خود بخود دار د بر سینہ و کنار گرفتہ بناز پرورد زمانا فرمانا از اعتناقے والتزامے و تقبیلے خالی نبود چہ فرزند من زادۂ من پروردۂ من برآوردۂ من ہم از من ہمن معشوق من محبوب من جان من جانان من خاص من خلاص من من من من۔

تحفہ دگر شفقتے کہ نہ ہر دلے بفہم بر دو نہ ہر جانے این سو لحظہ کند و نہ ہر نفسے درو وہم بر دمی بایست کرد ہمین نصیحت یعقوب فرزندان را ببکرد

لاتدخلوا من باب واحد ہمارہ شہد وشکر خوردن شاید طبیعتے راملال زاید اگر تلخی چشانید یا ترشی باید تاہریکے بکمال خود پیدا آید مزید رغبت شود حسن زیادت گردد وازطرفین عشق افزاید دندانہ کند ہرچند کندنہ بنیاد کند ولیکن علی قدر الوسع چند تاچند رسول اللہ فرمود ہیچ منتہی را از توسط چارہ نیست کلمینی یا حمیرا چہ معنی دارد ارحنی یا بلال تا کجا میرساند وقتے دربیند گاہے باشد ہمہ شب درطواف بودنہ این شیوۂ توسط است با این ہمہ پیرے بے تدبیر نباشد الغرض خواست ازجہانے بجہانے برد وازنشانے بنشانے کشد وازبیانے بہ بیانے دہد جمال لطف را دیدے برد ذوق وصلت چشیدے ہمہ وقت درشادی وراحت بودے وہمہ وقت خودرا ازخود برخوردے ولیکن خام مردے جزیک قدم وجز ازیک رہ رہے دگر نرفتے ہان وہان اینک درد وغم اینک ذل والم اینک اختلاف قدم اینک رد وسدازین شربت نیز قدحے بکام کن ازینجا ہم شرط نظارہ است جمالے دیگراست کمالے دیگراست ہستی دیگراست صورتے دیگراست امینتی دیگراست درجتے دیگراست لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر چونہ درست می آید تا ازہر دو قدح منہ کرۃ مرتب نمی شنید۔ صوفیان گفتہ اند تجلی قہر را تجلی لطف بدل کند وجلال را بجمال ایشان گفتہ اند اما ازان گرفتار پرس انما ولیکم اللہ ورسولہ علی مولا ہر مومنے ولی شد اینجہ تحصیل است ہمہ عبارات گفیتم توسط کاروبارے دارد وبرخوردن ہمہ ازو است تنہائی چہ لذت دارد یارمن جمال مغربی کتابے بدستش بود پرسیدش ایش ہذا۔ قال کتاب الوحشۃ وکانت نسخۃ فی اثبات

(حاشیہ: تحقیق)

Marfat.com

الوحدة تنہا کسے نماند خدا را این تقدیر افتاد من باشم و مخلوق من البتہ
البتہ بلکہ این ہم خوشش آمد یکے را با دی مقابلہ کنند تا اَھَمُّ اَشَدُّ خُلُقًا
این بازیچہ بازد ولو کشف سرّ الربوبیۃ لبطلت النبوۃ
بطلان نبوت از اثر وجدان ربوبیت آمد چنین گویند مرید را با شیخ
احتیاج نماند اگر مرید و شیخ است احتیاج بر صفت امتزاج باشند و اگر
وجدان لبطلان تو امان شوند روم و حبش بیک نطفہ دریک رحم
چون نہ جمع شوند اے محمد پیشوائے سابقانی پیشِ رَوِ مقربانی
سرورِ انس و جانی امّا جز یک علم دگر نداری ازین جہان نشانی اگر ہر
دو را بیک رشتہ بربستہ باشی دوی عبث بود محقق این است **بیت**
دارد دو سر این رشتہ یکے عجز و دگر ناز ‌ ‌ ‌ ‌ این سو ہمہ عجز آمد و آن سو ہمہ ناز
سالہا نیاز پروریدی سالئے گرد غبار راہ نیاز مودی بکس تیغ نیک و بد را پیشوائی
تو مردود و مقبول را راہ نمائی ترا بر ہر دو اطلاعے باید مرد بے تحقیق اقتدا را
نشاید عاشق زن رند میباید کردو شربت ملامت میباید چشانید
تا عذر چند گرفتاری و بشفاء چند اسیری باشی بشارتے فرماید انّ اللّٰہ
لا یاخذ بما یصدر عن العُشّاق تجربہ دانست کہ عشاق ببلائے
گرفتار است کہ عذر او عند اللہ مقبول و مسموع است مشاہدہ کرد کہ او
در مظہر زینت بجمال رغبت و طلب شہوت تجلی کرد و ندائے اِلَیَّ اِلَیَّ
از غیب الغیب بستر السّر فرو خواند ولیکن تفرقہ را یکے محجوب است دویم
مکشوف۔ امّا عشقٌ من حیثُ ھُوَ ھُوَ لا مذمومٌ ولا ممدوحٌ
ذم کرا کنند چہ بد کرد مدح کرا گویند بر کہ نیکی کرد از وچہ حُسن آمد بر کہ آمد از کجا
تا کجا محمد را درین قلزم گاہے بر آرد گاہے فرو برد وقتے گوید لا اَھْتَدِیْ

Marfat.com

مَنْ اَحْبَبْتَ وقتے فرماید اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ نحوئی این سو
صرف وجہے میکرد واطیعوا الرسول عطف تفسیری محمد آید ورود از اجمال
بتفصیل شود داز تفصیل باجمال رود۔ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ را نشان دہد
احتجاب دا نکشاف بیان کند اگر توسط را اعتبار نبود ہمہ کاروبار یکبار خوار گردد۔
شین عشق دندان محمد شکست رخسار محمد شکست او را برو در کوک انداخت اے
شین عشق ہر جاکہ شینے است از تست و ہر جاکہ زینے است از تست
و ہر جاکہ زینتے از تست و ہر جاکہ رینے است از تست ای **شین عشق**
اگر شیطان را اپنہ تو نبودے ہیچ تلبیسے از ان تلبیسی ستیتم نرفتے۔ اے **شین**
عشق بلند ہمتان را تو پست کردی پس افتادگان را تو بر آوردی گفتند اخر الزمان
سفلہ بر آید **شین عشق** چیکے را برو انداخت پس آنکار باخر رسید
تا چہ شاید تا چہ آید آہا من در وقت خویش ہر پانے میگویم نمیدانم کہ بدان
مطلع شود واللہ یعلم ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین
اخلاص را باریا برابر توان کرد خصوص تفضیل و تعظیم مصدر را نظارہ شو چشمہ
پاک است یا پلید اگر از اصل پاک بیرون آمد و خود روان است روندہ
و برندہ است اگر این نجاست ریا در مم آب اخلاص و غرقاب افتد بقہر
سلطانیکہ آب دارد ہر آئینہ پاک و صاف برد آب را زیانے ندارد
بر صفا و جلا و طہارت خویش مستقیم بود این ریا کہ آموخت این تزویر کہ
تدبیر کرد عارف ہمہ را ایک رہ و بیند نگہداشت مصالح چہ معنی دارد
این معنی ہم گویند عارف اخلاص و ریا را ایک رو بیند و بیک وجہ
شناسد و مخلص شرک و ریا را از خود بدر برد ہر آئینہ بدی گراید فشتان
بینہما انبوت شرے دادن است بدین ہر دو پرورید ن تا مطلع

عہ یعنی پناہ تا ابلیس

عہ بدوی

طریقین و نازل منزلین و سائر سلسبیلین و خمار خمرین بکمال و تمام باشد
هر دو شربت را بمراد کشیده بود دوست گشته باشد آنکه مستحق دعوت
ولائق ختمیت انبیا بود آدم را ابدا نه از خانه برون کردند محمد را ازن زید
بغیر ملامت و ملالت در برش سپردند۔ اما از تلوع طعنے و تشنیعے خالی
نرفت وَلَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ
أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ واگرچہ ترا پس این از ما بسوے خود برد
ما ره و انداریم میدانی این چہ دشنام است می شناسی این چہ ملامت
است محمد داند و دوست محمد داند من و تو چہ دانیم رباعی

رو تا بخرابات خروشے بزنیم — در میکده در شویم و نوشے بزنیم
دستار و کتاب را فرستیم گرو — در مدرسہ بگذریم دوشے بزنیم

هر دو علم بدست محمد بایست داد علم سیاه الفقر سواد الوجہ فی الدارین
کالنور فی السواد ہم از اینجا اقتباس سے می برد و علم ثانی سپید و منور و رفیع
و رضی اگر قدح صاف و درد بر نخورد لذت و اثر هر دو کما هی هی نہ بیند
محبوبیت را نشاید اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ازین خراباتی کدام
پریشان و آواره تر خواهد بود بدبخت اباحتی تخصیص را التعمیم کرد دوزخی لعنتی
طالب عیب را اعتبارے داد هواے نفس را عبادتے شمرد زهر را پا زهر بست
هر کہ قادر آن باشد او را استعمال شاید توانی بکودک دو سه روزه حلوه و
بریان بره دهی قاضی همدانی از سر نادانی گوید شر الناس من اکل وحده
او خود میداند طعام غذا هر طفلے نیست اسرار بر صحرا نهاد همه را آموخت
چه آموخت زندقه و الحاد بوسعید را اشعار و اوراق اشجار عبارت از تنوع

وتکرار کشوفات اسرار باشد طعن ابو القاسم که بیچاره ابو سعید در شمار برگ
درختان مانده است نباید اما طعن دندان شین عشق بر هر سینه زخمے درستے
زده است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن انسی لضحکوا قلیلا
ولیبکوا کثیراً ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتهم عن قربی لیبکوا
دماً ولو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اوداجهم
تخلیه وتجلیه را اینجا استقامت داده است دندانه شین عشق طعنه بر سینه
عارف نیز ندره خالی یافته گذاره شده است مصرع

تو بکونین می شوی مغرور ۔ رباعی

امروز درین شہر پریشان مائیم ننگ ہمہ دوستان وخویشان مائیم
زندان مقام آن رسوا شده را گر می طلبی بیا که ایشان مائیم

این ہمه کار که کرده است جز شین عشق که شہباز بے
سر فراز نیست ابتدا را بر انتہا وانتہا را بر ابتدا می زند یوم تبدل
الارض غیر الارض والسماوات مطویات بیمینه تغیرے
درستے میفرماید زمین آن نماند که بود تسویه فرماید ہر جزوے را جزو
او باز گرداند تا حشرے مرتب رو نماید ہیچ یکے با یکے مزاحم نه شود
کل شی یرجع الی اصله پیدا گردد انا لله وانا الیه راجعون
دست موزه تو باشد ختم انبیا ازان شد ره سلوک منقطع شد فہم
ادراک از وراء آن عاجز آمد از وراء وراء نشان داد بیشتر ازان ره
نیست ہر آئینه خاتم افتاد اگر جبروت یا عتبار مجتمع لاہوت ملکوت
ملک است شین عشق است فرعون انا ربکم الاعلیٰ گفت خطا در
خطا کرد یکے گوید رب دویم گوید اعلیٰ بر سر آن انا دانشانه کرده جبروت

در عشق تعین کرده

را باعتبار اجتماعے کہ در وست از لاہوت اعلیٰ نتوان گفتش ۔
دندانہ شین عشق از ورا الورا بر نشود برتر خود چہ بود ہر آئینہ
مقعد من ماند سلاسلا اغلالا در گردن شین عشق
کردہ اند کشادہ کردہ بطرف نقصان میبرند بکوشش ہیچ تو کمالے
کہ جز ما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت باشد ادراک توان
کرد سید محمد باقر گوید رضی اللہ عنہ کل ما شغلک عن مطالعۃ
الحق فھو طاغوتک تفسیر این آیت فرمود فمن یکفر بالطاغوت
ویؤمن باللہ تشکل محمدی کہ مثال احدی است صورت موسیٰ و عیسیٰ
را کہ عین واحدیست ثنوی داشت ابلیسے شمرد زیرا چہ از تلبیس
خالی نیست سبحان الخالق این شین عشق چہ از لست ابدات
دائم است و سرمد است لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای محمد ہمہ اعتبارات
شین عشق را نقطۂ موہوم کہ قابل تجزیہ و تقسیم نباشد نتوانی
گفت الواحد لا یصدر منہ الا الواحد صدور از کدام رہ
مرور کند گویند عیسیٰ را بالا بردند یک سوزنے با وے بود ہمان سوزن
خار راہ پاے او شد پایش ہمان جا ایستادہ ماند ہمانجا مقر شد بیشتر
رہ بنرو چہ چیز از دنیا برابر آوردی نسبت منقطع نشد رابطہ نگہ میدار
بدو نزدیک میباش و سر انجام کہ ہم بدان بازگردی محمد را شفقت
امت در بلا میدارد ورنہ امتی امتی چہ معنی باشد اللہ نیست کسے گزید
شین عشق بسلامتی گذرد ہمہ را اینجا اسیر گرفتار می بینم چہ کنند
نفس نصیب خویش میباید طبع حظ خویش میگیرد دل در ذوق خود مستغرق
میشود عقل بفہم متعلق میشود باادراک می آویزد روح بحسن و احسان

تفضن
ن سلاسل و اغلال
ن تشکل
ن موسوی و عیسوی
ن ہر بار گردی
ن گزید

بجمال وکمال نظاره میکند شراب محبت و معرفت را ساعةً فساعة کأساً فکأساً پر و پیمان آشامد و خوش بطیب و فراغی باشد اکنون هر یک را بندے در پا افتاده است بشر بتمام خویش در بند ماند گذشت ازین قدم کرا دست بید هد انبیا و اولیاء عرفا و اصفیا کبار و صغار گرفتار اند گرفتار ابتلا صوفیان بحالت سماع هم موجب این سر مکشوف است صوفی گفته است در عین سماع بود لو زاحمتنی العرش لاحرقته حادثه مباهات میکند کأنی النظر الی عرش ربی باد نرا یا مرئی باز است یارائی و هر دو در یک بیکے اند برو ز و کمون از صور اشکال افلاک پرس که چه بو قلمون است و بچه نوع بوزنه بازی میکند و چه عمل دست کاو مید اند چنین گویند هیچ عصرے نیست که موسی و فرعونے نیست محمدیے و بوجہلے نیست آدمی و ابلیسے نیست ـ حسینے و یزیدے نیست یکے را در مغرب اتلاف کرد ترا از مشرق چه خبر که در مغرب چه ساخت گفته اند الاعراض لا یبقی زمانین اما تجدد امثال دفع این محال کرد اکنون تو از خود شعورے نداری که روزے چند هزار بار تائی و باز میروی و می آئی و رخت می پالاید و چیز لیست میکاهد هیچ یکے میان این محسوس تو هست از رفتن و آمدن خویش همین قیاس کن ـ

ن فانی

وندانهاے شیرین را مر دخطّاط و بیر پیشه مخلب الاسد نامد آنکه مخلب اسد چه باز در و نرے که او را بر تو نظر شفقت افتد را چه سازد قوت خود کند در معده او هضم گردی شیرے قوی درنده دلاورے مقتحمے باشی تو چه می گوئی سمندر که در آتش سوزنده است

یا نه رابطه حبل المتین است و رابطه جز نسبت جنسیت نباشد اِنَّ
رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ هر که را بجنس او باز گرداند چون مستقیم
نباشد بیت

در شیشهٔ خلقتم اگر تیره گیست — مارا چه گنه که شیشه گر صاف نریخت

مرد عارف مرد طالب قوت شیر عشق شد و از صورتے نظر نداشت او
او را می جست اکنون تخم است تا بکدام زمین افتاد بر جست آن
برخورداری شد مارا چه گناه که شیشه گر صاف نریخت جواب این
شیشه مرشیشه است پروانه قوت شمع شد نور نورانی سوزنده برآرنده
گشت هر تاریکی و کدورتے که بود از و رفت حسن است و حزن است
هر دو توامان اند یکے از دیگری جدا نه باشد اگر حسن است طلب دنبال
او ست حزن نقد وقتش باشد نبود که حسنے بینی و طابش نه شوی دست
دهد یا نه دهد از حزن خالی نباشد پس حسن و حزن توامان اند محبت
و محنت را در یک گهواره پرورند شیر یک مادر خورده اند پروردهٔ
یک دایه اند یک شیوه و یک هنر آموخته شده اند ۔ هر جا که محبت
پا یها بهلید تا فرود آید محنت پیش ازان گوی هما نجا آشیان داشت
چراغے در خانه نهی تمام خانه بدان روشن باشد هوائے تمام خانه نور
این چراغ گرفته باشد چراغے دیگر بنهی نور این چراغ را در نور آن چراغ
مکانیست که گنجایش او بدان جا است از بس که هر دو لطیف اند
محبت و محنت را اینچنین تصور باید کرد عشق و فسق در یک مکتب
تعلیم یافته اند این هر دو ذهین و فهیم نجیب و رهیب را هنرها آموخته
این معلم با عدل و انصاف اگر گویم گوش هر کسے تحمل نکند با ابوبکر سخن

گفتے عمر نشنیدے و نہ فہم کردے محمد را دیدند و نشاختند خدا را نہ دیدند
و بشناختند انت منّی وانا منک انت منّی بمنزلۃ ھارون
من موسی ولکن لا نبیّ بعدی اخص مقامات انبیا را با اولیا شرکت داد
محمد افضل ہمہ علیؑ نازل منزل و قاعد مقعد و فعلی ہذا ولی باشد با فضل
مقامات انبیا فائز باشد اعتقاد را ترجیح نمیدہیم اما صورت این لفظ
کسوت این معنی پوشیدہ است من تو تو من بمنزلہ او بمنزلہ من ہمین
شین عشق است کہ در تردد اختلاف میدارد اتحاد را مثالے داریم
اگر سایہ را بہ آفتاب اتحاد نباشد این روشنی ندہد اگر آفتاب نباشد
سایہ نباشد سایہ را بے آفتاب وجود نہ این صفت اتحاد است و آنچہ
متکلمان گویند بر بستہ اند در خیال صوفی نگذشتہ است دو یکے
نگردد و یکے دو نہ شود عقلے مستقیم ماند رباعی
گر عاقلی حدیث تو کم کنمے / وانگہ رہ گفت وگوے محکم کنمے
دل سوختہ چند فراہم کنمے / بر رفتہ بگریے و ماتم کنمے
کدام ماتم است این فلیتے نیست طلب مفقودے نیست اما ہوائے
و ہوسے در سر است کہ ہرگز بسر شد فی نیت الطریق سدّ لیس
من المنزل بل لا ینفع ھزل و لا جدّ فما الحیلۃ عجب کارے
ہیچ کسے را ازین توسط اتفاق گذشت نیست محکم یلے بستہ اند روشد
از سر ہوا خواست در فضاء الوہیت طیرانے کرد بوہم گمان او خیلے
پر و بال ریخت و بازش یافت از آفتابے ذرہ و از دریائے قطرہ در
جلبۂ خود نیافت بدان ماند کوہ شورہ یا دریا چہ صد دعوی کند قعر ش
گیرم و بالا ترش شوم بدین گمان افتاد در میان ہر چند پیشتر رفت گداختہ تر

Marfat.com

ترشد تا پایانش گیرد اثرش ہیچ نمانده بود طائر در طیران جز حیران نماند بکدام
نقد باز گردد بچه باز آید ہیولیش جز بصورت و ہیئت نشد محی الدین راہمیں
غلط افتاد معتزلی علیہ ما علیہ حکایت از ور او را کرده شتی آنچه در حیز امکان
است آنرا خبر داد صابیه و قیصریہ علیؓ را پرستید ند این شین عشق دعوی خدائی
داد عجب احمد حنبل ہیگوید رأیت ربی فی المنام الف الف مرۃ حنابلہ
کہ تعلق بدو کنند چنین گویند لہ وجہ لا کالوجوہ ولہ ید لا کالایادی
ہمبرین صورت جملہ اعضا را اثبات کنند تا آنکہ گویند لہ دم لا کدمائنا
ولحم لا کلحومنا این بلا را ہمیں تعبیر کرده است کاستوائی ھذا
معنی دگر احتمال دارد اما چون مرد حنبلی ہر آئینہ خبر از مذہب و ہد درین
قدم سالک را پا در گوشۂ زاویہ قرار نگیرد مرد را خلوتخانہ محبس و بندی
خانہ شود کوچہ و بازار ہنگامہ و تماشای بیت المقدس و کعبہ باشد بلکہ آن
ظالم چنین گوید ہمہ جہان یک زاویہ تنگیست اگر درین مضیق در گوشۂ
چشمے طرفے لحظ کنیم معذور باشیم چہ کند ہوا را ساختہ میباید برزن زید
نظر چہ معنے دارد نکاح او چہ وہم میزندان ربک یسارع فی ھواک
عائشہ چرا می نالد غارت اتک این چہ بہانہ جوئیست ایلام برای
چہ باید کردن پیش از سی گذشتن چہ ناصبوری بود تا آنکہ جملہ عورات
ہبۂ او بودند از نہ چہ غم این شین عشق است گفتہ ام جہانرا پابند ات
اولیا و انبیا را گرفتار داشتہ است تعین اولی آخر شد فی نیست دوئی
درمیان افتاد فراق استقامت یافت بعد قرب گرفت رو متصل شد
الکلام فی الحرمان والشفع والوتر شفع زاہد و عابد باشد مثلے و نظیرے
دارد ۔ عارف بے نظیر کسے است ہر آئینہ و ترش گویند شفع مرد متجلی

Marfat.com

تشکلات وتمثلات والوترمرد صاحب ہمت ہمتش برین نگذارد کہ تشکل وتمثل قرار گیرد بیشتر رہ نیابد ہر آئینہ تنہا ماند مسکین بسیار خواست دندانہ شین عشق را از پا طلب وثرہ کند اما چہ کند خلاص میسر نیست بیت

نمیرفتم بلا شد بوے زلفش خراب اندر پئے آن بوے رفتم

بیچارہ عاشق مبتلا یکبار کہ جعد پاکشان دید بر جا ایستاد پائے رفتنش نماند آوارہ وپریشان شد خانمان را خراب کردہ سیاہ روی را برگزید ہمہ شب در خیال غرق بوہے ماندہ اکنون کجاش فرصت کہ از قامتش واز کرشمہ واز رفتارش خبرے یابد نظرے تواند کرد خد وخال لب وعارض جبہ وچشمان سینہ وشکم خندہ وگفتار چہ گویم برین مثال ہن قیاسے بر تاہر کسے بجہ گفتار رواماند کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ اشارتے باعبارتے اللّٰھم اھد قومی فانھم لایعلمون ہوا خواہی ہر دو طائفہ ہست یکے را میگوید رہ راستش نما کہ او از شین عشق خبرے ندارد دیگر را میگوید تردد وگمان از سینہ ایشان بدر کن کہ از شین عشق غفلت ورزیدند مشکل کارے دشوار راہے است اگر بر خط مانی نقصان باشد بیشتر رہ روی نیابی وگرنہ طعنہ وتشنیعے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ پس بارے بر سر آن نہادہ اند۔

تحفہ دگر لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ دشنامے علاحدہ عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى چہ شد اگر او اعمی است نہ آنکہ فیض ما با او پیدا است وبام دہیکہ توی توچہ خواہی کرد فیض از ایشان بیزار وایشان از فیض انکار نقدر اغنیمت شمردند

فرداتا آید وگر نیاید شاید لولاک لما خلقت الافلاک این ہمہ تشریف شین عشق است لولا المربی ما عرفت ربی ہمین شین عشق ترتیب میکند و پیر ہمین را دست موزہ می سازد مرید خواب دید دو خواہر را دریک نکاح می آرد گفتند دو خواہر دریک نکاح در دین احمد درست نباشد یکے را بگذارد و دویمی را بخواہ پیر تعبیر فرمود دو خواہر دنیا و اخرت اند ہر دو بیک نکاح ہم نہ پیوندند ہر دو خواہر اند و لے امتناع یکدیگر اند تن انبیا را زمین نخورد آتش نہ سوزد و لے در زمین دفن کنند خدا داند تا حرقیل چند مردہ را زندہ کردہ داو را چند بار کشتند باز خود زندہ شدہ چہ معنی دارد گاوے را از مس کنند حرقیل را در شکم او آرند گرم کنند ہمانجا میر دای شین عشق جہان سوختہ تست جہان ہست و نابود کردہ تست کرا یہ آوردی کہ فرو نہ بردی بیت

خدایا این بلا و فتنہ از تست ولیکن کس نمی آرد چہیدن

مصرع ۔ دست بدامان دوست نیست بہ بازوے کس ۔

جوانے ملیحے آئینہ را نظارہ کرد جمال خود را مشاہدہ کرد خود عاشق خود گشت وصال چونہ متصور شد تحصیل حاصل چہ معنی دارد تقدیم ما تقدم را کہ اعتبار کنند اینجا درست آید کہ گویند فصل وصل است وصل فصل قرب بعد بعد قرب وصل وصل فصل فصل است قرب قرب بعد بعد است تہیکدہ مرا می پرسید وصول چہ معنی دارد گفتم شعورے خاصے است آنرا وصول نامند دگر نہ در حقیقت کرہ است و حدے دجزرے ندارد دو خلفے و قدامے کذلک آن وصل بضرورت فصل شد

Marfat.com

اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن شرک نپرد بسم الله الرحمن الرحیم
بایزید این است شقیق کلمه شهادت میگوید و جان بخدا میسپارد
از کرانه بمیانه آورد از میانه بقعر بردی ببینم عبادت هشتاد ساله
بتار موئے بربسته بادے از حضرت بے نیازی می وزد ندانم باد
رو هست یا قبول این همه شعبده گری شئین عشق است چیز دگر نماید
بصفتے دگر برآید همیدان برآید و همیدان فرود اندازد

لاحول ولا قوة الا بالله همین تجید شئین عشق است تشکل تمثل
جز شعبده گری دگر چیست ابتدا و انتها جهان جحیم و جهان تعذیب
و رضوان حور و قصور و غلمان بحق الحق من حیث الحقیقة
جز شعبده گری چیزے دگر نیست یک نفس یک شخص در وراء حجب
و استار خود صورت بازی میکند و شعبده گری میکند همه جهان
از و غافل او مدرک کسے نه آنچنان میبازد هیچکس حرکات و سکنات
او را ابدوا اضافت نکند معتزلی بنده را خالق افعال خود گوید یونانی
هو تعالی غیر عالم بالجزئیات گویند اندر نه اختفا و استتار
باشد چنان گم گشت که هیچکس نشان ندهد این لعاب استاد چیره
دست ایستاده ماهر خود پیدا و همه بدو پیدا او همه را او پیدا کند از بس پیدای پنهان
از بس یگانگی بیگانه ۔ وهو اللطیف الخبیر چه معنی دارد عالم
شهادت ظل سایه عالم غیب است کشف اصل لطیف است اگر
از پس نهانی پنهانی گویم لطیف آید چه گویم از بس پیدائی پنهانست
این را چه گوی کسے نور را در سواد دید نقیضان لایجتمعان این از
بس پیدائی چنان پنهان است که آن یک میان دیگرے هل

نهان است

Marfat.com

اُتیٰ علی الاِنسانِ حِینٌ مِّنَ الدَّھرِ لَم یَکُن شَیئًا مَذکُورًا ایک روزگار درین عالم روے کار نماید ہمہ را ھباءً منثورا سازد ہمان باشد اذا جاء نصر اللہ بطل نصر عیسیٰ جاے دگر ہم سخن ازین گفتہ ام این بازیگران قدر شیوہ ندارد کہ بر یک سخن قرار توانم گرفت۔

قیامت سہ است صغریٰ و کبریٰ و عظمیٰ شطرنج بازی کشیدہ اند شہسوارے درین میدان بیباز دو دو می ندارد کہ رخ نماید عقل اینجا پیادہ ایستادہ است جاے مہرہ بازی نیست۔ صغری و کبری و عظمی صغری بعد ہر صد سال از تحولے و تبدلے و رفعے و وضعے خالی نزد دوم بعد ہزار سال طوفانے کہ اکثر جہان گیرد چنانچہ طوفان نوح قیامت عظمی کہ کتاب اللہ و رسول اللہ بدان نشانے دادہ ہیچ یکے را بد و نگذارند ہمہ را از سر برآرند کار ہمہ ساختہ دارد مصرع

سوف تریٰ اذا انجلی الغبار

ہیچ معلوم نشد کہ براے چیست و چرا است آنچہ حکیم فقیہ صوفی میگوید باو نسبتے نمی برو تا جزا دہد تا خود را خود شناسد و چہ مروّی کہ گوید کارے بطبیعت است حِینٌ مِّنَ الدَّھرِ لَم یَکُن شَیئًا مَذکُورًا بیاید کار را ساختہ کند سر فراز یہا فرو فتادہ است آفتاب برآید فرو رود نماید در آید حقیقت را چہ معنی باشد ہر چند ہمہ با ماہتاب نزدیک از نور و صفا دور ہر چہ از دور بجمال و بہار برآمدہ اگر خود را بد و دہم من خود نبود و اگر از و مانم تا من من باشم بود من با نابود خود در چہ سود بود جولانے نصرانی ایمان آورد و از خم نگذشت ہمیران اد مان مستقیم ماند مادرش گفت چہ کردی عیسی را رنجانیدی احمد را خوش کردان نتوانستی مسکین را دو بند دریا آنگہ چہ کند امرہ بین القادرین

ن دگر

درین باشد کافر توان شد مشرک توان گشت احمدا نهم تعلیم گرفت و همه را
تعلیم کرد پس همو آمد معاملات ایشان و قصص ایشان حجت او باشد
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ ازان حرکت کرد اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
گواهم گشت عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ همین استاد بود چون حقیقت بحقیقت
خویش فرد حقیقی باشد طی مکان و طی زمان و طی حروف در کلام دفتر
اثبات یا بند در اتحاد و اتصاف امتزاج و اتصال صورت نبندد
شعورے مجردے فهمے خالصے علمے خاصے آنرا اتحاد و اتصاف نام
نهند نمیدانم که امحقق ببین اتصاف اتحاد را تفرقه نهد تو گفته صفات
الله لیست عن ذاتٍ و هم طرفے از کلام دریچه سر برون کشید تو نمیدانی
این شین عشق فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ
ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ درین پرده عشق نهانی میبازد نمیدانی که
عشق بیهوده کاریست چون حق را بحقیقت بتوهم و تخیل عاشق و معشوق
عشق پیدا کنی نه آنکه بیهوده کارے باشد شنیده حکایت کرم پیله که
خود بر خود تند مثال عشق همین باشد بیت

چون کرم پیله عشق تنیدم بخویشتن چون پرده راست گشت من اندر میان شدم

من بسیار گفتم بهر عبارتے و بهر معنی و هر چند که گفتم میان مقصود را محتجب تر مستتر
تر دیدم یک پرده خواستم که از رویش دور کنم گوئی صد قناع بر رخش افگندم
خدارا خدائی هم با شین عشق بود بعثت انبیا و دعوت ایشان انکار
و قبول حساب و عتاب و عذاب و همه را از چشمه کوه شین عشق سر برون کرده
است یونانی از سر حماقت و نادانی موجب بالذات گوید تحمل اکثر اهل
شرکت همبرین اند صانع گویند اما بدین صفت این صانعے نشد ضایع

مانند وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ ہباءً منثوراً گشت چنین دائم شین عشق غمزہ زدنی ترا بدان ابصارے بودے چشمک عارفان اہل نظر علی سرر متقابلین فہمے شدے این شین عشق روبہ بازیست شدید الروغان مع قرینہ لغت شیوہ بازی اوست لا یتمکن احد أن یؤتی من قبل ظہرہ ضرورت باشد کار علی با علی علیین است کہ علم بتمامہ تحت قدم اوست چہ باشد اگر این معنی بنودی لولا قالت الناس فی حق عیسی ابن مریم لقلت فیک شیئاً صائبی وقصیری را اہیں غلط افتاد شہرے در وہمہ کوران خواستند کہ پیل را احساس کنند عاقلے دست بر پایش نہاد گفت ستونے ماند وآنکہ دست بگوش برو گفت بشکل ترسے وآنکہ خرطوم را القبضہ کشید گفت عمودیست وآنکہ پشت را سود گفت تختے است عجب کارے نیست پیل نہ این است و نہ غیر این پیل ہمیں است و نہ این الانسان سری وصل بی اگر وصل پی محقق است بہشت کجا سر بر کرد۔ دوزخ از کدام سوراخ رو نمود سلام جبریل چہ معنی دارد و جبریل کدام کسے است مسکین کلیب چہ نالیدہ است اسمی کلیب جسمی مجذوم و مرد رسمی ہذہ فاقۃ این جبریل ومن المیبار زاین ہمہ دلیریہائے شیر شین عشق است کہ او را اسد اللہ و اسد رسول اللہ نامند مسکین نفس جنّی دانسی از حضرت عین عشق استراقے خواست کرد شہاب شین عشق از قلہ و ذروۂ آن کوہ رفیع بروش انداخت اگر گردن و مہرۂ اش بشکند ہم کاریست مگر این گردن مہرہ شکستہ است کہ بدینہا نشکند طرفہ دگر با اینہمہ دگر تردد و اختلاف را نگذارد و ہر بار رود گسستہ و شکستہ باز گردد

تا ہر خانہ و کود کے فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ باواز بلند ندا بر آرد
فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا چہ محاجہ است باکیست این

غزل

مجنون چہ کس است کیست لیلے ‏ ‏ گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد ‏ ‏ شیرین بچہ گشت خوش گوارے
از چہ سبب اسب ہان گرفتار ‏ ‏ یعقوب کہ بود رستگارے
از بہر چہ زن عزیز مصر است ‏ ‏ از کردہ یک غلام خوارے
خود چاکر بندہ چرا شد ‏ ‏ محمود کہ بود شہر یارے
زین حال کسے خبر ندارد ‏ ‏ جز بیخبرے شرابخوارے
در صافی مے نظارہ باشد ‏ ‏ بین عکس جمال روی یارے
بر لوح وجود نیست نقشے ‏ ‏ جز نسخہ صورتِ نگارے

شین عشق را دائم نام کردند د حال ارواح جملہ احباب ساختند
از روح آدم پرسید کُنۡتَ فِی الدُّنۡيَا مَنۡ اَحۡبَبۡتَ گفت خدا یرا
اگر این سخن صدقے داشت ابتلا با دانہ گندم چہ معنی دار داز شرمندگی
این ابدالآباد آدم سر فرو افگندہ ماند نوح ہمین جواب داد گفت
اگر چنین بودہ است غم پسر خوردن از کدام رہ در آمد خلیل نیز ہم زین
جنس قال و قیل شد موجب شرمندگی رغبت سارا بود اور انیز ابدالآباد
ہم ہمچنان بشرمساری می بایست ماند افحام موسیٰ باستعانہ ہارون
وخوف تکذیب فرعون اثبات یافت عیسیٰ را ہم ازین جنس
مکالمتے بود احیا و اماتتش بر چہرہ دوستی او دود داغے سید و سیہ
افتاد ہر آینہ تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِكَ بہمہ

Marfat.com

عجز وانکسار گفت **محمدؐ** کہ از ہمہ دعوی دعاوی فرد واحد است
خوش مہرہ غلطانید خدا را دوستے باشد دوست دارم ہمہ عمر روش
یکبارے بنیم دیدی این افضل انبیا این سرور اصفیا این رہبر اولیاو
رہنمای اتقیا کلامے بانتظارے تمامے نفعے خاصے وعامے دایم
رابدان الزامے وقابل را احترامے۔ **امین الدین** عاشق تر ساچہ
شد آن شطحیات حکایت ہم ازین بود۔ **داود** با اینہمہ واقف
اسرار محرم حضرت ہیچ از قدسی ولاہوتی واز ملکی وجبروتی نسبتے نداد تا
سلیمان می بایست زاد رسول **اللہ** بازن زید چہ کرد گفتند
ہوت نفسہ اِیَّاھَا این ہمہ رنگ آمیزی شین عشق است
بایزید می پرسیدے اِلیٰ کَم تسبیح یحیی جواب گفت اذا کثر مکث
الماء تغیر سلطان العارفین گفت صِر بحراً لا تتغیّر فرمود
دریا چونہ شوند بدریا بپوند د دریا باشد یحیی کم بود آنکہ صرحہ باشد
سگے فریاد میکند شبلیؒ می گوید لبّیک یارب لبیک یارب مؤذنے
بانگ نماز گوید حسین فرماید کذبتَ یا ملعون خوبروے شیوہ ناکے
عشوہ بازے سرِ فرازے چشمکے زند ہر طرف بہر لحظہ ہر کسے گمانؒ برد گوید مرا وعدہ
کردہ است سیکونُ کذا دیگرے گمان بروم اگفت خموش دم
مزن دیگرے گوید من از ان تو تو از ان من و دیگرے درمیان نگنجد
چہارمی میگوید مرا اشارت کردم انظارہ مکن رقیبان در تجسس اند
فعلی ہذا باہر یکے کارے وبارے ست **بیت**

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو　　یک توست ز اصل و فرع بنگر تو نکو

مسئلہ توفیق واستطاعت شنیدہ کہ تحریک الخاتم فی الاصبع ہمین مثال است

ہفت فلک ہر یکے را گردشے دگر و ہر کوکبے را سیرے علاحدہ سرے
جداگانہ یک کرہ یک بند ہر گردشے از طرفے موضعے دگر نظم

سبحان خالقی کہ صفاتش ز کبریا — در خاک عجز می فگند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات — فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کے آلہ — دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

اھا فاھا ثم اھا مسکین بایزید علیہ الرحمہ ما قدر اللہ حق قدرہ
شنید سر بر دیوار زد گفت ہیدانستی رہ بمعرفت تو مسدود است در
دل مسکینے چہ موجب طلب انداختی چہ گویم وما اللہ بظلام للعبید
آرے بایزید بگمان خود خود را طالبے و او را مطلوبے تصور کرد آرے
نقیضان لا یفترقان ولا یجتمعان مصراع

بر دوست مبارکم و بر دشمن ہم

دندانہائے شین عشق بدندانہائے کلید مانند کلیدے
کہ او را سہ دندانہا باشد بہر قفلے کہ او را سہ پرہ بود این سہ دندانہ
بران سہ پرہ نشیند فتحیابی شود سہ پرہ را ملکوت جبروت لاہوت
عنایت کرد بنی الاسلام علی خمس برای این قفل کہ پنج پرہ داشت
کلیدے با پنج دندانہ می بایست۔ کلمہ شہادت و صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ
و حج کشاد عبارت از چہ شد صوم اثر خود نمود صلوٰۃ پردہ از جمال خود
کشود عثمانؓ در محکمہ مشغول باتمام و امضاء امور خلافت و امارت
بودہ است مؤذن فریاد بر آورد الصلوٰۃ الصلوٰۃ عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ بر آمد فرمود نحن فی الصلوٰۃ مرد چون بکمال رسد اختلاف
حالات صورت اتحاد را کنار گیرد با ہمہ آشتی سازد بہ ست

Marfat.com

آنجا کہ منم خصومتم باکس نیست زیرا کہ ہمہ یکیست کس باکس نیست
خطرۂ دنیا موجب وضو آمد و خطرۂ آخرت موجب غسل کفارت باندازۂ
جرم ست فانی یا باقی برابر نشود ہمنشین باقی با فانی بو فانرسد شنیدہ
نفس منفوفست مجوفست در و نشو غالیست او را ہمیں دان ہیت
ہیچ نہ در کاسہ و چندین مگس ہیچ نہ در محمل و چندین جرس
چہ شور انگیزی است کہ شبلی دیوانہ میکند میگوید أنا اقول و أنا
أسمع و ھل فی الدارین غیری اگر این صورت محقق است
انا اقول و انا اسمع و ھل فی الدارین غیری چہ معنی دارہم تو بانصاف اندیشہ کن۔
شین عشق حدے کشیدہ است دائرہ کردہ است ازان
گذشت صورت ندارد دل را ھفت طور گویند ہر ہفت را یک رہ
و یکجا بدان پیاز را چون دیدی اطوار دل را ہمچنین تصور کن آن رہ
و آنجا بدان تنگی و لطافت است جز یک چیز نگنجد منیدانم شفقت
در کدام زاویہ قرار دارد کہ او جزو لایتجزی است زاویہ و مقررا
با او چہ نسبت یا گوییم شفقت را جداگانہ طبیعت باشد و آن جداگانہ آست
و مسکن حب سویداء قلب است نکو سخنے است این حکایت ابراہیم
ادہم کہ نام دوستی ما بازدہ کہ بار دگر بدوستی زن و فرزند مشغول شدی
ہم ازین قصہ حکایت میکند در طرق عشق اگر سہ فرسنگ شین عشق دراز ش
نبودہ طالب را احتیاج بمرشد نشدے نور پایزاد قطب الاقطاب
سید الاوتاد است در کرانہ نیل نشستہ نظارۂ آب و آبی میکرد ماہی دید
یدو سر پرسیدش دو یم سر چہ گفت سر است درین سر چہ سر است
آن قدر حیوان کہ در رود نیل باشند بدان عددے کہ ہست من دانم این

شبلی کن

علامہ یعنی نور الدین پایزاد

Marfat.com

بچہ اکتساب شد۔ ذوالنون راشش در یم انداش من خوردم این اثر کرد۔ نورالدین پایزاد خندنی زد بیچارہ این را سر تا مید گفت حصلہ چہ گفت محبت خدا۔ گفت عظیم دردے در سینہ افزود وسخت طلبے از دل تماست آنقدر اندوہ وغم رخ نمودہ باشد کہ بطریقہ قسمتے بما ہم رسد گفت این قسمت آدمی رفت مگر تو غذایش گردی گفت غذا اگر دم من نباشم آدمی باشد مرا باید من باشم وازان برخورم دہن را دہانہ آبے ساخت درونہ راگردابے عظیمے ماہی را با برخی بحری از آب در شکم آورد ماہی دران آب جست جوی آشنائی میکرد ناگہانش گذر در امواج دل افتاد نورے از انجا ساطع شد چشمہا باو داد مبتلا گشت اورا باز برو دنبل دادا ستکشاف حالش کرد گفت دو چیز شد چشم جہان بین را باد ادم بدرد دل مبتلا شدم در غرقابی این دو بلا غرق شدہ ام نماند تدبیرے جز آنکہ دستے و پائے میزنم و جانے میکنم فرمود مبارک باد۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ دردت دل عطار را

گفت دعا کنیم چشم تو بینا شود و دل تسلّی گیرد گفت ایہا الشیخ صد ہزار این چنین چشم فدائے پرتو آن شعاع باد چشم بستہ ام خیالش بدل گرفتہ جہان را نظر میکنم۔ چہ ذاتم ترا ازان شعورے ہست یانہ اگر در رہ عشق این جملہ شین عشق نبودے شیطان را مساغ ومدخل درآمد وبرون شد نشدے خصم کمین گیرد و بشیوہ ومکر غالب آید اما در بر ہر کہ تصحیف قبا کردند بر سر ہر کہ مقلوب کلاہ بنہادند شرف سلطنت درد عشق بدو مسلم شد شیطان را رہ نماند بادشاہے است حراس وحفاظ انصار واعوان جوانب وطوارف را گرفتہ اند دشمن را راہ درآمد نماندہ

است دست ایذاش کوتاہ کردہ اند پے عداوتش بریدند وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ
مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔
شین را سہ دندانہ است یکے در میانہ میانہ است وسط وست
یکے نسبت باول دارد دوم باخر دیدی وسط را چند مرتبہ است جنید
میگوید بایزید باہمہ علو مرتبت و رفعت شانے داشت اشارتش
از حد ابتدا در نگذشت شبلی دیوانہ بین بچہ حد فرزانہ است شعر

لوکان ابویزید فی زماننا لاسلم علی ید صبیاننا

این ہمہ سرافرازی دندانہ شین عشق است زہے دندانہ شین عشق جہانے
را خائیدہ است در کلہ او ہیچ کسے بر نیامد ہمہ را فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ساختہ
وآنکہ گوید یکے مائیم سر بر آوردیم دیگرے سرزنش کند اے کاشکے می بودیما
نیست و نابود تا از تو ہمبرین سخن بر نیامدے کہ منم بر آمدہ شنیدہ صنایع
شمس تبریز و وضایع آن خدا انگیز جلال را از خانمان و از جان
وجہان و از دین و دنیا و از کفر و ایمان و از جحیم و جنان یکبار بدر برد چنان ستہ
کہ بالحم ودم یکے گشتہ او را از روے پردہ خود بخود در آمدہ ہرچہ خوش آمد کند
بہانہ بر جلال نہاد و کمال جمال خود را در ان مظہر در ان صورت پیدا
تر و آشکارا تر نمود قصہ آن بادشاہے کہ عاشق کنیزکے شد این بندہ خدا
شمس تبریز چہ تدبیرے پر تزویرے کہ از حکیمے و وزیرے نیامدہ است
و نیاید کرد خضر ہرچہ کرد بصدق کرد بصدق و اخلاص کرد ولیکن شمس مامور
تزویر شد مامور شد ولے نقش مزور آمد علین وجود در خانہ شہود بابود
نابود آرامیدہ بود آنجا کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ نغمہ کن در گوش
وجود او رسید رقص کنان بدر میخانہ عشق دوید قطرہ از ان چشید دعوی

Marfat.com

أنا ولا غیري بفریاد برآورد مجاز دو معنی احتمال کند یکے مجوز باشد مفعل بمعنے جواز گذشتن دوم مجاز بمعنے جواز روا داشتن یعنے میان اسد و مرد دلاور علاقه تصور کردی دلاوری او را اسد نام کردی از شین عشق گذشت نیست واگر گذرند بازگشت هم بدان باشد۔

شین عشق حال مجاز و حقیقت نماینده بدایت و نهایت نشان دهنده اول و آخر است از عشق شکایتے نیست از انچه شکایت او منافی شکر افتد و انتفاء شکر انعدام مزید گردد لَئِن شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ بگوش دل باید شنید حکما گویند هر فلکے مقرروے بازگشت هر یکے همیدان منه بدء والیه یعود همین سیر باید حجت الاسلام گوید مرجع مرد غیر مبدا باید ورنه آمدن و رفتن عبث آید محمد حسینی گوید بازگشت همیدان خانه که مسافرانه اینجا آمده بود هما نجا شود و را ، الورا چنانچه امروز کسے در زاویه حجره تکیه کرده وازوراء فضاء عرش در طیر و سیر است این مثال آن بر هان آست برای داختلاف آن سخنان است معقول بحق و قوع موصول شد ترا فهمے باید وما نفعنا الا رکعتان فی السحر از چه مینالد از ناهمواری راه شین عشق است هر چند قدم استوار است مرد هوشیار است با اینهمه کثری و کوتهی راه در کار است کم تحدث بالباطل با حجام نگر که خونے فاسدے سیه فامی در سینه منجمد گشته استاد راه چیره دست هر آینه یک نشترے که بران علت زد سرِ بسر شفا یافت آرے الشفاء فی شرطة الحجام نماز گذارنده صحرا باشد ستره پیش کنند آرے از اطلاق بتقیدے میباید آمد راه پر خار سنگ خاره و گرگ بسیار هر آینه وقفه لابدی باشد دست زیر سنگ دندانه شین عشق آمده است دم زدن مجال نیست مظفر قریشی

Marfat.com

میگوید مانال الاکابر فی المفاوز والخلوات نلناه فی الصدور
والمحافل هرچه گویند از تحصیل حاصل فرمایند شعور را وجدان نام کردند
اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تکون او در علوی و سفلی چه مثال باشد
کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ چراغے در شیشه مبنه شیشه را در طاق بدار
زجاجه مراد کمالها برنگ نور بر آمد صفا در صفا افزود کوزه روشن تر گشت
آنگه چه شد چه آید همانکه نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ آید دل و روح و نفس نفخ را الله در مشکوٰة
دل طالع شد روح الله بدان مستفید و مستنیر بدان مثال آید یَکَادُ زَیْتُھَا
یُضِیْئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ شعر

رق الزجاج ورقت الخمر — فتشابها وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح — فکانما قدح ولا خمر

کانما بیان مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ شد این همه تمثیلات
وتخییلات توهمات وتحقیقات از بوزنه بازی شیں عشق است
فرید عطار مسکین هم ازین روزگار نزار زار برافگار می نالد رباعی

از صفاے مے ولطافت جام — درهم آمیخت رنگ جام ومدام
همه جام است نیست گوئی مے — همه مے هست نیست گوی جام

کانها زجاجها ومزاجها اشیاء خارجة عن الاشیاء آه
فعل بازگونه میبازد شیطان همیں شیوه میکند بحق الحق از ره انصاف
وصدق تلطے بحق الحق باید آن صورتے که درین پرده مستتر ومحتجب
گشت بیچاره طالب مسکین متوسط مبتلا وگرفتار منتهی بچه تدبیر حیله این
برقعه را از رو براگند و بکدام شیوه وهنجار این مقنعه را از رخ بر توان
کرد کرمانی حکیم چهرهٔ زرین بر رخ گرفت عیب بشری پوشید صورت

Marfat.com

نورِ الٰہی ساخت نہ آنکہ این ہمان مثال است وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ این لولا شک بانفی امتزاج گرفت یکے را از دیگرے جدا شدن متعسر شد البتہ ہدایت بتعرف ذات با حاطت وادراک میسر نیامد لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عدم الہام باوجود ملہی تا وقتے چنین گاہے چنان ہر یکے را از دیگرے مزاحمتے نہ القید قید الاسلام۔

نبر تعارض

شین عشق تخت بندے محکم شد در پاءِ رونده مثالش پرنده بود بپایش ریسمانے دراز بستہ و بخیال آزادگے در فضاءِ ہوا طیرانے کرد خود را مرتبط و مربوط دید بانتہائے ریسمان رسید یک طیرانے دگر خواست میسرش نیامد فرو نظاره کرد پائے خود را چنانچہ بستہ دید ہمچنان یافت بضرورت سر بہ بندگی نہاد سرافرازی از سرش فرود افتاد ہر چہ در سر بود افتاد و ہر چہ بدست بود بنداخت خود را برہنہ از ہمہ چیز یافت ہیچ چیز با وے نہ و بدستش نہ بحقیق نکرد أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ عبودیت فقر ذاتیت احتیاج اصلی است نرفتہ است و نرود و نخواہد رفتن۔ لو تسأل انت هل يقدر الرب ان يخرج العبد من عبوديته فلتقل ان المحال الى الله لا يحال فمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه پیغامبر فرمود نورٌ يقذف في القلب نشانش چہ التجافي عن دار الغرور والانابة الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله شیخ ما استاد طائفہ نور را بیلے فرمود کار بجلے رسید از ظہور ذات و صفات صمدیت اشارتے فرمود این ہمہ گرفتاری خمگاه شین عشق صمدیت انشاء اللہ رو بکمال

Marfat.com

خود کشد چہ کنم وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ
وَّرَاۗءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا در گوش جان تو آوازے ہر چہ عفیف
تر و لطیف تر اند میداشت و این ہم اضافت بشر و بشریت دارد اگر چنین
اتفاق افتد بشر و بشریت قدم ببادیۂ ملاکت نہند ہر آئینہ خدا با خدا
سخن گوید و آنرا کہ تو گوئی مخاطبے تصور کنی بوہم و گمان خویش اور اشرنامی
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ
در شان او درست بنشنید سجادہ ذوالاوتاد در جامع کوفہ بگوشہ
مسجد نماز میکرد شقی از مسجد طرفے افتاد نبود در کوفہ کسے کہ ازان خبر نیافت
اما ذوالاوتاد در قدم خویش ازان افتاد درست تر ایستاد۔

وسط دندانۂ شیل عشق گران بہے است ہر کہ بران تکیہ ایستد از
زللے و خللے اور اخطائے و خلطے نیفتد اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
دو نور را یکے ساخت گفت ہر دو را بیک مثال تصور کن كَمِشْكٰوةٍ
فِيْهَا مِصْبَاحٌ نفس ارض باشد کہ بدو نسبت تمام تر بر دو سموات
لطف و لطافت علو ایشان ہم ازین حکایت میکند و نور ہر دو جا بیک
مثال یعنے ترا در خاطر چہ می آید عورتے کہ ذوالنون مصری را در بیتہ
بنی اسرائیل دو چہار کرد گفت یکے گوئی با من چہ باشد این دنواز
کجا بکجا عورتے گوید از مردی کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الی
مِنْ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کیست
این عورت متمثل قدوسی تشکل سبوحی است کسے را گمان میرفت
جبرئیل بر صورت دحیہ کلبی است یا جبرئیل از صورت خود گشتہ
بصورت دحیہ کلبی شدہ جبرئیل چنانچہ بود بہمچنان بصورت خود است

Marfat.com

الیہ بتلك الآیات الکبریٰ ففصل بینهما ما فعل مما اراد وشلہ
ایشوانت ما فی بیاننا ھذا ای فقیہ بتنیہ شوبر مذہب تو سخن صریح گفتم
صاحب القمیصین لایجد حلاوۃ الایمان آنکہ او درمیان دو
دندانہ شین عشق فرو افتادہ است او را حلاوت ایمان چہ قسمت آنرا کہ
اوی ومنی برابر شد او را بایمان چہ کار ور دمن اللہ الی اللہ وانتہیٰ
عقل العقلاء الی الحیرۃ ولا حیرۃ ای حیرۃ فیما ھو الحیرۃ سخن بشتر
نمکنیم شفقت خلق خدا دامن گیر وقت ما میشود طفلک یکروزہ را حلوا وبریان
دادن زہر قاتل باشد وہم نتوان از خود یکسے نشان دادن صفتست مذموم
است در کل امور الا فی حق المحبوب بذل آنجا مذموم باشد واین کہ
درویشان نشانے گفتند خصوصیت خود را البتہ در پردہ ضنت در نقاب
غیرت محتجب مستتر داشتہ اند البتہ البتہ این ہمہ دو بینهما این خود نمائیہا از
مآثر ومناقب شین عشق باشد مرد در رہ افتادہ است از طرفے گم گشتہ
است صورت کار بخلوصیت وثرہ نمی شود وحیران وحرمان بودن ضرورت
وقتست شنیدہ آخر ما یخرج من روس الصدیقین حب الجاہ
اینچہ بزرگی در سر افتاد آنکہ چہ شد قطب الاقطاب گشتی ہنوز از دائرہ ننگ و
نام قدم برون ننہادی، در بادیہ کمین کم کم نگشتی افسوس ای ابراہیم خواص
ضیعت عمرك فی عمران الباطن فاین الفناء فی اللہ حسین منصور
رضی اللہ عنہ انزهك عما یوحدك الموحدون اکنون بایزید را باید
از سر سبحانی ما اعظم شانی توبہ واستغفارے ایمانے واز سر کارے
این شین عشق است بسیار کسان لغزیدہ اند زمین او لحشان است
کمی وگمرہی درمیان است خار بسیار پیدا و پنہان است تو ہش باش

ان اللہ لا یحب

ان صفت
در ضنت

Marfat.com

هم درست آید وکذلک اوئی ومنی هم همین معنے دارد دع نفسک و تعال
نه آنکه شرطے محالے هست **بیت**

مرا گوئی بیا از من ولے بگذار خود خود را اطاعت را هم گردن ولے شرطے محالے هست

زر فی غبّاً تزدد حبّاً حجابے اهم اعتبارے وکارے شد گذاری وگیری
آئی وروی بیهوشی وکشائی این همه از عالم خود نمائی است ذوق وشوق
رد وقبول حجاب وصول هم ازین فضول شمار ابراهیم خواص یکے از مسترشدان
یوسف حسین شبے خدا در خواب با وے گفت که یوسف حسین
را بگو رنج زیادت هست تو مردود حضرتی ابراهیم دلیری نتوانست کرد شب
دویم همان دید باز گستاخی نتوانست کرد سیوم بار اینچنین گفتند بگو ورنه
ترا با وے در یک سلک کشیم از گفتار چاره ندید بدین عزم در مسجد یوسف آمد
فلمّا دخل یوسف فرمود چیزے یاد داری بخوان خواص بیتے عجمی
خواند وقت بر یوسف غلبه کرد تا کار بجائے کشید گریه از آب گذشت
بخون رسید پس آنکه بخود آمد گفت ابراهیم کے باز نشسته ام از محال
مختلف آیات **کتاب الله** قرآن خواندند هیچ ازین آثار بر صفت
اظهار پیدا نیامد تو بیتے عجمی خواندی دیدی که بر ما چه کرد اکنون بنزد خلق
گوید که یوسف زندیق واباحتی وملحد است ونزد خدا گوید مردود
حضرت ماست ابراهیم را اعتقاد فاسد شد از ملالت بادبه گرفت
حضرت باری با وے گفت زنهار سوء اعتقاد را بر یوسف راه ندارد
که زخم خورده عزت است کدام عزت است این پیدائی مجنون
از لیلی هوس وصالے کند خرخشے زنند ما للتراب ورب الارباب
این الماء والطین من حدیث رب العالمین تبعزتک بار

Marfat.com

باشد عزت او آن تقاضا کرد ہر رہے و فرجے و ہر درے و ہر دریچہ محکم کردہ اند ہر آینہ شیطان بر معتزلی وسوسہ کند سوگند عزت را در میان نہد کلام رہ تسویل ضلال گرفتہ است خبر از ورا الورا امید ہد معتزلی مسکین چکیند کہ انکار نکند قبعزتک با مصاجت باشد ہم بعیض قہر تو موید و مستمدم کسے را رہ ندہم و دیگر یرا مانع باشم ہمین عزت او بود کہ ابلیس را مانع سجود آمد در ظاہر گفت اسجد لآدم نہانہ فرمود لا تسجد لغیری می بینی بر آب روان معمامی نویسد از حیہ کہ بر تابہ است قرار و آرام میجوید آب از غرقاب آرد کف پا را از تر شدن نگاہ دارد در رب ارنی کیف تحیی الموتی او کیفیت احیا طلبد شہود وقوع نماید او لم تومن گفتن چہ حاجت بود بلی و نعم چہ معنی داشت کونی بردا و سلاما علی ہذا حرارت نار طبیعت نباشد فبعزتک بای قسم باشد این با، قسم محبت نشان دہد معشوق بر عاشق غضبے و نغزری نماید بموجب یکے و سبب کسے او گوید بجان سر تو بعزت و جلال تو و بجمال تو و بہاء تو و بعزت و عظمت تو اگر از من نقابہ بر رخ کشی ہرگز نخواہم کہ جز من ترا دیگرے بیند مراد دلبندہ است یعنے انہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اسلام این کہ جز ترا نخواہم و دیگر یرا بوجہ من الوجوہ روا ندارم کہ بوہے و خیالے روے ترا بیند ۔

دندانہ شین عشق دیدی چہ رخسارہ ابلیس را گزید تا کارش بحرمان کشید آہ ہمون می سوزد ہمین می سازد اکنون بدان آتش آتش نیست آب آب نہ ایشان ہمہ بر باد ہوا ہباءً منثوراً اندا ے زرہ خیالے بیش

Marfat.com

نیست آفتاب راہبران قیاس نہ بجان سر خود یک کارے کن بارے چشم
بند آن خویلاتے کہ در نظر تو آید ای یار عزیز من اور انامے بنہ مخلوق گوئی یا
غیر مخلوق معدوم است یا موجود مذموم است یا محمود دیوانہ وجودی را شہود
باید و آن در واقع وجود لیست کہ لا قابل شہود است آنکہ تو چہ میگوئی از
وجودات را کہ آفرید ہمان خلل او موجود او شد یا رب تعالیٰ اے نادان
نکو اندیشہ کن کہ من چہ میگویم با تو من بسیار پردہا از روے حقیقت کار بر
گرفتہ ام اما ترا دیدہ روشن تر او راست بین باشد شمس تبریز عاشق
ترسا بچہ شود و خود را امین الدین نام نہد تا چند بلا و فتنہ شود و غوغا در میان
نہد شمس تبریز کہ بود شیخ الغیب کرا گویند خضر کرا نامند مرد غیب کجا است
ابدال چہ کار دارند او تاد در کدام ریسمان بر بستہ اند قطب الاقطاب در کدام
کوک بر رو افتادہ است آنکہ خدا چہ محمدؐ کہ من و تو کجا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ۔ بس اقطع لسانک واقصر بیانک وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ
وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ۔ لولا این چوب دو شاخ
را میدانی لولا چہ میگفت اگر نگفتی زہے و اگر بگفتی تہی یکے گوید لولا منصوب
وھم بہا است دیگرے گوید بر مجموع تعلق میکند معنی فرماید ھمت بہ
وھم بہا او خواست ہوس خویش را با تمام رساند یوسف ہمبرین
اتفاق رفت تمام اہتمام ہر دو میسر استے اگر یوسف برہان رب تعالیٰ
ندیدے مردمان چنین گویند افصح بر شرط افصاح آن در کار برین قدم
شست و ہر یکے دست بکشاد گرہ شرعی کشادہ کردہ شد کہ عقد شست
منعقد شود برہان اللہ دستگیر حالت لغزش قدم ہر چہ استوار تر و مستقیم
تر گردن والقلوب بین اصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء

دردل زلیخا این ہمّ را کہ متہم کرد یوسف را از قدم سلامت در تزلزل وخلل
کہ انداخت ہر دو را ہم شیطانے کہ یلقی کرد شین عشق بود شین عشق بصورتے
ہرچہ زیباتر وملیح یوسف را دردل زلیخا آراست وزلیخا را باہمہ زیب وفریب
باہمہ فراز ونشیب بر یوسف کہ انداخت صغار وکبار الی یوم ینفخ
فی الصّور در مسجد وبازار ہر یک باآواز ہرچہ بلند تر ولطیف تر ندا دہند
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا فضیحت دگر صاحب را اطلاع میدہند
کو دکے را قاضی الاحکام کردہ اند بحق الحق وحق الصدق این شین عشق
سہ صورت پرداخت یکے را یوسف نامید دوم را زلیخا سیوم را عزیز
مصر گشت دگرچہ باخت ہمہ باہمہ در ہمہ خود خود را باعزاز واکرام کرد
وخود خود را فضیحت ساختہ ای شین عشق نیست دیگرے کہ
دندانہائے تو لشکند قدم ترا پے بردست ترا مقطوع الیدین سازد
اے شین عشق بحرمت تو وبعزت تو اگر قدرتے وتمکنتے بدست
من بودے ہم ہمین کردمے امّا چہ کنم من درمیان نہ ام وکسے دگر ہم
نہ خود باخود بازی وبادیگرے نہ پردازی موسیٰ را بانواع بلیات
مبتلا ساخت ہوا غیم ومظلم باد سرد وسخت بادیہ موحش گوسفندان
از دست رمیدہ تحفہ دگر صفورا دختر شعیب حرم موسیٰ را در شکم وضع حمل
استقبال کرد شب تاریک گوسپندان رمید باد سخت سرد صفورا را قریب
وضع حمل موسیٰ متحیر گوسپندان از دست رفتہ رہ گم کردہ زن بدردزہ گرفتار
شدہ درین بلا افتاد چکند کجا رود چہ حیلہا سازد فجاءۃ بغتۃ آتشے مشاہدہ
کرد بضرورت تا آنجا می بایست رفت انواع اعراض را بکفایت میباید
رسانید خسے وخاشاکے جمع میکند پرکالہ آتش درمیان می نہد بہد لقف

Marfat.com

میخواهد آتش را افروزے شود گرمی احساس نمیشود آتش در نمیگیرد و موسیٰ
در حیرت ماند که چه کند این آتش سوزنده نیست این سازنده است همه دنیا
تعلق و تردد تامل و تفکر اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا بجان جان و جان
جانان اشارتے به بشارتے می شود عصا مار شده مار باز میان پا چوب
در آمد موسیٰ تو خود را خود بدانی آتش را آتش نه بینی مار را چوب کشی و چوب
را عین مار بینی نه آنکه این همه بیکبار خلاف کار و ضد روزگار تواند چند
مثال و چند نظیر و چند مقال و چند بیان خطیر بر هر صغیر و کبیر در میان
نهیم هست کسے که این را فهم بر دجاء موسیٰ بلا موسیٰ و لم یبق
شیء من موسیٰ لموسیٰ اگر موسے بلا موسیٰ ست جاموسیٰ چه معنی
دارد فهم میکنی که این مغالطه است این سه دندانه شین عشق یکے
موسیٰ شد دویم حی شد سویم موسیٰ بلا موسیٰ اے شین عشق اگر سه
چیز ستی قابلے و لایقے و فاعلے ترا وجود نبودے لو هلکت هذه
العصابة لم تعبد فی الارض این بازیگری که تو در بازار حقیقت
کشاده می بازی اگر در پیچے بازی دگر که مطلوب تست وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ازان حکایت میکند در صحراے کائنات
وجود این وجودات محو صفات و ذات باشد شنیده قصه سامری چه
سحر افسانه است صورتے منحرف را گنگے را که سنگے ندارد در نظر کردن
مرد سگتر از خاکسترے غبارے باشد در شکمش انداز د آن جامد حامد شود
و آن صامت ناطق گردد آن گوید که در تحمل سماوات و ارضین و ما
فیهما باشد شنیدی که آن ساحر چه عذر خواهی کرد فَقَبَضْتُ قَبْضَةً
مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا آنکه او جبرئیل نبود آنکه این نشان آن

Marfat.com

سبب نبود این خاک آن خاک نیست ۔

بیت

بر نقش خود است فتنہ نقاش کس نیست درین میان تو خوش باش

خ ض تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا احد وشہ وگرچہ تُوبُوا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَکُمْ
اکنون اینجا آید خود آنجا بازدو آخر بدینہا پرداز دم محقق را ذبولے دخولے
ملازم حال اوست این ہمہ قیل وقال از درماندگی وقت است اشکال
اسرار خالق ذوالجلال از حدّ وہم وخیال بذیل ذہول وانتفاء اتصال
کردہ است عجیب این است موسی یا ہارون درچند اضافت فعل بد و
کنند مگر این چنین بود در حال جمع الجمع مقام استوار دارد چنانچہ
شین عشق وقتے آتش شود گہے عصا گردد زمانے موسی باشد ساعتے
فرعون وفرعونی کند ای یار عزیز وقت مباحثہ سحرہ دیدہ قصہ موسیٰ
علیہ السلام وفرعون و سحرہ شگوفہ نرد وشطرنج بازی بود موسیٰ ز ہمہ
پیادہ رخ ہاہیچ شہودے وجودے نکردہ عصا کہ تکیہ روزگار بود آن
نیز ز دست انداختہ اسپ سوار بر بساط وحدانیت با ہمہ مہرہ بازی
ایستادہ نگر کہ آن سلطان ملک الرقاب را چون شہ مات کرد کدام
پیل بدین زور وبدین قوت ایستد نہ آنکہ آن موسی است باللّٰہ
ستادہ اوست باللّٰہ گفتار اوست باللّٰہ دیدار اوست باللّٰہ
رفتار اوست باللّٰہ موسی درمیان نیست ہیہات فیہات ؎

صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی مے حریف پیمانہ ہمو

شیخ امام احمد غزالی در سوانح کہ دست مونہ ہر روندہ ورسیدہ است
وایم اللّٰہ خوش عشقبازی کہ دران مختصر اوباختہ است میگوید تیغ او

صمصام او نیام او صید او دام او کلام او ہمبرین کہ گفتیم با شرحے در ستے
کردہ است۔ مجنون را پرسیدند اگر تو در بستر لیلے باشی و لیلے بمراد تو نبود
چہ کنی تا کار بجائے رسید بوہمے و خیالے لبندہ شد معلوم شد ہمہ خیال
در خیال است تعبیر و تفسیر بلا تعبیر است تقدیر گذاشتہ تدبیر دامن
نمیگیرد ہر دو الف دال خواندہ اند اجتماع بینہما چونہ میسر آید معلم ازل
تعلیمش داد لَقَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
اگر فتنہ از تو بود اسناد اضلال بسامری چہ تناسب کرد در باغ ہیرم
بیاید او بجہتے من عشق را دیدم ہر سہ عضو را بریدہ برسم شرط کار آہ کند
حرکتے استادہ این ہر سہ برین دیدہ یا من دو چہار خورد خندنی زد کہ
مردگان زندہ شوند چشمکے نمود کہ اہل دل لفتنہ افتند گفت زاہدے
عابدے حضورے ناصحے نصوحے این دم بدام من افتاد بجان و سر تو
کہ پر و بال زہدش را بریدم بال عقلش را کندیدم پر و بال گستہ فرو افگندیدم
یکے فاسقے بدبختے مدمنے لوطے کردہ ہیں دم بیرون آوردم او کسے
بود کہ خاک پایش را خلق بہ تبرک خواستند در دیدہ بجائے سرمہ کشند
کارش بجائے رسید بہر کوچہ و بازارے کہ گذرد مردمان اراذل و
اسافل سنگسارش کنند خود را مشابہ نیکمرد متعصب دین دانند اینک
شین عشق اگر بر آید ہمان کند کہ با موسی و فرعون کرد ہمان بازد کہ با سامری
دگا و باخت و اگر فروزند چہ گفتمت بدین کشد۔

شین عشق ردائے کبریا را بر دوش گرفتہ است ازار عظمت
را بر خود پیچیدہ است قمیص حرمت را گرد خود کردہ است چنیں دانم
بر سران نقابے و چادرے بر مزید است ہر چہ میخواہد میکند اگر مراد

Marfat.com

تران بنود کہ شے مستحسنے است خدا توفیق داد خدا اکرم کرد شکر مر خدائے
را و اگر بصورتے دیگر پیدا شد شیطان چنین کرد ابلیس رہ زد اِنَّ النَّفْسَ
لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ شد رسول اللہ ماریہ را احرام کرد کفارت سوگند بر
واجب نشد زیراچہ ابتداء ضیت متوجہ نبود ذمہ کجا تو اندیشہ بار اتوی
الجمال بہ پشت گیرد بسر بارے چندے بران برشیند بدان ماند حَتّٰی
یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ہمبرین شاعر گفتہ است بیت

ولو کان مابی من جوی و حبابۃ ... علی جمل لم یبق فی النار کافر

ن صبابۃ

آرے زیراچہ محالیست بتقدیر محال گلخن تابے مبتلا جمال بادشاہے اتفاق
حمام آن سوختہ گلخن تاب ہم بر سر رہ گذر بادشاہ بود ہر بار کہ او با جمال
و جلالت خویش گذشتے گلخن تاب یک نظرے آنکہ ضررے بمنظور رسد
برخورداری گرفتے بادشاہ را از ان ابتلا خبر دادند غیرتش فرمود
سیاست باید مشورت با وزیر پیوست وزیر زیرک بود گفت کار او
باختیار او نیست و ترا دران مضرتے نہ اگر بادشاہ را گذارے باشد
در عظمت و بہا و جلال او زیان ندارد از نور آفتاب اگر کسے فیض روشنی
گیرد آفتاب راچہ زیان دہد بادشاہ از غیرت بمعدلت رخ آورد
روزے چنین اتفاق افتاد بادشاہ را دران کو گذرے شد گلخن
تاب بجائے بدردے بجالے گرفتار ماند بادشاہ برسم قدیم کرشمہ ناز را
باحسن پیوند داد این شیوہ را نظارۂ عاشق می بایست تیر ہدف
نیافت خالی رفت سر دگی در بشرۂ بادشاہ ظاہر شدہ بود وزیر
بشرط خدمت رفتہ روئے بر زمین سود و گفتمت بادشاہ را گدائے

ن رخسارہ

باید و از سود او ترا زیانے نہ مرد ریاضی دان در کدام اشکال در کدام

آداب در کدام احتساب گرفتار مبتلا باد ہوائے بیہودہ کارے آنکہ اگر بہ تثلیث مبارک آمد چہ شد واگر بہ تربیع شود آنکہ فلیکن تو کیستی وکجائی در چہ ہر مولانا حکیم زیارت خانہ کعبہ آمد فتوحش این بود زمین را مساحت بیہودہ حشر را منکر شد اینک جزا اینک ثواب در رہ کعبہ بوادی مہالک بسیار گفتہ ازین چہ بدتر باشد وسخت تر وزیان کار تر باشد سیرے وسلوکے کنند ہم بہ آفات وہوائے نفس مبتلا گردند اے مرد نادان سگ را برائے این فربہ مکن تا ترا خورد اسپ را مپرور کہ ترا بر زمین زند فرمان برین جملہ است آب از میانہ غرقاب آرد وکف پار اثر شدن ندہد بتے شستہ باش ودر منزلے از ہمہ پیشتر رس۔

اگر شین عشق نبودے ظلمے وفساوے کفرے وعنادے مثل خارے وخسے زستے اگر شین عشق نبودے مہرے وشفقتے ورحمے ورحمتے یاری ودلداری نبودے بہشت دوزخ صراط وصابت گفتہ آمدہ ام اینہا ہمہ در رہ شین عشق رستہ اند خلق ادم علی صورتہ ہمین نقش شین عشق است رأیت ربی فی صورت امرد شاب قطط ہمین معنی را اثبات کردہ است اگر این امرد شاب لاحول ولا قوۃ الا باللہ سخن میخواستم نبشت نازک بود خدا منع کرد چو در گفتار منع خالق اعیان وآثار آمد۔

اکنون زبان از بیان دندانہائے شین عشق در کشیم بیت

قصہا می نوشت خاقانی قلم اینجا رسید سر بشکست

اللہم وفقنا بیان سر قاف عشق وحقیقتہا وخاصیتہا

(حاشیہ: ن اینجا در رہ — ن نظم)

Marfat.com

وهدایتها ونهایتها خارجا عن لغت الافکار بارزاً بوصف الاظهار۔

ق

قاف عنایت از وقوف هم کنند و آن عبارت از قیف باشد قاف قربت بود قاف قیامت قاف قربت من اللہ قاف قله قاف قشر قاف قارون قاف قاب قوسین بباید دانست ابتدائے و توسطے و انتهائے که ما گفتیم نه نسبت عشق است او منزه از اول و آخر و از دوام است و آن صورت که عجب است بحس متوهمه رو نماید آن تصویر است نه شئے بحقیقت موجود اینهمه از طرف ما است اخفیٰ من دبیب النمل هم ازین ره نشان داده است قربته من الله باشد شعر

القائل والسامع والباصر هو ۔ الغائب ماسواه والحاضر هو
العالم بالباطن والظاهر هو ۔ الاول والدائم والآخر هو

مرجع هو ذات باشد و اصل هو نقطهٔ بود که او را موهومه گویند تجزیه و تقسیمه احتمال نکند جهات را ره گذر نبود لیکن مصراع

عشق گوید هست راهے رفته ام من بارها

آن عاشق که ما عنایت کرده ایم این عشق آن است نے ببار اسے و از قطره بدریائے نسبت برند قربته من الله بعبارت و صورت حکایت از شرکت کند چون خود را و مارا با وے قربت دہی هر آینه مشرکے باشی عشق آتشے است همه را بسوزد خود تنها خود خود ماند کار بجائے کش از حقیقتش این استعارت کند اکل البعض بعضاً بیت

Marfat.com

قلندر را نواز شہا خدای را گداز شہا خدا اندر قلندر دان قلندر را خدا خود بین
وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ۔ رکعتان فی السحر چہ سود کند دیوانہ ہوئے عاذ بر
می کند بایکے زاہدے کہنہ دیرینہ در زہد و تقویٰ افسانہ می کند میگفت
ای ہمہ تو بدین ندہم مشابہات بسیار است اما فاحشا مستنکرات
از حد شمار بیرون و بے انحصار است اندک بر در دکم باشد لذۃ بسیار
این اہتمام و برائے چہ این تعلیم است و برائے چیست این گفتار
حتی تسجد و تغتسل بیان حقیقت می شود واہ واہ جملہ حیوانات
آبی ہم از آب رستہ اند غوک با ہمہ کہ در آب و آبی است اما از
تشنگی در فریاد و بیتابی است۔

مرا در خاطر می آمد کہ ترا گمان خواہد رفت کہ میان شین عشق
وقاف چہ تفاوت است آنقدر تفاوت باشد کہ ادراک
باصرہ عاجز بود بلکہ بصیرت اگر در بیان شروع کنیم اکنون وقت را
درین گفتار چند ضایع خواہیم کرد روندہ ورا الورا بقدر سمع وکنت
بپر ہمت طیرانے کرد پر و بال گسستہ افتادہ ماند ہا و بہ ہویت قرار گہ
کسے نیست فضار الوہیت مستقر جانے نیست دلش بجان بجوف شد
صورتے درمیان آمد بازگشت را رہنمونی کرد اے موسیٰ عشق از
صفورا آموز بسیاران خواستہ اند مگر مقاد متے میسر آید این خواست
جز از غفلت و نادانی نبود بیت

چہ یعنی میکنم ہا ہفت دریا اگرچہ زور یک شبنم ندارم
چگویم لی این شبنم بجائے نہم ہم انددیاد وکم ندارم
این نم او را با وے چہ مقاومت فمن الامام ومن المؤتم انا للّٰہ و

Marfat.com

اِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْن مرجع ہمہ است اما چہ دانم کرا مقر وکرا محض عجائب
گوید وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ فرماید وَاَنْتُمْ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْن نہ دست
آویزنہ پائے گریز یقدم رجلاً ویؤخر اخریٰ تو تنہا دوئی را دیدن
نتوانی دگر این چہ شیوہ است توہم بوجود خود بشہود خود با بود آسود خود
بوجود خود آسودہ نباشی آسمان وزمین چہ عرش وکرسی چہ ساختی دنیا
وآخرت کجا آمد بہشت ودوزخ چہ شد جبرئیل ومیکائیل کجا پیدا آمدند
چنین می بینم از کوزۂ عشق شررے برزند ہمہ را بیکبار سوزد جز نقطہ موہوم
جز وہم وخیال نتوان برو باقی ماند الا عجب الذنب ازان فیض گرفتہ
است عشق یک حرف اول عین است نقطہ ندارد وشین وسط است
سہ دندانہ دارد قاف آخر دو نقطہ عین حکایت از چہ کرد انتہای ویگانگی
از طرفے صفات تجلگی از وحدت صرف واز توحد خالص اتحاد خاصہ
خبر کردہر چہ بران افتاد عین غین شد پس آنخواہ تثلیث کن خواہ تثنیہ کار
از یکے بدو سہ آمد مغ وترسا جہود ونصرانی ہمبدین سہ ویدان دو اسیراند
از عین عیان فروافتادند چون میان احمد واحد میم فارق شد قاب
قوسین خطے کہ درمیان تصویر شد انتفا آن یسر نیامد ہر آینہ در انتہا
از دوئی چارہ نماندہ گفتہ بودم خط اگرچہ طرح افتاد اما اثرش باقی ماند عجب
کرد عشق را سہ حرفی کردمی بینی نقطۂ کہ او در وہم وخیال در نیاید او بجہتے
وسمتے شود وہیاتے وصورتے سازد وچشمہ وگردہ کند حرکتے وقوتے پیدا
آرد ہر آینہ خود نمائی کرد حرکت را باشباع گفتمت وادی پیدا آمد اکنون چہ
شد جز واے واے دگر نباشد ازین صورت تقلبے دگر باخت بران صفت
باخت کہ ہنود بدبخت براہمن سیاہ روے تناسخ گویند این عرض کجا آمد کجا

سید آمد
لفظ عشق کجا ہو ہو گوئی صورت انسان گذاشت شیرے شد پید آمد
عین با ہا برابر شد شین با واو نسبت برادری کردند قاف با شین
یکے شد با او آمیزشے نمودند این تحقیق میدانم این بیان از فہم تو بسیارے
دور است انتہاء کار است آخر سر رشتہ بر بستہ است بیت
تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو یکتو ست ز اصل و فرع بنگر تو نکو
دو توجہ باشد یعنے رشتہ دو دم با او منتضم نیست دو توجہ باشد یعنے راست
است کثرے و خمے ندارد جملہ عشق ہمان شین عشق بود کہ گفتیم اما انجاراستی
است کہ از کثری بدر بردن دشواری دارد ورائے چیزے بفہم نزدیک
شود نتوان گفت کہ عیان است کہ دو عیان دو بیان است و وراء وراء
برون است ھُنا خریش وطمس و رمس و فناء و محو و نفی و عدم
فعلیك بالكون علی مقتضی ذلك الحال یتیسر لكل احد بل
یقرب بالاستحالۃ یوسف پیغامبر پس ہفتہ یکبار علی العموم
تجلی کردے و عامہ از و حظے میگرفت تا یک ہفتہ احتیاج بغذاے بنود
وجہ آن ایام قحط بودہ است یوسف و این جمال لاحول ولا قوۃ الا باللہ
از کجا فیض او چگونہ یم او بدو ظہورے و تجلی نمود ہر آئینہ موجب خوشی و سیری
بود در برنج و گندم خاصیت شبع کہ نہاد فقسوا علیہ اذا ما الافعال
چنین دانم کہ این بیان ما را کلامے کہ با شین عشق در صحرا ظہور آوردہ ایم
ترا تساوی نماید من با تو میگویم نیست تساوی اما خدا ترا فہمے بخشد
ھُنالك الولایۃ للہ بیت
در پردہ دل ہیزن در پردہ ہمی گوے کین پردہ چہ پردہ است درین پردہ چہ آز است
لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نہ اینچنین است این سخن وقتے

Marfat.com

نگفت ونمی گوید آن روز خواہد گفتن بل ہو متکلم ازلاً وابداً او دائماً
فہو القائل بہذا الکلام فی وقت نحن نصدد شرح بیانہ وکلامہ
فقولہ لِمَنِ الْمُلْکُ الیوم لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ثابت فی زماننا ہذا
فمن انت ومن انا وما فی البین وہو یقول لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
القہار اسقط الاضافات وازاح النسب فاین شرکائی واین
الملحدون را تکبر ون یکے دریکے چہ باشد جز ہمان یکے کثرت
ازکجا خواست بتکرار و ریکے بود یکے ست یکے را آوردی دویم را
نہادی دو شد سیوم را نہادی سہ شد علی ہذا ماتین والوف بیت
گر صد است وہزار جملہ یکیست در نیاید بجز یکے بہ حساب
پس ہمان یکیست او را تو گوی علی کل شیء قدیر آنگہ قدرت چہ باشد
در این چنین محل مضیق ظہور اظہار صفت اختلاف بایزید گوید آنچہ
توی اگر بگویم ترا کسے نیرسد تا زیانہ رو بر رویش زند اگر آنچہ ماہم تو گوی
ترا در ہر کوچہ وبازار سنگسار کنند خاتم از انگشت سلیمان سلب شد رست
بہ گدایہ نہاد بر ہر درے کہ پا مزدی میکند وحی گوید سلیمانم خاک بر سرش
می انداز ند ودشنامش می دہند یعنی الکبریاء ردائی والعظمۃ
ازاری این جا ترا فہمے باید برد ؎

قاف عشق عبارت از قرب من اللہ ہم باشد مرتضی رضی اللہ عنہ
اشارتے کشادہ تر و بیانے لائق تر کردہ انہ قریب من کل شیء لا
بمقارنۃ وبعید من کل شیء لا بمزایلۃ آمدے نتوان گفت
نور چشم کہ بدو نزدیک است بدو متصل یا از دور وآن نادانے کہ گوید
قریب بالاشیاء بالصفات ای بالعلم والقدرۃ لا بالذات

Marfat.com

توگوشمالش وہ گو اصغای بدل کن فرمایے این قرب اعتباریست
ومعنوی یاحسی صوری ضرورتست کہ باول گرایدبگو چون اعتباریست
ومعنوی فلیقل بالذات او بالصفات حجابہ النور لوکشفہ
لاحرقت سبحات وجھہ ماانتھی الیہ بصرہ من خلقہ
حاصل معنی حدیث را بیک جملہ تمام کن مبدأ و معادرا بجمع آرہیولا و
صورت را اتحاد دہ یکے را بیکے بشمار آرے ہر آیینہ ہمہ ہویدا شود
او بتنہائی خویش متحد و متوحد ماند او را نیز خوش نمی آید کہ بتنہائی و
بیگانگی آسا ید مگر تا بود چنین بود و تا باشد چنین باشد دریا ہم از ان
باران، باران ہم ازان دریا بجو بہ دیگر گویم این را چنین نماید و ھو
ھو کما ھو ومن ثناہ جزاہ ومن جزاہ اشرک فیہ بلال تو لائق
تری موالی یکدیگر برادر راند عمر درمیان دخلے میکند ضرب بر سینہ عمر
چہ سود کرد آخر کار ہمان شد کہ مراد او بود اگر این حیات و ممات
نبودے و این آمدن و رفتن نشدے عروس وحدت پردہ غیب نکشودے
و اگر ترا درسر است بقدر حوصلہ خود و اندازہ استعداد خود بحسب
وہم تو نصیب مائی شود زہے کہ توئی مرا میگوید در کنار تو شنیم با آنکہ
رہ گذر مردم است مسلمانان این چہ شوخ دیدگیست خوش تعلیمے میکند
غایت مافی الباب چہ شود مار او ترا در بند یکجا کشتند زہے ذوق چرا ازین
نعمت گریزانی ترا بمقابلہ این شکرت باید ہمویہ بنالد و ہمویہ
گرید اوست ہمہ چشمہای بیند اوست ہمہ گوشہای شنود اوست ہمہ
زبانہا میگوید اوست ہمہ دستہا میگیرد اوست ہمہ پایے
و آمدن حجاب آئیندہ و روندہ

کجا رفت کدام جا رسید ہمانچہ گفتہ ام الحقیقة کالکرۃ فلما ادرکہ
الغرق پس آنکہ موسیٰ بحجج وبراہین وتسبیحات آیات وجود جان وجہان فرعون
را در قعر عدم می برد چہ سود مندش آید امنت انه لا اله الا الذی
امنت به بنوا اسرائیل خلف وقدام فوق وتحت جنوب وشمال ہر جہتے
کہ سیر کنی پس آنکہ ازین وجودات بدر شوی آنکہ چیست چہ بینی چنین باشد
خردے کہ در صحرائے کہ بعد مشرق ومغرب بجنب فراخی آن صحرا القدر ربع
گزے شمرند آنکہ این سخن درست آید کہ مثال وجودات بجنب وجود قدیم
بدان ماند رقعہ خرقہ غرق بحر خضم نہ ہمچنین گویم اوست چنانچہ اوست
ہمان اوست نہ خرقہ است نہ غرقے سوارکان آبی را وجمع آن لشکر را
بدان صورتیکہ نماید بر آید فرو درود تصورے فرما شعر

،، بکوے قلاش	او باش بباش لیک او باش
قلاش	او باش بصورتست او باش

دی لا بدیست وآنکہ گوئی ہمہ اوست
لش ،کہ چہ میگویم سی سال آنچہ خدا
عو د بندہ گوید او تعالیٰ
ت ذات

که بیاید نماز بجماعت گذارند زن منتظر طعام پیش کرده نشسته که چرا بیگاه کردی

بیا طعام بخوریم مرد عقده عقیده بست محکم ترکرد الله یقدر محمد را بالا بردا

عرش و کرسی واز هفت آسمان گذراند و هزار در هزار حجب و استار گذار د آب

ابریق هنوز در جنبش و بستر عائشہ هنوز گرم در قدرت او از قبیل محال نشمرد

این اهانتے که مراشد بچندین دوری و درازی سالها بران گذشت اگر

دیگرے را تعظیم و حرمت و احترام و حشمت همین قیاس بود چه محال فر

حقیقی تعریف کند جز به عدمی باشد من نمیدانم یکے خود از خود دیگرے

شود با وے حکایات معاملات خطابات موافقات اختلافات مناجات

مناعات چه مقصود مطلوب الله یعلم قیل افعال الله لایتعلق بالاغ

ولایتعلل بالعلل همین تعلیم در وهم انداخته سبقت رحمتی علی

غضبی یعنے عاقبت برین باشد بعد ازین که وصل پے شد نما

چیزے نقطۂ مائی بود وجود مائی تصور توان کرد همان سبقت باشد

غیبت عارف شجاع بود چرا نه بکجا رود از کجا آمده است کے آمده

که آورده است

نظم

آنجا که منم خصومتم با کس نیست | زیرا چه همه یکے است کس با کس نیست

مثنویات

شیخ من بسیار گفتے الله و لاسواه میفرمود | گفتار دوی زراه برگیر

گفتم که پیمبری تو یا پیر | من واو و پیر هر سه او

چون نیک بدیدم این نکو بود

صحابہ را همیں غلط بود اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی هم ازین باب هذیان

بیخ کثرت بدان ضعف ولینت باشد بیک تحریک از جنبش بر آ

وحدت را برین مثل تصور کن اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

Marfat.com

تحت الثریٰ گذشت و سر با علی علیین رسیدہ و صورت زبول و سقوط را
بیکبار محو کردہ و اطراف و جوانب ہمہ جہان را فرو گرفتہ الا کل شئ ما خلق اللہ
باطل یکے بیکے باشد ما سواہ کجا باشد باطل چہ باشد باشد نباشد ہر
مثالے برائے اثبات وحدت گویم ہم در بیان جز شرکتے محضے نبود لابد عالم
ما عالم جزئیت و بعضیت عالم کثرت بہر چہ شد بصورت تمثیل محسوس کردن
نبود جز از عالم اجزا و ابعاض نباشد نطفۃً علقۃً لحماً عظاماً
ہر یکے بدیگرے در میرود ہمہ عبارت از یکے چو فنا پذیرد ہم بدان باز گردد
الواحد لا یصدر منہ الا الواحد صادر و مصدر بیکرنگ اند بیک رنگ آمیزی
دارند زلیخا میگوید حجام را کہ رگ یوسف بکشا حجام یوسف را ندید
زلیخا دست خود داد گفت این دست یوسف است ہر قطرہ افتاد یوسف
بنبشتہ۔ برآمد تو بزن تا من بخندم پس آن جامہ پارہ کند از دیوار فرود
افتد اے ظالم ناز نیین ما را چند ر بجانی شکر را بردی کشتے زہرے در
مجلس عیش ما بر کندی از رہ تلبیس ابلیس معارف را وصول ساختہ نتائج را فروغ
ہر بلائے کہ افتاد درین راہ ہم ازین افتاد من ترا می گویم بترس از کسی کہ
از خدا نترسد مردے در صحرائے ہوائے خود نمائی میکند و کسے نہ کہ نظارہ
شود لابدی مقام راہ ہوس بر قمار حریف نہ کہ باز د خود شیشہ تصویری انگیزد
الرحم شجنۃ من الرحمن مشتقۃ منہ بعض عنہ اشتقاق صوری را
و معنوی حسی را در تخیل صورت وجودی بست کیف تحی الارض بعد موتہا۔
وکذالک تخرجون آنکہ از درخت برگ ریخت اکنون چہ ہمان باز برآمد یکے
نازک تر و لطیف تر بخاصیتے دیگر برآمد کسی ابا وے چہ کار و ہو فارغ من
المشارد و المضاد پس عجب المذنب مثال بیخ درختے باشد کہ از وے

بناء الذی

نرگس و سوسن بروید تر آن نرگس دیده شده است چشم تو وقتی نظاره اش کرده است همه هیچ است هرچه برآید بهبا بار زوو همان نخجیش بجاه استغنا باشد ای یونانی از حماقت و نادانی چرا در ضلال و گمراهی مانی هیچ وجودیرا بی ماده قدیم و صورت حادث ندانی مواد را قدیم و ازلی خوانی بحق استادان خود زمانی این آیات را بخوانی در فکری و اندیشه بمانی بحتمل الله لفضل و کرم خویش ترا بر حقیقت خویش شعوری باخداوند حضوری بخشد قولی و فعلی را اعتبار کردی آدم نابوده ورحم بحقوی الرحمن متعلق و آسوده فهوم و اذهان را از فهم حقیقت نبوده تو میگوئی من و تو فهمی داریم لبثت یوما او بعض یوم از ین مقال بعد گذشت هفت صد سال این هفتصد سال در شمار بود آفتاب برآمد فرو شد ماهتاب نموده بود بعضی یوم چون شد ندای دوست من ایشان بعض یوم آنکه گفتند محسوس معتاد شان بود ورنه ورای این وجود سیری کن بین ترا مشاهده شود لیس هنا صباح ولا مساء ولا ظلمة ولا ضیاء یک مهره پیش تو غلط نماید ندا ورا سندی و تکیه نمیگردد و میگوید العالم متغیر و تغیر صفت حدوث این که گوید دو بیند از قبل چشم احول افتاده است غلطش این مهره صورت مختلف و متضاد بخواص و اثر مختلف پیدا شد تو چه میگوئی آنکه احول دو می بیند آن دو می را وجودی هست حول چه باشد از چه شد یک بی چشم را اثر نهاد یکی دو صورت نموده چنانچه جمال مغربی یار عزیز ما ازین نشانی نشست شعر

یا من یری الواحد اثنین	من حول فی عصب العین
دع نفسك لتری واحدا	فردا ابدا بثلث ولا بین

فعلی هذا چنانچه بی چشمی را بصفتی ساخت هر یکی را دو دید و اگر در بصیرت

Marfat.com

وفہم دیگرے ودر حسن وعقل کسے وضعے نہاد پردہ پیش داشت آن
یکے را صد ہزار بلکہ بیشتر وبے شمار دید آنکہ ترا چہ صورت استحالہ
پیش افتاد مصراع

در چشم من آید بد ودر نگرید

محمد شوتا از توی بو طبعی وبوجہلی بدر شود ایخواجہ عاقل لے مرد قابل حکیم
ای امیر المومنین برائے ترا وضع ضرب مثلے کنیم احولے را شخصے فرمود
در فلان طاق قرابہ نہادہ اند بیار رفت احول یکے را دو دید گفت
خواجہ دو اند کرا آرم مرد نادان ندانست بمطایبہ گفت یکے را بشکن
دویم را بیار آمر در است بین و درست دان خوشی ہمانرا بشکست
مطلوب کہ بود دست انداختہ میجوید دویم کجا ہر آینہ چنین احولے را یک
شہود است او مکابرہ کند چندین محسوسات معقول را در کدام حساب
آریم تو مرا جواب گوی چنانچہ احولے حجتے داشت میگفت در مزبلہ یک
مرغ میچرد خلق را بتحقیق حجت قوی وبرہان محکم الزام میداد کہ شما میگ
احول یکے را دو می بیند اینکہ می بینم این دو مرغ میچرند ہیچ چہار
نماید العزیزان ای عالمان اہل درس حدیث وتفسیر وفقہ واصو

وایم اللہ کہ سخن اہل تحقیق بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ہر دو عالم بد ومبادلہ کن

وعلم آدم الاسماء کلہا مقصود او ابقاع فہوم در تکثر ا
وجودات آدم را فضل میدہد باشد اگر اسم با مسمی تعلیم بودہ اسم را
برابر کند توحید با وحدت یکجا تجلی کند محمد حسینے او در بد وخلف
تعلیم کثرت کند و تو در انداحت کثرت قدم زنی و دو دست در بیا

ن افتادہ است

حجج وراہیں نہی ترا روے آن ہست ومیسرت خواہد شد آنچہ او خواستہ است
توعکس نقیض کنی لاحول ولاقوۃ الاباللہ **نظم**

سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا | درخاک عجز می فگند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات | فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ | دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

محمد ہما چہ دیدی ودانستی گفتی وشنیدی ہمبران باش مدہ رجلیک
علی قدر کسائک ابسط یدی یک علی قدر عنائک نکو بند بیست
این لطیف بندے در پای نہد اما معذور م داری بستہ را خود کشاید کشادہ را
خود بند دو درین بستن و کشادن کونین را بستہ است بلعم باعور را برائے چہ
اسم اعظم می بایست داد پس آن انسلاخ برائے چہ بایست کرد آرے تا مہ
بسلخ نرسد جمال ہلال صورت بروز ننماید وعالم ظہور نکشاید شبے معشوق وعاشق در یک
بستر غلطیدند وعاشق را از آن آگاہی نہ آخرالامر از ان حضور شعور یافت آنگہ چہ
سود جز واویلا وا مصیبتا **بیت**

شب با تو غنودہ ام ندانستم | ہر روز بدوست بودہ ام ندانستم

بعد ما صادفت المعارف ضرورت قدم ندم چہ سود مند آید قدم عدم بیکدم
فقد تم العلم کلمۃ بل حرف بل نقطۃ نقطہ بچہ صفت بر صورتیکہ
تجزیہ وتقسیم پذیر د حرف چون شود ہمو گرد خود گردد ہر آئینہ صورت ظاہر شود
میخواہد بلباسے والتباسے پیدا تر آرد آنگہ چہ شود یکے نابود یکے نا سود مجانے
مضادے انضمام بایستے کرد۔

ھو انیکہ این آمد پس این قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تمامت بخوان ببین **قاف عشق**

Marfat.com

نسبتے بقل ھو اللہ ہم دارد میگویند ھو اللہ احد محل منصوب است آرے باشد
نہ بدین معنی کہ قل درو عمل کردہ است رفعیت فاعل حقیقی ہمو است و او ہم برائے
این نصب است رفعیت فاعل از علو درجت اوست اگر اورا فضلہ کلام سازی
جرے بروکردہ باشی وکسر قوانین اعتبار شود اکنون بجزم وقوفے کن اگر یکے ترا
بہر صورت کثرت پیدا شود بد اندیش کہ در بصیرت باصرہ تو مرضے وعرضے
نہادہ است ہر چیز را چنانچہ اوست نمیدانی و نمی بینی رسول اللہ ہم ازین
بلا التجا بحضرت باری تعالی میکند ارنا الاشیاء کما ھی
بسیار معما و خودی سازد اگر معشوقہ بحضرت عاشق بصفت تواضع و تخاضع
بذلول و ذبول تجلی کند نہ آنکہ او شیوہ سازی کردہ است آنچہ اوست آنچنان نمودہ
است اکنون ہان تو دانی ابتدا و انتہا مصلحت و حکمت ہر چہ خواہیش نام نہ و
ہر چہ خواہیش گو قاف عشق بقل ھو اللہ نسبتے در ستے بردہ است
قل بگو ھو او کہ او الصمد کہ صمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد
ترکیب کلام و نسبتی از ھو بہ اللہ آمد و از اللہ بہ احد و از احد بصمد و از
صمد بہ لم یلد و لم یولد و از لم یکن لہ کفوا احد عجب قطرہ کہ بصورت
دریا بر آمد و عجب دریائے کہ عاقبتش بقطرہ باز آید بیت

از قطرہ لاہو تیم در ہر طرف بحرے ببین — وز چشمۂ ناسوتیم ہر سو روان نہرے ببین

قاف عشق انتہائے کار است و انتہائے کار را عجب روزگار است
دو مثالے موافق گفتار است وجودے را فرض کن از بس لطافت و صفا
حقیقی خفا ہیچ جہتے و سمتے تصور نتوان کرد و رنہ لطافت بصفت خود نباشد
دگر وجودے تصور کن ہر چند وہم تو سیر کند از فوق و تحت و خلف و قدام و جنوب
و شمال آن قدر کہ سیر کند آن وجود را بیشتر بیشتر بیند تحفہ دگر قایل آن فی

Marfat.com

اتحاد و توحد یکے ہمچنین میگوید این لطیف آن لطیف است کہ ہمہ را محیط است
او میگوید بلے بلے نعم نعم ہکذا دیگرے میفرماید با تصور آن عظم بدان لطافت
و صفاست کہ تجزیہ و تقسیمہ پذیر دو وہم نتواند درست بدان شنید العزیز
سخنان نازک است اینجا ہرزہ زبان دراز کردن و دست و پای زدن
مصلحت نباشد انفذ بر سلک حتی تتنزل بساحتہم۔

ن بر سالک

وقر و وقار عز و قرار رسم سادات و احرار است اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ بَعَثَ
لَکُمۡ طَالُوۡتَ مَلِکًا او چہ لائق ملک است و ملک و مالے بدستش نیست
ملک نہ این است علمے و از قدرت ظاہر باید علی میان چند ہزار
تیغ زدہ و ہمارہ چشم بستہ بحضور دل با خدا بود و آنجا کہ خدا از دے علی
موافقت آن کردے کتحریک الخاتم فی الاصبع نمودار این سخن باشد
از کجا است بکجا است بدست راست گرفتہ بصورت استغنا و استنکاف
می نماید ثانی حال چہ رحمت و شفقت است بلب و زبانش ہیچ شد فہم
کردی نقیضین در خیز ارتفاع اند بعد تصویر بر صورت خیالی بیش نہ بیند
میخواستم سوگند خورم کہ این سر تا پا باشم در جہان بر کسے نگویم وایم اللہ تا غایت
بر کسی نہ گفتہ ام اَکَادُ اُخۡفِیۡهَا گفتار ما ترجمہ این سخن باشد شہری بر سر
او یک سید اجل تحفہ بر سر او جفا کند گفت میمانی یا ترا از سید اجلی معزول کنم
چہ کسی اندازہ تو چون باشد کہ دادہ بادشاہ است گفت من بر خیزم بروم
تو سید اجلی بر کنی ہم خود معزول شدی۔ لو ہلکت ہذہ العصابۃ
لم تعبد فی الارض ہمیں لطیفہ را بیانے خوشے کردہ است بیت

ایعارف جا بناز اگر مرد رہی آنجا کہ منم خدا نگنجد کو چیست

مغز این نغز در تقریر وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ

Marfat.com

تحریر کردہ است ابوالقاسم گرگانی از سر ہوا چند گامے بالاشو

منبر زند چہ این قدم من بر گردن ہمہ مشائخ تقبل و النقیا احمد کبیر نگر

بر گردن من است ہیہات غلط در غلط بایزید بسطامی از غ

و نادانی گوید سبحانی ما اعظم شانی۔ ھیھات ھیھات لما توع

استغفروا اللہ توبوا الی اللہ جمیعاً اضافتین بالتعجب تر

شود حسین منصور این فرمود انزھک عما یوحدک المو

ترا درین بیان چہ گمان میرود۔

گفتہ بودم کہ قاف عشق نسبتے بہ قل ھو اللہ دارد

سخنے گفتہ ام باز ہم بدان باز میگردم از حد بیشتر رہ نباشد و ر

سر اوقات احتراق نبود حکایت معراج کنند بدانجا رسید مکا

در مکان لامکان محمد الیستاد محمد با محمد نماند محمد از محمد رفت مح

گذشت بعد ما غیبۃ فاحضرہ النشاء ثانیاً منشاءً اخر مح

کہ رفتہ بود آن گم شدہ کجا شد ہمان باز آمد یا او را بردند دیگرے

نمی افتد مردمان را نمی دانم بیش از اطلاع حقیقت آرام و قرار از ک

وازیں کار است اگر غفلت را جزے و بعضے در تعریف و تجدید

کنی عجب نباشد فصلے و جنسے قریب افتد نہ آنکہ آن رفتن و آ

آن بانو آمدن و آن با صل خویش باز گشتن نمودارے در نمو

تشکلے در تشکلے اطوار الصل را نظارہ شو ہمہ پوست در پوست

ہیچ جا نیست ہکذا بیان الحقیقت او از ہمہ مستتر بدان حکمتے

کہ او را باشد کشف آن پردہ آنکہ لن تستطیع معی صبراً

موسیٰ میزند او را خایب و خاسر و ملوم مراجعت میفرماید تو مر

Marfat.com

ہے کشود آنکہ ترا چہ گمان رفت کہ
جدا این کار نیستی اگر یک دو پوستے از گرہ
یقت رخ نمود او در غلاف این پردہا نیست او از ہمہ جدا گانہ است
رین پردہا چنان نہان است کالنّور فی السّواد از ان عین العیان است
قدا شار الکبار ہمہ قسمت اخص اللہ نصیب خاص و آنکہ ہنوز در طغرا خصوصیت
م ولقب ثبتے نشدہ است ولیکن برجون ان یکون باقی کلام لائق
طاب دل وجان شان باشد حمد را بیانے ونشانے نیست کلمہ ایست
فہوش این است ادراکش و احاطتش از علم بصر بیرون است و از اشراف
عارف منزہ چون عقل را وقوفے نہ شد فہم را شنوائے نماند راستی و واسطی از
عالم حقیقت بدرستی وراستی خوش بیانے فرمود خدا دانست مردم چنین متوہم
رصفات ونعوت او و در اسماء حسنایش تجاوزے والحادے کنند اقل ہو اللہ
اگر ایشان در معانی او چیزے میگویند حقیقی کہ بعرفان تست جز آنکہ ہو کو
از و کنایت کن تو اشارت بذاتش کردی ملحد را در گرداب خویلات انداز
و تو بسلامت گذر کہ ذات تو بذات اوست صفات از میان رخت
بربستہ است گفت وشنو در اینجا چشم وزبان کور وگنگ است حلاج را بصورت
احتجاج یکے پرسید اہو ہو خوش جوابے فرمود ہو وراء کل ہو واگر گوئی
لیس ہو ہو ولیس ہو دون ہو حسین در سترگفتہ باشد جنید میگوید حمدانست
کہ اعداد را بسوے او رہ نیست سبحان اللہ محمد حسینی میگوید اخص
خواص را بدو رہ نیست ولکنہ اعتبارات ولیست للاعتبارات جہۃ متحدۃ
عند السادات والاختلاف فی الاجتہادات اختلاف النسب
والاعتبارات اکثر صور را بنام او تسمیہ شدہ مگر اخلاص از آنچہ از شرکت
وہمی وخیالی و وجودی منزہ است ہر آئینہ اخلاص نام آمد جعفر صادق

Marfat.com

اخلاص را بیانے خاصه فرمود گفت هو الله احد فهم تو جز تا اینجا نرسد اگر
نه او ازین گفتار بیرون است هو اشارت غایب کرد سامع را کنایت این
غایب از خود بغیبت برد گفت الله غیبتهٗ فاحضره گفت الصمد
عذرا حدیت خواست آنرا که اینجا فهمے داد را کے نرسد بر ساحل دریا ایست
نظاره با مواجش کن بگو لم یلد ولم یولد باز اصل وحدت ناصیه مرد
عارف متحد متوحد گرفته همان سومی کشد ولم یکن له کفوا احد ومن
دخله کان امنا حدا احد اندازه ندارد در حد در نمی آید نا محدود محدود چون
می شود نا محدود را چه دانستند و نا متناهی کرا گفتند بود هست و باشد
ازین عبارت است یا بدان عظم کلیت کل و کل الکل ست همه اشیا را
را بشیے واحد باز آورده معلومات حسی مذوقات طبعی از معلومات آلهیت
است یعنے عالم جز بحس اوراک آن نتواند کرد نمی خوری آنکه تلخ دانی نبات
چینی شیرینش دانی او هو تعالی عن الحس وادراکه فیض اورا با هر جزء لا
یتجزی معیت دهیکے از جزء لایتجزی که در بدن انسانست آن حاسه
است که مذوقات را احساس میکند فیض بادی زنده بدو حساس
بدو نه آنکه هموار بدو علم شد الخلق معقول و الحق محسوس محی الدین را گو که چنین فرماید
الخلق موهوم و الحق حق اگر ترا یکے پرسد گوش چپ تو کیست تو دست
بر سر بر دست را بلقاره نرمه گوش بگیر و بگو این دانشمندان معتقد صلحای
نیکم و نیک گمان سخنان بایزید و حسین منصور و غیر ایشان بتاویل
گرایند بر حسبے که مولانا فقیه دان با حفصے که در مکتب نشسته کودکان چهار
ساله را تعلیم میکند و البته هر کارے که کند بے مشورت نکند تو از وے رسی او
تاویل کند نیک بے نظیر اینکه عزت کلام مشایخ همدان ضرب المثلے که کردم

Marfat.com

همبدان ماند کالشقیقه موجب امن و امان باشد وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا
همدرون آن حرم که مرد با فراغت دستارش ربودند بضرورت فریاد
برآورد دوای ویلا این مامن و این امان حسین منصور را بکشند چرا او
را کشتن حقیقت است نہ بے امن ہارون بپاے خود قدم در بستر مرگ
نهاد موسی سنگسار می شود تراباً من شئ بود الکد کوب چہ معنی داشت زبان بکام
دادن چه رحمت است نکو گفتہ رابعہ میگوید کسی را در وصال او راحت
نیست و کسی را در فراق او درد نہ ہم ازین حکایت است لیس بصادق
فی دعواہ من لہ شعور فی ضرب مولاہ چنین باشد ہم از عضوے
بعضوے و از جزوے بجزوے از حظے ولذتے صورت بندد لیتمنین
اقوام ان یستکثروا من السیئات بتبدل سیئات بحسنات موجب
استکثار سیئات شد علی ہذا باعتبارے سیئات ہم اعتبار یافت بیت
تا شنیدم لب تو میگو نست   من از ان تو بہا پشیمانم
اگر از ہوا خدا نہ شود اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ مستمسک مرد
گردد چہ گوی شعر

تجلّی المحبوب من کل وجهة   فشاهدته فی کل معنی وصورة

چه باشد شبلی گوید مسکین حارثه نظرش از عرش در نگذشت چه معنی دارد
جنید وجز او دیگر تاویل کلاش کنند ای عرفت طریقة السلوک
فالزم حتی تصل الی المقصود ندانند حارثه اشارت بظهور
ذات نمود گویند پیش تخت این ع ضداشت گذشت و بندگی تحت چنین
فرمود درایات اعلی باز گشت و آمد این همه عبارت تجلی و ذهاب
و احتجاب از ذات خالق الالباب باشد اما معلم ادب این چنین

Marfat.com

تعلیمے کردہ است حارثہ ہمبرین تعلیمے رفت۔ رسول اللہ ہمیں را استقامت فرمود۔ عجبے دگر بشنو سالکے در رہ سلوک قدمے زند معاملتے مداراتے در حال او کند جوابے خوبے سخنے امیدواری أرأیت لوزی ونادی علیٰ ہذا اگر نویسم شاید جلدے تمام شود سپس آن شاید تا ظہور ذات شود م دل پشیمان شدہ از گفت و شنید و دید و بود را بہزل وہوا باز دادہ میگوید دیوانہ بودہ ام سالہا خود را خود جستم این نور و نار چہ بود این گفت و شنید چہ شد وعدہ کرد فردا بر تو فلان جا آیم ہر شکلے و صورتے کہ کنم غافل مشوی بدانی کہ منم مذو قم مردم بدکارہ شیوہ نکے بے ہنجارے و بے باکے بمصلحتے وکارے دعوت میکند کہ مردمان را ازان حکایت مہر کردہ است ابہموا ما

ابہم اللہ بیت

خود میگویند زان خودی شنوند ... بر ما و شما بہانہ بر ساختہ اند

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ فنا محقق و مقر ہم ازان رتبت تقدم یافت قطرہ در دریا چہ اعتبار یابد رشحہ در تصادم امواج بحار چہ قوت تواند نمود بکدام مکنت و زور ایستاد تواند کرد التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ ہمیں رویا را تعلیم تعبیر کردہ است نور یقذف فی القلب لوائح لوامع طوالع بوارق ثم و ثم چہ بیانے کردہ است از تجلی صفات گذشت بظہور ذات رسید ثم للصمدیت زہے کار ظہور ذات پیشتر ہم ثم للصمدیت رسید شرح کردہ لا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا فصل ولا وصل أنمن

Marfat.com

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ہازم جازم
غافل ہر سہ بند بیر روزگار خود صیاد دامے گمنامے انداختہ است وھو
العالم بالجزئیات والکلیات اگر ازین علم وجود شہود ظہور مراد داری
یصحّ ویجوز واگر کمیت پرسی پس آنکہ انفاس مطاعم ملاذ آخر رویت یار را
با این حاضر ومنضم شود جواب این سوال پرسند ومحال جز این نبود
المحال الی اللّٰہ لا یحال استغفر اللّٰہ من خود را خود اطاعت نمیتوانم
کرد ولیکن اکرمہ مساوقتہ خلاف آن کردن میسر نہ تحفہ دیگر گوی خود را خود
بدام خود اندازد وازان خود بخود جستنی میسر نہ شود ترا میگویم زبان ببر
چشم ببند بنہ بگوش نہ ہنوز صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ نشدہ
خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ہنوز این پردہ رحمت بر دل تو فرو نہشتہ است
تو خود ہنوز بخود باز نگشتہ منافقان با محمد خداع کنند وآن خداع
محمد باشد خدا با ایشان خداع کند کشتی با حریف گیرند دست پنجہ
با قوی دست گیرند ترا ہم حریفے است فعلی ھذا انا اغنی الشرکاء
من الشرک این را انجا زی اعتبارے کردیم شرک خفی ہیست ابدالے
صورت کمال نمود چند مردم کہ عدد آن از ہمین احصا متعسر باشد
بحلقہ ستادہ ہر یک بصورتے ایستے برنگے دگر ببیند ہر یکے نشانے دیگر
دہد وچیزے دیگر داند خفیہ این است۔ **بیت**

نظارہ گیان روے خوبت	چون درنگرند از کرانہا
در روے تو روے خویش بینند	زانجاست تفاوت نشانہا

حد متحد انسان حیوان ناطق اصناف را نہلیتے نہ حقیقت متحدہ ہو ہو
ازان اشارت میکند اما ہو دوم را ہو اول در ہاویہ ہوا انداخت ماہیت

ہباءً منثورا شد انگشتری رسول اللہ از انگشت عثمانؓ در چہ افتاد
بسیار جستند البتہ بدست نیامد معلوم شان نشد از دستش خلافت ربودہ اند
ففعل بہ رضی اللہ عنہ ما فعل میگویم ترا با ابو ذر غفاری میگوید
آنچہ در ایام مصطفی بود بران نتواند رفت اللہ جز در رہ مصطفی ہست دگر راہ
ناسخ الادیان والنحل ناسخ الرسوم والملل در خلل شد نبیئے دگر
مبعوث باید لکم دینکم ولی دین معمول آمدا ما وما من نبی الا ولہ
نظیر فی امتہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فعلی ھذا نسبتے
وعبرتے اگر زیاتی دلی کنند عہدہ جواب قیامت باشند تیرے بیکان
برتن بو نزنہ زدند گمان برد بیکان در تنش ماند چندان خود را خود
کندید کہ بمرد شرمم آید کہ چند گاہے ہوا نفس زنم مردان پیش آمد شرم نرفت
وحدت ثبوت یافت شرکت بخاست بیت

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی ۔ ازین آئین بے دینان پشیمانی پشیمانی

اے بیچارہ اینجا در ہر گامے کا ئیست و در ہر گامے استسلامے و در ہر استسلامے
بانگے ونامے کلام ما را بر سخنان او برابر باید کرد گہے از کثرت بوحدت آید
و گہے از وحدت بکثرت آید ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر فاتحہ پرسید
مرتضی رضی اللہ عنہ از فتوحات دل خود چیزے بفتح یائی نسبت برد از اول
شب تا سحر در بیان گزشت تفسیر ب بسم اللہ با تمام نہ پیوست
چہ تفسیر بود این متعلقے را اسمیہ وفعلیہ مقدم و موخر تقدیر کردی نزدیک من
و تو تفسیر با تمام رسید این گفت و شنود از کدام عالم بود نحو و صرف معانی
و بیان با ہمہ صورت بدیع خویش پس باز گشتند قلم اللہ را بین چہ تراشیدہ
اند فرشتہ است احکام را نقش کند یدان این نام یا بد ندانند ماہیت

واحد را بصور مختلف باشد یا شکال متصل مینماید سراو باکس ندارد آنکه هی
معنی نشد حیثیت بوسعید را که از بوعلی پرسید تحفه جوابی کرد او گوید الدخول
فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لا تلتفت
الا ما کان وراء الشخوص الثلاثه بوسعید زبان بمدح این کلمات
کشاده است اوصلنی هذه الکلمات الی مالم یوصله عبادة
اربع الاف سنة زهے حکیم بوعلی سینا که سخن او مشرق بواطن را از
عبادت چهار هزار ساله بیشتر برد نکو میگو همدانی ما چنین دانم بوسعید
این کلمات را نچشیده بود بلے بلے نچشیده بود اگر چنین بودے مدح
این کلمات بر زبان او نرفتے قاضی چنین میگوید اگر چشیده بودے
همچون او سنگسار آمدی شخوص ثلثه کرا گویند ملکوت جبروت لاهوت
یا ناسوت ملکوت و جبروت یا همین جبروت یا هر یکے شخوص را با
خود برابر دارد سخنے نیک بازگشت در فهم هر کس دشوار باشد کفر حقیقی
چه معنی دارد و اسلام مجازی از کدام دریچه سر بر ون کشیده است فکرے
کن همان سخن است با تو گفته بودم طلسم عالم جسمی قوم عالم جانی بوحنیفه گفت
چوبے خود زخود برید تخته‌هاے خود تراشید خود با هم بربست رغبت
واشیا هر چیز خود با هم برکرد خود ره وجله گرفت بخودی خود بره استقامت
آشنای میکرد و هری گفت استغفر الله سخنے هزلے و هیچ ویست بقدم
خود تفنیهٔ التزام فرو رفت قارون وار مضحکے آبادان مسکنے مرفه تر
اختیار افتاد خود را خود نتوان ساخت اما خود بخود توان شد و
توان بود و توان دید بالعکس شهود وجودات را اسلاب ترهات
بباد داده ست و همیات و خویلات را بیک پف پاکتر سوخته است

Marfat.com

عدم را چہ دم و قدم آنکہ کفر حقیقی ہم اسلام مجازی شد و اسلام حقیقی کفر مجازی بیت
سودائی سودائی سودائی بہ ای از ہمہ چیز در ہمہ چیز بر ہمہ چیز
سبحان اللہ ذیب یتکلم او من بداناوا بوبکر و عمر دہما ہما ثمر بیت
روزے کہ جز من شبان نباشد گوسپند از رمہ کہ باز دارد
کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنَاھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا۔ غیرہا عدم مثلیت
کرد مقصود ہمان بازگشت است تناسخی زبان دراز می کند عدم خانہ
جنسیت اگر مخلوق است و اگر نہ ندم با عدم است اِنَّ اللہَ لَا یَسْتَحْیٖ
اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا فوقیت و تحتیت باعتبار
من و تو آید و این نبودے استحیا دامنگیر شدے زبان ہندی محکم کردے
بقہ با فیل سر برابری بر آوردہ است گاہ گاہے عاجزش ہم کنند
عیسی اگوید قال اِنّی امرانی ربی و امرانی میگوید اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ
اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا اہل امانت جز موسی و عیسی نتواند
بودائے چہ باشد فیض اثر بموثر می بر د جز بکل می سپارد طائر علم از فضاء
لاہوت نظارہ راہبوطے خواست کرد لایق حال مقرے و مستقرے
می بایست عرش اجدانی بخشید او از مادر و پدر جداگانہ ماند کدام عرش
قلب المومن عرش اللہ۔ این ولید حلال زادہ از ازدواج روح و نفس
ولدے زاد علم از ان طرف منفصل شد نسبت خود این سو یافت ہمان
جا قرار گرفت دل با نفس یکے نشود کہ روح طرف خود کشان است
و نفس بتمام فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ نکند فیض روح برابر اوست دل ازین
دو پاک مصالح داد ہر یکے نسبتے باتصال و انفصال داشت بدین
جنسیت اعتناق و امتزاج آمد فَاَمَاتَهُ اللہُ مِائَةَ عَامٍ جزاً کیف

Marfat.com

یمحی ہمین باشد در ضمن آن اطلاع ہم شد بر بسیار اسرار چنین گویند این عالم کون وفساد است این مردن زلیستی است دیگر من صورۃ الی صورۃ ومن ھیئۃ الی ھیئۃ محقق ترقی شود علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہمین حکم کند حدیث حسن رواہ الحسن عن ابی الحسن عن جد الحسن ان احسن الحسن الخلق الحسن حسن وسی احسن اسوی امور اضافیت این سخن بسیار بار گفتہ شدہ است باین سخن بسیار کار است **بوسعید** رامی نوازند و ابو الحسن رامی گدازند تفرقہ چہ آمد یکے را سرگردان کعبہ کردہ اند و دیگرے را کعبہ سرگردانست ولیکن چنین گفتہ شدہ است **بیت**

تن مسکین من اینجا وجان آنجا کہ جانانم — کسے بیجان سخن گوید من آن گوی بیجانم
اگر صوفی شوی یار الباس پشم در پوشم — وگر زنار بر بندی من آن قیس رہبانم
اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — وگر در میکدہ آئی غلام مغفروشانم

بیت

نیست را کعبہ و کنشت یکیست — سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

سنائی میگوید یکے در یکیست بہشت و دوزخ چہ چیز است و اگر مثال خواہم گفتن تجزیہ و تقسیمہ جزو کل بحسب فہم من و تست و اگر نمی گویم خود دہن حقہ بر بستہ است یعلم ما فی الارحام یکے مغلوب شد دیگر مثبوت نامے وخاصیتے و مزاجے دگر اند مع کل شئ لا بمقارنۃ وغیر کل شئ لا بمزایلۃ الواحد لیس العشرۃ ولا یخارج عن العشرۃ صفات اللہ لیست عین ذات ولا غیر معیت اشیا را باوے ہمچنین اندیشہ کن نیشکر از کہے نمو و نما یافت بتدریج بر میرفت تا قصب السکر لقب او شد پشلیدند پختند غلیظش ساختند تا بمرتبہ

نبات رسید از آغاز تا انجام حلاوتے کہ دران کہ بود بتدریج درین تمرہ
قدم بنہاد معیت اور اسبحانہ باشیا ہمچون حلاوت آن کہ در مراتب
بر میرفت ہمچنین تصور کن زنہار اتصال و انفصال و انتقال را گمان
بنری این فیض اوست این را لاعینہ و لاغیرہ نامند بیت
نیست کن ہر چہ راہ ورا بود تات دل خانۂ خدا بود
مسکین حلولی از سر نادانی و فضولی گمان در حق اولیاء خدا برد حلول
کرا ادراک درجہ آن کجا کہ او در حلول کند بودہم یکے باخود در خود حال
شود این معقول این منقول ای عزیز با این طائفہ صحبتے باید و التماس
باید بشرط تصفیہ و تزکیہ تحمیل نیک بختے بود چیزے از نقد ایشان
نصیبے گیر دمغالیط این راہ این قصص و این حکایات و این عالم
و این آدم و این آسمان و این زمین است این صور و اشکال بدین
صور و بدین میانی اریش تو چون ہم گیرم اما یکے باید کرد مصرع
در چشم من آیند و بدو در نگرند

قاف عشق با قدیم ہم آشنائی دیرینہ دارد کہ خود را وہم تو امان
است ہر یکے شئے با صطلاح زبان خویش بلفظے خوانند اللہ را یکے
خدا گوید دیگر تنگری شخصے دیگر گسا یئن علی ہذا اگر کسے چیزے
را عشق نامند باعتبارے و نزاہتے کہ لائق باشد آن دیوانہ متجاوز را
از خود رفتہ باد ے پیوستہ باخود عذرے باشد خانہ موسی مہمان می آید
موسی را وہم حکمت ہیرو د ساختگی برحسب آن کرد تا حکمت با حکمت برابر
شنید از ورا او ورا خبر دادہ بصورت ہر چہ مشکل تر دست کشادہ
چو لنست کہ موسی در غلط نیفتد من آمدہ بودم تو ندانستی من چہ دانم

ن آیند
ن نگرند

باصد عزت و لطافت چنین شیوه بازی هم باشد ان الله وهب لابن آدم مالا بدله منه بدین حد هم جوانمردی نشاید خزانه خالی خواهد شد کناره آبے ام از وراء آن بر آب فریاد کشنوم خدایا من بچنین و چنین و چنین گرفتارم سیل آن می گوید من این گفتم تو شنیدی اگر شنیدی مرا چرا جواب میدهی و اگر میدهی من چرا نمی شنوم جواب دادن تو مرا چه سودمند این و این مثل مانند این در مانده با خود عاجز شده مینالد گفتم بیچاره این حالت این چیزے بحالت محمد حسینی ماند هر دم غم بر غم درد بر درد اندوه بر اندوه میگردد اینجا نه دست آویزنه پاے گریز مفر نه زمین لختشاانست و بازگشت ممکن نه تبنوع اسباب بیت انگند دلم رخت بمنزل لگاہے کانجا نرود بهر دلیلے راہے

هوالعزیز ادض عزاز اذالم تستقر علیه الاقدام

عشق مجاز هم درین ره جوازے کرده است علاقتے درستے پیدا آورده است عشق من حیث هو هو واحد است هو البعض الغیض گفتمش قاف عشق با قدیم گوئی توامان میبازد قاف قله بر کوه اندوه بر رفته است درد و غم را تحت الثری انداخته است آلات اسباب سفر را در گوشه خانه نهاده است آرام و قرار بپیش گرفته است خوشی و خرمی را قرین و یار خود ساخته است دستک و خنده را پیش گرفته است چه بیت

معشوقه بسامان شد تا باد چنین باد

کفرش همه ایمان شد تا باد چنین باد

دو دوست بهم نشستند غم و شادی یکدیگر گفتند سینه بسینه سودند هر یکے

ن البعض

بدیگرے بذوق و لطافت پیوستند قلۃ الامانی و ذر الثانی این حاصل لقب
کردند در او آن قضاء مطلق باشد لستره چون تقید می شود باشارت چون
معین میگردد ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ چہ باشد ظلمت مادہ و ہیئتے
وصورتے و علتے و سببے روے نمی نماید عبث نتوان گفت او را باعث
چہ نسبت اما آلہیات و حکمیات در فہم من و تو نگنجد عاشق خواست با معشوقہ
یکے شود معشوقہ گفت ازین طرف بخلے نیست اما تو از لذت اختلاف و تردد
واز وجدان درد و درمان محروم مانی عجب کارے دوی و ہمی پیش آرم
و او را بوہم و خیال چیزے سازم و آنگہے باوے عشقہا بازم تو درازی این
قصہ ہا میدانی آخر ازل و ابد است این دو لفظ چیزے ابتدا ے و انتہا ے
دارند این چنوے را تو یک جز و لا یتجزے می سازی و مراد خود را بدان
دعوت میکنی و سرفرازی ہیہات ہیہات این متاع کاسد و ظن فاسد
العجز عن درک الادراک ادراک اینجا رہ نمونی کردہ است
تا اینجا فہم رسید کہ ہمہ ادراک را غلط در غلط دید این معرفت حاصل شد
این نقد بدست افتاد این سرمایہ روزگار آمد قلہ کوہ عشق تا اینجا بر آورد
ہمہ را تحت قدم دید و خود را با قدم نیست و نابود یافت ۔

قاف حرفے از قف ہم باشد عاشق با معشوق یکے مر دیگرے
را قاف گویند دو دیم ہم ہمان گوید اشارت بدین باشد کہ تو بایست
او گوید ایستادم قف و قفت سیر سلوک تا اینجا تمام شد بیشتر مساغ طیر و سیر
نماند یکے در یکے انیستی در نیستی قضا در قضا چہ سیر و چہ سلوک را رہ دہد ہمتش
دامن گیر او ست بازگشتن نمیگذارد او قف فرمودہ است محل در آمد نماند
سلوک رخت مراجعت بر بست دائرہ نفس بازہ تا بمنزل رساند مرکارش

باز میگرداند ہمہ را آن ہمت کجا کہ بپاے ہمت ایستد این خواری باز گشت
بر خود روا ندارد ہیہات ہیہات سر بر در نہادیم و جان ہمان جا دادیم پیشتر
رہ نیست باز گشتنی ماندہ ایم۔

قاف عشق از دائرۂ قاب قوسین حلقہ کشیدہ است کسی را از ان
گذر صورت نہ بندد ہو دیے ع و سے سر پوشے چہ دانم چہ بود چہ شد چہ گذشت
ہر یکے لا حول و لا قوۃ الا باللہ فرو خواند ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ
حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا شہ ع و س ہو د ح و حجاب
بیک ہالہ در یک خطرہ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ طغرا نیستی بنام وجود خود ثبت
فرمودند بر نام من و تو این جہان و آن جہان خطے در ازے کشیدہ اند
و درازی خط را تو میدانی از ازل تا ابد در کشیدہ چیزے ساختہ کالحلقۃ
المفرغۃ لا یدری این طرفہا نمل در حلقہ حاری چہ تدبیرش جز کہ
در وسط ایستد اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ہم برای این مصلحت
است ہمہ در ہا بربندند ہمہ راہ ہا تنگ گیرند ہمان کوچہا مسدود شود گریختہ
چہ کند جز کہ بجاے ایستد بضرورت ہمان شود ترجیح بلا مرجح ازین افسانہ
قصہ خواند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت
از کرد و حقیقت الحق بیا نہاے خارج عن حد الامکان سہ جملہ آن آب جلی و خیالی
اصلے و ظلے اما این سہ دیگر اندرون حجرہ غیرت اند جہے درون بدرون
کردہ کار بجائیست او خود میگوید اَکَادُ اُخْفِیْہَا فر حقیقتی از چنین چیزے
باشد بیا نیکہ ما میکنیم مثال قوت و فعل قابل باشد و این عین شرکت بود
ہر چند بر سموات روے یک را غرق طلب حق بینی ہیچ یکے گامے
بکام دل نرسیدہ ہمہ از من و تو مشتاق تر اند افلاک ہم بدین خیال میگردند

Marfat.com

کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ قارعہ درشتے بر سینۂ جان شان میزند در اثنائے
آن طرف رعایتے ہم می نماید ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ نومید شدن نمیدہد
فرد حقیقی از حقیقۃ چہ معنی دارد حقیقۃ الحق وجودہ ذات ذاتہ ماہیت حقیقت
چہ عبارت باشد حقیقت حق حق حق از ہر سہ عبارت روی گردانیدہ است
اشارۃ بکلی کردہ است شریعت عبارت از گفت است طریقت عبارت
از کرد حقیقت از دید حق الحقیقت از بود حقیقت حق از بود نابود حق حق
بود را بود ای ترا گویم اینجا کس نا سود المے و لذتے و راحتے مشقتے جز
در تصور دوی و اعتبار شرکت نیست بیان شان ہمانجاست از یک چہ
گوی مگر یک بیک گفت را اہل ولد مانع باشد کرد را گفت پیش پائے
زند لولا السنتان لہلک زفر ہم ازین باب مسئلہ ایراد کردہ است
پیش دیدہ گرد عارض ہشود پس چہ میگوید بیچارہ بوسعید را از کجا
بکجا می آرند سہ مہرہ دگر از حجاب و استار پیر و نشست با غلطش او کسے را و ارانے
قابل نیست از آتش بدو دنصیبہ گیرند آنکہ نفسے اندرو در آئین تا چہ خطیست
و تا چہ تمامی کار است ظلمت در ظلمت است نمیگویم این تاریکی کہ تو شناختہ
اما کمیت کسے را رہ روی پیدا نیست چہ گفتار بایزید است اینہمہ را
بیامرزد غفران غفار را من قبل این گفتار چند ہزار سال مقدم دید
ابلیس را بیامرزد او آتشی است تاب آتش دارد تو خاکی غم خود بخور بایزید
با خود این خیال پخت کہ کار بدست من است و او را خود میگوید تو
غم خود بخور اگر راہ گم نبودے و توشہ کم نبودے و ہادی را بر ہیچ اختلاف
مذاہب را متصور نبودے مذہبے در ایام مصطفی او رفت زمام ہمہ بدست
ہر کس افتاد آن سو کہ خواست با جتہاد کرد ثواب آن دید و ہر یکے را اجتہاد

لہ وجودہ ذاتہ ذاتہ ماہیتہ حقیقۃ حقیقۃ ن حقیقتہ

ن بے

ن بلدر

Marfat.com

وراے روے نمود نتوان در حق ایشان گفت اجتہاد ہر کسے بحسب
ہواے او شد والعیاذ باللہ سعید مسیب میگوید سر میکوبد خاک
بر سر می انداز دومی نالد ہر چہ شد شد بلا این بود کہ یک نمازے
از مسجد مصطفے فوت شد این دینداری اجتہاد این مرد بحسب ہوا ان جون
توانم گفت قیامت را با قاف عشق گوی برادر خواندگی باشد آخر
ہمہ کار بقیامت رسد و آخر کار عشق ہمبدان رسد در قیامت جو ہر
ہر یکے پیدا آید در عشق ہمین کار است مصرع

خالصے باید کہ از آتش برون آید

سلیم قلب میکند لا تتھجروا فان الناقد بصیرٌ فللہ الحجۃ البالغۃ
نقد قلب و سرہ راکے تمیز کرد درین بازار روایجے نیست خریدار نماندہ است
خرندہ و فروشندہ ہر دو بیکار گشتہ اند نماندہ است ہیچ تدبیرے
جز این کہ عجب کارے افتادہ آنرا لب جوشد لیلے الکبریا ردائی
ہمیگفت مجنون در رویت عظمت گم بودہ رہ روی منیافت از کجا
بکجا از علا تا ثری ہیہات آمد ابد دور تر باشد مرا تو خبر نداری باچندین
دوستی و محبت تنبیہے نکردی من گفتم تو ندانستی حلاای چہ شد طالوت
کجا رفت فلان و فلان دگر چہ شد ند مردمان ہمہ در کارہا خودہا باشند
کسے در اکلے و کسے در شربے و کسے در کارے فجاءتہ بغتتہً قیامت
قائم شود عشق را ہمین پیشہ است بیچارہ زاہد با ہمہ وقروعت وقرار
خود جاہ و مریدان عاشق بدکارہ شد چہ تدبیرش رسوا و فضیحت اینک
قیامت اینک بلا آمد اینک بغتتہً فرو گرفت بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی ۔۔۔ برداشتہ تیغ لاابالی

جز رداری

Marfat.com

قیامت چہار باشد عشق یکے ہر چہار عبارت از تحول و تزلزل و انقلاب و تقلب باشد ایمردن زیستنی است دیگر من مات فقد قامت قیامته از کون بفساد رفت و ازان فساد کونے دیگر شد پس آن کونے دگر شود بعد آن چہ پیش آید این ع فا و اولیا خوف عاقبت کنند ہم ازین و لا ادری ما یفعل بی و لا بکم گفته اند در بہشت اطمینانے و قرارے خوف جلال چہ معنی دارد که از قہر سخت تراست آنکه محی الدین ابن اعرابی گوید ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی او را ہم ازین جا غلط افتاد لو ھلکت ھٰذہٖ العصابة لم تعبد فی الارض پس آن ہر صد سالے اختلافے و اختلالے تبدے و تحولے رسوم و عادات بگردد آنچه مردمیدان نماید بدان وصف نباشد یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ ازان نشانے دہ بعد ہر ہزارے دورے دگر دائرہ دگر سائرہ سلطانے عظیمے و قہرے قوی که از مشرق تا بمغرب و از مغرب تا بمشرق و جنوب و شمال ہمه را بیک رنگ کرد برائے ابقائے تخم چندین را نگاہبان شود آن سہ قیامتے که گفتم علامت و نشان قیامت باشد و مثال او نمو داری بود ہفت دور گشت دگر بحکم خدا باز گشت علما گویند رویت بالاترین ہمه نعمتہا فعلی ہذا باید که جز در بہترین امکنه نباشد در کرسی قضا جلوس فرماید مومن و کافر مطیع و فاسق را در محضر کشند اکنون او را بینند و طاقے رات کرده باید نقشے و نگارے باید چار و نے ده باید تا بہترین امکنه شود جلوسے نشستنی خاستنی ہمان شد تنزہ کجا رفت مجسمه مشبہه حرامی شود

دل مرا آئینہ ساز یک لحظہ آن سو روشن تر بین کہ چہ مکان لامکان
است و چہ انوار لامکان دران مکان ہمہ ضیاء و لمعان با تو گوید
اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فاعبدون صحرائیست وجودات کونین
از حبہ خردلے خرد تر بین و مقصود را ہمہ محیط دور او وراء شد۔

تحفہ دیگر یکے را دران قضا در طلب و جست و جو حیرت اندر
حیرت سپس آن ہمو باز آرد ترسم در مزاج خلل افتد اگر پیر دستگیر شود
ببازی و تو نیازی ناز بازی او را باز آرد وہم دشوار باشد
اِنَّمَا العلاج بالاضداد اد دران صحرائے گم نشدہ است کہ
مضیقے و فضائے را باوے جدائی توان نہاد کلھم مجزیون
باعمالھم قیامت شد کثرت با وحدت صورت اظہار کرد ہر یکے را
نماند جزرہ اقرار عجب با این اقرار و با این تجلی وحدت بظہو خود
پیدا دانستی اینجا نیز یکے باشد با ہمہ تعلق و تکثر تعین صرف وحدت
غرق بود علی ہذا تجلی بر ہمہ شد و آنکہ تو گوی بغضے و رحمتے فلیکن ہر چہ
شد شد بارے او شد وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ عکس
با عین ظل با شخص چون یگانگی کردند شخص را در آفتاب استادہ کن
و ظل را جلدے و ضربے زہے ایلامے کہ آن شخص را خواہد شد زنہار
نگذاری تا توبہ نکند امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہم ازین
صورت بدیع نمود گفت اقمہ الشمس واضرب الظلال
چہ میگوی ظل را با شخص برابر کنی عین ضلال باشد یا نہ از ہر آسمانے
گذشتم فرشتگان رحمت اعلی بر من گریستند مسکین از کجا بکجا می برند ظل را
با شخص چہ عین بود سنائی از رہ خود کامی و خود رائی ازین جہان اشارے

Marfat.com

وخوش خود نمائے کردہ است **بیت**

نیست را کعبہ و کنشت یکیست　　سایہ را دوزخ و بہشت یکیست

السلطان ظل اللہ فی الارض اے عدو بدبخت ابطالب
سلطنت مملکت بادشاہ باہمہ دولت وعزت بر تخت بر آمدہ است
وسایہ اش پیش تو افتادہ کارش تمام نکنی ہمبرین مزبلہ کہ ایستادہ تخت
سازد یا زشاہی بران شنیدہ حکایت جنید و مریدے کہ ازان
او علی کبنوری ہمین شیوہ می باز دمن میان بازیگران ہم بودم دگر
نماید چیز دیگر باشد عیسیٰ مردہ را زندہ کند از گلے جانورے سازد الف
زند بپر اندش اعجوبہ این میخواہند بکشند او میگریزد تو مردہ مارا زندہ میکنی
توچرا خود را زندہ بمیداری چرا گریزی وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ جواب
دہ ہمہ شدہ است وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ عذر من و تو خواستہ است
من این را دیدہ بشناسم تا بودہ ام از ان این بودہ ام عیسیٰ گفت
ہرچہ از ما ستدہ بازدہ نہ مار اشد نہ او را شد نہ او را از میان ضایع
رفت بروگو علیک بحفظ القلب ہرچہ دل فرماید آن کن دل
را از پریشان شدن نگاہ دار عصا میزند احیی باذن اللہ میگوید
عصا چون زندہ میکند آنکہ عصا گرفت خدار اعصی اللہ شد آنکہ بضرب عصا جزا ماتت
نباشد بروندش تا بردارش ہند عیسیٰ بفریاد رسی رسید او ہم بدان اصرار کہ جز یک
نان نانے دیگر نبود یکے گم شدہ است آن یکے متوہم بود تحقیقے نداشت ورنہ کجا
رفت آمدن زیستنی است دیگر یک سخن را ہش دار از ابتدا و وسط و
انتہا جز بر یک حرف نہ ام و جز بر یک نقطہ نہ علی کرم اللہ وجہہ
میگوید العلم نقطۃ کثرھا الجھل این جہل ما صورت اشکال

وامثال پدید آورد یکے بہمہ رنگ ساختہ بہمہ شکل پرداختہ در حجابے در رفتہ وورا ہر یکے سخنے گوید زبانے دراز کند ہر یکے بوہم خویش نشانے دہد چند شیشہ بیار اما شرط آن باشد کہ ہمہ سپید باشند یا برنگہاے مختلف وآنچہ فی بطن شیشہ باشد بہر رنگے کہ بود شیشہ ہمان نماید یا آنچہ در ویست او برنگ شیشہ نماید این آمیزی را نو خبر نداری بیت

نظارہ گیان روے خوبت — چون در نگرند از کرانہا
در روے تو روے خویش بینند — ز انجاست تفاوت نشانہا

واعجبا مجنون دران شیشہ خود را می یابد لیلی گم گشتہ خبر آن نماید اکنون شیشہ شکنیم اکنون چہ کنند مجنون عاشق کہ شد لیلی کجا شیشہ شکستیم مافیہ مذاب شد در دہم ازین دریچہ سر برکشید ہر چہ کردیم کردیم در وصیر ندیدیم ہر دو دست خود را اصغر الیدین یافتیم بے بریدہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ ظلمت وجود ما شدہ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ چون مبدا و معاد مرجع و مآب الحاصل مافی الباب ہم ازین جا انحصار یافت شعر

انتم حقیقة کل موجود بدا — وسوا کم فی العالمین توهم

نہایت کار رسانیدیم با این ہمہ ہمین من دران جمع بیگانہ بودم من وما تو واد کجاست بگو کار ببقا وہم رسید علی ہذا اسانہ وسوز درد وارد بر فور آن غلبہ باشد سود مند ماچہ آید ہمین کہ دردمند ما کرد وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا تراچہ گمان

Marfat.com

می آید قضی افعل ماضی است بر حکم ثبوت و مضی کرده است چه باشد سنگ و چوب
و خشت و درخت بر پرستیدن حکم کجا رفت گرد او هم بر بهانهٔ انشور امیدی
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا جواب این سوال کرده است **بیت**

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روے | بازانکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاؤ ہوے
چون ذوق تو کافر زبتے بیاید | مسکین چہ کند کہ بت پرستی نکند
بحق آن خدائے کان بعالم | ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
مراطعنہ مکن در بت پرستی | کہ فرقے نہ میان بت و بتگر

وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا اگر تربیت کرد اندیشہ کجا رفت
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ این رحمت کہ میکند **ابو الحسن نوری**
میگوید من در حمام باشم جامہ من در دہلیز نگاہ دارد رأیت ربی فی صورۃ
اُمّی کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ وَجَنَاحَ الذُّلِّ ہم اینجاہا کالحلقۃ
المفرغۃ لا یدری این طرفھا گردہ خوشی کشیدہ است در ندارد
ورہ ندارد گرفت ندارد آید زود رود نتوانی نگاہداشت بسیار بار رفتہ ام
جز ندا، دور باش نشنیدہ ام ایاك و بساط الملوك لھم ما یشاؤن
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ گردن بند ہمہ شدہ
است القید قید الاسلام عمر اسیر کردہ میدارد وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ دست را باکلہ نہی دست باکلہ سازی دست
مرا ہم در گردن من غل کردی و مرا فرمای لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ وسط الطریقین از کجا روے
نمود مغلغلے مسلسلے مقعدے زمنے او را گوی برہ راست دید رود در
رو نیک بے نظیر آنکہ آن بیچارہ چہ کند فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا انشدہ

Marfat.com

بحق تو بعزت تو بحرمت تو خیلے عمرے درین آرزو گذشت من با شم
و تو آہ میسرم نیامد او تنہا ست دو می را دیدن نتواند یا اٰدَمُ اسْکُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ چہ ازدواج بود این حوا را ہم از آدم کشید
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا علیٰ ہذا آدم را سکون با خود شد
فحن الیہا حنین الکل الی الجزءِ ہر دو باہم سر بدیوار زنند باشد کہ بنوعے
ہر دو یکجا گردیم این جدائی است ہرگز دوری نپذیرد این بیگانگی است
کہ ہرگز بہ یگانگی باز نیاید **بیت**

تا بحلقم ہمچو کشتی غرقہ گرداب غم　　دست و پائے میزنم تا نگذرم آب از سرم

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ او مرا از خود ترساند و من مبتلاء او ہیچ میدانی
کدام گرداب است لابد منہ ولا سبیل الیہ بیرون آمدنم میسر نہ باو
بودن رہ کارے نہ راہے است کہ جز سایہ ہمرہ نہ دردیست کہ جز درد
بردر دو تو شدن درمانے نہ منزلے کہ رہ روی و رہ بری و تعین منزلے
محقق نہ **بیت**

دلا تا کے درین زندان فریب این و آن باشی
یکے زین چاہ ظلمانی برون شو تا جہان بینی
جہانے کاندرو ہر دل کہ یابی بادشایابے
جہانے کاندرو ہر جان کہ بینی شادمان بینی

سنائی خود رائی و خود ستائی ہیکند چنان بر ہم بر بستہ است کہ مجال دم زدن
نیست ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ درین تنگی و تاریکی بادشاہی و شادمانے
فضاے راحت ہواے کامرانی از کدام دریچہ سر برکردہ است از کدام
فرجہ فرصت برون شدن یافت و من فقہ الرجل اذا ارادان

ازالت
یتوضأ أن یبدأ بالخلاء نعم نخست تطهیر انجاس سپس آن ازالت وسواس
سپس آن انتفاء حجاب ثم و ثم فثم تا آنکه پاکتر ولطیف تر نگردی الصلوٰة
معراج المؤمن چون توان قدم آنجا نهاد سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ
لَیْلًا تا کہ وران حضرت برد تا بره وقفل کہ رساند وراء سراوقات سراچہ
کشیده دربانے بر در ایستاده است چوبے بدست گرفته سراچه است نہ از زرونہ
از دیبا نہ از حریر نہ اوراطولے نہ عرضے نہ او را زرعے و میخے اما سراچہ اش نامند
و آن دربانے کہ بر درش ایستاده است نہ او ملک نہ او بشر نہ او جن نہ او بدر
اما رونده چنین داند مردے چوب در دست گرفته بر در ایستاده و آن چوب
کہ بدست گرفته است از زرے و نقره نیست از لعلے و زبر جدے نہ وار مروارید
و گوہرے نہ طولے نہ عرضے نہ وا بنویہ نہ عقد کار برین جملہ است گوئی چوب
دستے است و بدان دستے کہ او گرفته آن دست را قبضہ و قبضے وراحتے
و بسطے اصبعے لحمے عظمے عصبے نہ اما دست گویند برنده رونده را
تا آنجا رساند مصرع

این ره نتوان رفت بپاے

و گر آن رونده بقدم رود برنده ره نمائی کند تا آن در رساند پس آن از
وراء سراوقات عزت نداء الی الی بر آید بدان نازکی بدان نرمی بدان
لطافت بدان خنکی لوسعت اهل الدنیا قواطرها برنده رونده
را درون فرستد ندانی کہ آن درون عرضے و صحنے کونے و مکانے دارد
واللّٰه اعلم تا درمیان با وے چہ رود بیننده نداند کہ دیدم نماینده نگوید
کہ چہ می بینی مصرع

اینجا نرسد نه ورق هر سودائی۔

Marfat.com

آن بیر بندہ کہ روندہ را تا آنجا بردہ است و او را نیز از ان شعورے نہ ماند
کہ با او چہ گذشت با ہر یک شطرنج بازی دگرے بازد تو چہ دانی کہ بکدام مہرہ ترا رخ
نماید خانہ ترا آن شہ مات سازد بیچارہ نیست و نابود مسکین نابود در اصل وجود
از چہ شعور تا چہ حضور در کدام نور با آن بود الی الی این آدم دورباش عزت با ہمہ
رفعت و جلالت دورباش کبریا و سلطنت جز این نگوید ہان وہان دور
و دور و دور آہ آن نادان در خانہ وصلت کہ بوہم و خیال خود او را
وصل نامیدہ است ہم بعزت او ہم بحرمت او ہم بیگانگی او ہم بفرزانگی
او ہم چندانے بینہا جدائی و بیری و گمراہی آن قدر تصور توان کرد کہ
بعد المشرقین دورتر باشد محمد تو در قبۃ النور ربّ و بعد دق الباب از درون
قبہ بشنود کیستی تو بردر ہم محمد لاحول ولا قوۃ الا باللہ باز گرد کہ اینجا منی و مائی
نگنجد مائی و منی در مضیق کہ اضیق الامکنہ است محل در آمدے و برون
شدے ندارد یا رب چہ گویم مسکینے بیچارہ پروردہ کافرے یتیم زادہ
زنے بیوہ قدید خوردی روزگار گذراندی ہیچی نیستی نابودی ہر آئینہ
چنین گویند شعر

حبذا وجھک المبارک فلان مرحبا مرحبا تعالا لا تعالا

آن آمدن سودمندے نبود ورنہ دعوت دگر چہ معنی داشت محمد را از خود بخود
ورائے خود رفتن چہ مصلحت باشد بتردد بین صحو و محو بین فنا و لقا بین
رمس و طمس و صفور و غیب و شعور و نکرہ و وجود و عدم و حقیر و عظیم اللہ
بازگشت را رہ نیست و آنجا کہ ستادہ ام ایستادہ را مجال نہ پیشتر شدن میسر نہ رباعی

مرا در دلیست در سینہ کہ درمانش نمی بینم پریشان خاطرم ہر دم کہ سامانش نمی بینم
زہے کفرے کہ من دارم کہ ایمانش نمی بینم زہے راہے کہ پیشش آمد کہ پایانش نمی بینم

ن این دم
ن برد
ن فلان
ن تعال تعال

Marfat.com

اضطراب محمدؐ چه معنی داشت ستارش از رفتادن چه بیخودی و بیهوشی بود بکدام
زبان توان التحیات للہ والصلوات والطیبات شعر

ای یار عزیز من کجائی | با اینهمه کبریا کرائی
آنجا که نه کون و نے مکانست | وانرا که شد از منی و مائی

صدیق اکبر میگوید العجز عن المعرفۃ معرفۃ چه دانیم توان این را
چه معنی با خود راست گیری ای عزیز خلاصہ رسالہ قشیری جز این سخن نیست
قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ العلم من الصفات الذاتیۃ واللہ
من ورائھم محیط دائرہ است کہ ہیچ یکے را ور آن گذشت نیست بیت
بسیار خواستم کہ شوم سوی باغ لیک | پروائے آن نبود کہ از تو سفر کنم
السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ قایل کیست
سامع کدام کلام چه السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کہ می
تواند و کرا میسر آید آرے او خود را خود ستاید او خود بر خود بر آید او خود را بخود
نماید او با من و تو نپرداز د او خود با جمال خود ساز د سالک مجذوب متدارک
مسلوک از بر پدر برند و از در بکارش خریستد مسکین محی الدین ابن عربی
و بیچارہ قاضی ہمدانی چه کند کہ ولایت را بر نبوت ترجیح ندہند چند وزیر
ہمنشین و مشیر و بشیر پیشواے او ست با اینہمہ از بر پدر است و از در بکار
متعرف ست گویند لا تحجب الخلق عن الحق والحق عن الحق آری ہمچنین
است چہ میگوئی معشوقہ ہمارہ حاضر باشد و نفسے از تو جدا نہ خواہ در خلوت
خواہ در جلوت اما این عاشق با معشوق خود در محضر و مجمع و در منظر و محشر چہ
باشد با وے چہ توان کرد بس آنکہ در خلوت باشد نہ آنکہ ہمہ مرادہا ہر چہ ہوس
یکدیگر است بکام خود برند و دیگر در بستہ باید رقیب مردہ باید سگ خفتہ شاید

Marfat.com

دلالہ درون و برون رفتہ آید چراغ را ہم باید کشت درین تنہائی و تاریکی چہ اُمّا
چہ شود و تا چہ رو دو کاراست یا در یا بر اگر در برمیسّر نیست بارے بر در رو آنکہ
از در ہم گذری آنکہ ترا بادے صورت کارے نیست رقبۂ عبودیت تو سر از
ربقۂ اطاعت برون کشیدہ است بحقیقت و آن اگر در بر است کار درست
است چنانچہ باید تمام تر است و اگر درین قلب شو و بر در افتد رباعی

با دل گفتم مرا مبر بر در او — کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت کہ این حدیث بیہودہ مگو — یا در بر او کشند یا بر در او

صوفی را جنید در بادیۂ چشم بستہ دم درکشیدہ بے طعام و بے آب عمرے ماندہ
جزم الزام حال آئین و نفس صورت آن اکام او بہیچ مرادے نرسیدہ و ہمہ بلاہا
کشیدہ جنید خواست رحمے بران بیچارہ کند خواست تا سرش بزانوے
خود نہد آن شہباز آن سرفراز حقیقت و مجاز را دریک پلہ نہادہ بیک
سنگے وزنے کردہ ہمہ وجودات را چون چوبے مغز پوست در پوست
دیدہ فریاد بر آوردہ کیست این فضول میان من و دوست من فرجہ مدخلے
میجوید برگذر از سر من بگذار مرا با دوست من یُقَلِّبُنِی کَیفَ یَشاءُ جنید
ازین نوید دست و پاے خویش را در تصرف و قدم سیر و سلوک پے بریدہ
دید آن سید الطائفہ آن رئیس القوم آن مرشد الصوفیہ آن مؤدب اہل سلوک
خود را از ہمہ بہمہ و اماندہ بس افتادہ تردید اکنون چکند کہ بگوید عبادت
ہفتاد و ہشتاد سالہ را ابتار موے بربستہ اند در فضلاے بے نیازی آویختہ
صرصرے از فضلاے کبریائی می برد ندانم یار در داشت یا قبول خود را
دران پلہ نہاد در میزان الاعمال حالات او را در پلہ بجاے سنگے نہاد
دانست کہ ہمسنگ او نیم بلکہ بپاسنگے نرسم ہم سنگ او چون توانم بود بایزید

چہ گفت یک چشمے کہ بستہ ام بخواہم کشود ترا با بسطام فرو برم سلطان العارفین
از رعایا و چاکران این درگہ میشود آہ بار کجا می یابد بسیاران خواستن جز بر کوفتہ
رخ شکستہ باز نہ گشتند اللّٰھمّ انی اعوذ بك من أن أشرك بك شیئا
وانا اعلم بہ واستغفرك لما لا اعلم کدام شرک است آنکہ معلوم
نشود مخفی ماند عجب ابہا میست این علیٰ ہذا جملہ مومنان خود را در شرک شرک گرفتار
بینند شعر

انتم حقیقۃ کلّ موجود بدا وسواکم فی العالمین توھم

ہمین تو ہمیست کہ او را شرک خفی نامند با خود از خود بخود در خود ز خود ہمین را
شرک نامند آنکہ گرد ما و شما و احوال و اعمال کذلک از بود وجود ہم کہ آسود
ہمیں شرک شد یعنے فرد حقیقی را تقلب انقلاب چہ نسبت توحید شرک تصوف
شرک توحد شرک اتحاد شرک اتحاد شرک وحدت شرک اے ہمہ بے ہمہ و رہمہ
کم از ہمہ ہمون گرگ ہجو رمہ ان اللّٰہ لا یھدی قوما ضل عن سبیل
الحقّ بوسعید میگوید یا کلّ یا خالق الکل یا رب الکل یا کل الکل یا کلیۃ الکل یا
کلیۃ کلی۔ ھیھات فھیھات کلّ الانس واضمحل
الکلام واتحد کل ذی رای برایہ بلی۔ انّ الملوك اذا دخلوا
قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ قہر سلطنت ہمین
تقاضا کرد نعیم رضی اللّٰہ عنہ میگوید ای بنی ہاشم عصبیت و نخوت
شما گم گشت کہ روا داشتید یکے از بنی تیم و دیگر از بنی عدی از شما تقدم
کرد قدم پیشتر نہاد و حاکم شما محکوم او امام شما موتم چہ کنیم حکم قہار این بار
بر گردن ما ہر چند من اثقال ایسار است بقہر و غلبہ نہاد و اعزہ را اذلہ
ساخت چہ تدبیر جز گردن نہادن بحکم تقدیر۔

Marfat.com

ذوالنون میگوید خدا خلق را آفرید دوزخ را عرضه کرد رہ آباد گرفتند نہ صد نود نہ جزو ہیبت زدہ ازان آتش طلب نجات و فرجہ خلاص جستند من قبل این بود کہ برایشان دنیا عرضہ کرد نہصد نود نہ جزو در دریا خلاش فروتر رفتند آن یک جزو بقیہ را ہزار جزو کرد نہصد نود نہ جزو ہمان کہ گفتہ بودم ہمانست آن یکجزو را ہزار جزو کرد بہشت برروے ایشان جلوہ داد نہصد نود نہ جزو مبتلاے او شد یا آن یک جزو باقی خداوند سبحانہ و تعالی فرمود برشما دنیا عرضہ کردم رغبت نکردید دوزخ نمودم نترسیدید بہشت نمودم در محل اجابت قبول نبود اکنون در پے چہ طلبید و از من چہ می خواہید قالوا انت تعلم ما نرید یارب محل گستاخی نیست حالت علم ہم بدو ہم بدین مصلحت است این الماء والطین من حدیث رب العالمین واین الماء والتراب ورب الارباب **شعر**

تجلی الی المحبوب من کل وجھۃ فشاھدیہ فی کل معنی وصورۃ

فی ظرفے و نظرو فے طلبد عجب حالیست ۔

این قاف **عشق** را گوی کوہ قافیست ہمہ وجود آر کفص الخاتم در قبضہ قدرت خویش آوردہ العشق باب الی الجنۃ العشق فرجۃ من النار العشق قصر فیہ الحور والانہار العشق کبیر من جملۃ الکبار العشق رشح من فیض اللہ الجبار العشق قہر من الواحد القہار عشق آن نعمت نیست کہ وصف او در زبان ہر نبی و ولی و ہر فصیحے بلیغے در بیان تواند آورد عشق آن بلا نیست کہ رطب و یابس را باتو گذارد عشق آن دوزخ نیست کہ انبیا و اولیا را لنوزد عشق آن قعر نیست کہ نہایتش کسے دریابد عشق آن سلطان نیست

که برعیت و اعوان محتاج باشد عشق آن حریف نیست که با من و تو بازد
عشق آن سوار نیست که در صحن دل تو گوے چوگان باز د عشق آن آشنا
نیست که با تو و فا کند پس بر گذر ازین بیشتر مصلحت نیست امسك
لسانك واقطع بیانك والزم عذرك عشق را ہچو مہ مدان
که گہے زیادہ شود و گہے کم شود عشق را آن کوکب مدان که بر آید و فرو رود
نبود نفسے و زمانے نبود ساعتے وا وائے که محمدؐ را در اعلی علیین نبردہ است
واو را از ان فرو تر زدہ است معراج چہ معنی داشت بازگشت چہ باشد
نه آنکه بر آوردن و فرو زدنست محمدؐ چون گوید اللهم انی اعوذ
بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك
واعوذ بك منك حضانت کما اثنیت علی نفسك
میدانی یا محمدؐ چہ طعنہ است این وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِی کُلِّ قَرْیَۃٍ
نَذِیْرًا اِنَّكَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ عشق از مادرے و پدرے
نزادہ است عشق از تختے برون نیامدہ است و از علوے فرو نیفتادہ
است عشق کما ھو ھو کسی ندیدہ است عشق پردہ از رخ وقتے بر نکردہ
است روے عشق وقتے کسے ندیدہ است عشق از صفور را بیاموز
موسیٰ چنین گوید انا و غیری ہم از ان انا اعلم فرمود ہم از انش
خضر گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ماہی بریان زندہ در آب
آشنا کرد موسیٰ را ازین نکتہ گر خبر ستے احتیاج بتعلیم خضر نبودے
او را بجہالت و بلاہت نسبت نکردے موسیٰ بشرف تکلیم تفضیل
یافت و اعجابا

بیت

او با ہمہ در جمال چشم ہمہ کور | او با ہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

Marfat.com

لن ترانی گدائے از اُمّت محمّد چنین گوید بیت

حسن رخ تو ملک دو عالم فرو گرفت بیچارہ کہ از تو گریزد کجا رود

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ نصیب عیش کردہ اند عجب ظہورے نیست تو چشم بندی اجلالاً و تعظیماً ہیبۃً و رہبۃً او را ہم درون حلقہ بستہ بیند عشق آن نور بیست کور ا ظاہر و مظہر خوانند خواجہ حسن ہمیگوید اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا خیمہ در دریا زدہ اندر ربع مسکون ابرآن مثال داشتہ وَكَانَ عَرْشُہٗ عَلَى الْمَاۗءِ جملہ وجودات در بطن عرش است ہیچ جزوے از اجزا خیمہ و ہیچ تارے از پود و ازان تسبیح حقیقت بیرون شدن نتو انست است اِنَّ اَوْھَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۔ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ چہ قوۃ نمودہ است ترین باد ہا ثمود و عاد را در قعر آن دریا فگند چون تو خواہی آن خیمہ برقرار باشد از عشق کسے نیا سودہ است دیدہ عشق وقتے نغنودہ است تو این سو لحظ کن نظرے با معان ببین تحقیق تو شود کہ عشق بازی نیست نکتہ مجازی نیست کارسازی نیست محل دلنوازی نیست مکان سرفرازی نیست عشق بیمہر است بر کسے نظر شفقتے نکردہ است خبر از درد من و تو ندارد او خارج از جملہ النسب اضافات است مسکینے ہمارہ دردمند مستمند از چند تا چند انکہ او را ہیچ شفقتے می آید يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ برای چہ میگوی دوستی این بود دندان ورخسارہ محمد شکستہ و بادے چنین گوید اگر تو نبودے ہیچ وجودے نشدے ہمین محبت است در آرند فرزند عشق ندانند عشق جز جفا نباز ذلفار اانکار دارد صفا را کدورت بہم آمیزد کفر و ایمان را درہم زند مرا گوید کعبہ را چنین احترام حرم را چنین عظامہ مشتے سیاہ رویان را

بعث کردہ بہانہ بر سر ایشان نہد و خود برنگ سیاہ روے بر آید قطرہ قطرہ
اش کند نکو تسبیحے است فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ
تُصۡبِحُوۡنَ باین سیہ روی این عشق از ہمہ منزہ فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ
تُمۡسُوۡنَ ازین سیہ روی بنزاہت نماید وَحِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ بدان
جمال و صباحت پرستیدن پیشہ سازد یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ
یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ لطف قدرت بدان صورت نماید پس
آن خودش ستاید لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ
چہ میگویم مردہ مردار شد آن احسن تقویم اقبح الاشیا گشت لباسے برتنش
عاریت کردہ بود باز ستد بقواے کہ او بود پیدا آورد کون با فساد جمع کرد
آن احسن تقویم ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ رفت پس آن
شعبدہ گری اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ازین انشا او نغم
چہرہ بازی کرد ہر آئینہ بازی گر را جلے شاید فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ
اگر منت نہد مقطوع شود محمول و موضوع از مبتدا و منتہی خبرے ندارد صاحب
حالے باید تا این تمیز تواند وروی صرف از نحو تواند آورد اے مسکین ترا
اسمے بیش نیست تو از فعل او حرفے معلوم نداری این ترکیب اسنادی نیست
این مرکب امتزاجی نیست اے مسکین نعلبک بت اضافیست الیاس
از جملہ حقائق و معارف روے یاس دید ازین تلبیس و الباس و ازین تعمیہ
والتباس لباس نہانی در بر کردہ بہواے فضاے الوہیت پروانہ
نمود جز سوختن در سوختن کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ ہیچ موجودے نہ تصور
صورت خیالی تعین اول را اثبات محو کردہ چو ہمہ محو گرفت وَیَبۡقٰی وَجۡهُ
رَبِّکَ وجودے محققے ماند عشق عاشق را مثلہ شدن روا ندارد خود را کسی

بدخواست است و خودکسی پرداخت است عشق ملحد است عشق زندیق است
عشق کافر است عشق بیدین است اما خوش حرکتے دارد نہان شدہ چنان
کہ خواہد باندو القا حبل در غارت ہر یکے کند تحفۂ دگر بدین حساب محاسبہ
فرماید نکو سریست صوفیان در مراقبہ وہمے را بوہمے دہند تا وجود حقیقی
چنانکہ اوست کہ ہرگز خفا بر وے روا نیست حجاب نقاب از رخش بر آید من
چنین خواستم انتظام بیکار شد مجنون بہاے لیلی زیبا بود ایام دولت جمال
لیلے پشت دا گر وی پشت آورد ما انہنتہ و ما ابیضہ نسبتے را نسبتے برابر
کرد این ہر دو نسبت یکرویہ رخ بحقیقت کار نہاد ہمہ مردم یکدست شدند
دامن عشق را ہر چند گرفتہ تر داشتند او استوار قدم است لَاُغْوِیَنَّہُمْ
اَجْمَعِیْنَ آن بدبخت لعین با ہمہ قوت و مکنت اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ
پارسائی مریم از بے چادری نیست کلتا ید ہیر ہمین دست گیر
من و تو شدہ است لطبیب القلب است مع اللہ بودن چہ معنی بنشنہ
ای الصبر اشدّ الصبر عن اللہ من کہ او را از خود جدانہ بینم
و صورت دوی درمیان احساس شد صبر از و چون میسر است یکے
عمرے باشتیاقے بود معشوقہ بود خلوتے فرمود سترے و پردہ درمیان
تنہائی و برہنہ از ہمہ اعراض و اغراض سینہ بسینہ شود معشوقہ فرمود ہان
وہان ہش باید بود پا از خط ادب و قدم از اندازہ خود نباید کشود اشد الصبر
باشد یا نہ جنید چہ می گوید النہایۃ الرجوع الی البدایۃ عشق را
با ابتدا و انتہا چہ نسبت او وسط ادوار افلاک فلک را اطوار شموس
و اقمار را ابتدا و انتہا نامند قمر کاسد است شمس منکشف است اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ علی کہ سرور عرفان است رہنماے اصفیا

است ہم بدین نشان دادہ است امّا استغفر اللہ کہ او ابتدائے
وانتہائے درمیان آرد و این صور خاکی را با سوار کان آبی ہم بر زدہ است
حمد عشق حا ہمہ را صوابت کرد میم ہمہ را سد نہادہ است
عشق براستی و درستی تصحیف عشق است سہ دندانہ میانہ او را شکستہ ان
قاف را با عین یکے کن ملکوت و جبروت ولاہوت را بفضاء صمدیت
وہ سپس آن ہمہ ترفع و استغفار ہمہ تعظیم و استعلاے بر کنگرہ عرش و فو بر آین
ندا فرما نحن الملوك امرابینہم جیئتم وذھبتہم ووھبتم
لاحاجۃ لنا الیکم رباعی

آنم کہ ہمہ جہان بفرمان منست سلطان منم و عشق تو سلطان منست
تو جان منی و جہان جان منست من آن توام ہمہ جہان آن منست

ومن العصمۃ ان لا تجد یالیت رب محمد لم یخلق محمدا
عشق با بود با ہمہ آرام و قرار بخلوت خانہ فرا اینت خود لغمہ کن فیکون
ہاتف ریب المنون بگوش او رسانید رقص کنان بر در میخانہ آن
فرزانہ گوی دیوانہ از ہمہ بیگانہ ہمان سود وید نگر از ان وحدت چہ کثرت
افزود و از ین کثرت چہ بلاہا رخ نمود آنکہ گوید حسبنا کتاب اللہ
او چرا در معنی آنبے طلب کرد داؤد در زن او ریا چہ دید و باوے چہ
کار و بار بود تا چندین ملامت می باید کشید با انبیا چہ افتادہ است
این اگر ہمہ با ہمہ در یک پلہ نہیم ہیک وزن سنجیم تا ہمہ ہم ہم سنگ گردند بیت

آتش بیار خرمن آزادگان بسوز تا بادشہ خراج نخواہد خراب را

اگر تو تو نباشی و من من نباشم بدانی کہ این توی و منی من ہمین وہم جدائی
من و تست بیت

چو ملک بادشاہی دیدہ باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شمارا بے شما میخواہد آن یار — شمارا از شمائی مصلحت نیست

مولا جلال رومی دیوانہ است نا معلوم عاشقے است نامفہوم خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ وقتے بحقیقت معنی او خواندہ جولان المشاہد مہرے بے مہرے است العلم حجاب اللہ الاعظم نظرے بفکریت صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ گم کردہ عشق است نظم

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم — این چرخ مردم خوارہ را پہلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید کہ ہی بر روے بر بریزم جام می — دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
ہر گہ من بدست آدر خانہ خود رہ دہی — پس کی ندانی اینقدر این بشکنم آن بشکنم

آنکہ دیدی آن دیوانہ را جلال جز تخم ضلال و نہال وبال نکشتہ و جز آن خودکامی و تربیت بدنامی دگر نہ نشستہ است روزبھان چہ گم کردہ ہمدانی از کہ پس آمد از چنین غرقاب کہ ہیچ رہ روے پایاب در مآل و مآب پیدا نہ عیسٰی را میگوید وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ چہ باشد این محفلے مجمعے تا چند بیک زانو ہم در تعین تشخص یکے را عاشق خوانند آن جمال ندارد کہ کسے از وے تواند کہ چشم بردارد و زبان را از مدح و ثناے او باز دارد و دل را از لذت شہود او جان و جہان را گذارد با اینہمہ یکے را عاشق نامند و یوسف پس ہفتہ آنماہ دو ہفتہ جبہہ خود را بر چشم مستے خود بیان نمودار ی کردے بجاے این مہ دو ہفتہ تا ہفتہ دیگر احتیاج از طعام و آب بردے با اینہمہ توقیع عشقبازی جز بنام زلیخا نشت نیافت اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

Marfat.com

تو در بیان ما گمان نبری که من از کثرتے بوحدتے و یا از وحدتے بکثرتے
می آیم چنانچه رسم اہل بیا لنست این غوک در قعر دریا افتادہ است
ہر چه گوید از دریا گوید با دریا گوید دران قعر او ہمه خود خود را صاف
تر و پاک تر شود ۔ انا اقول و انا اسمع و ہل فی الدارین غیری
کلامے نسبتے با عبده ہاے ما دار در زال زنے با جنید که سر و سر مردان
دین است و پیشواے اہل الیقین است چنانچه رسم زنان و زنان و زمین
است چه باشد که اسرار خدا با عوام بگوئی سید الطائفه طاؤس العلما
بشرط التشطح و ارتفاع بر آمده میفرماید ما اسرار خدا با خدا میگوئیم بیت
تا ظن نبری که ہست این رشته دو تو   یک تو ست اصل و فروع بنگر تو نکو
گوینده نمیداند که چه میگویم الله اعلم تا شنونده ازین چه فہم برد خواجه
من این دو بیت را با چند صوفی دیگران از ان نصیر علوی دوئیم
زین دیوگیری بذوق تمام اشارتے میفرمود رباعی
او حد دل را ز خویش بر کن و گرد آر   و این رخت بهر سوے میفگن گرد آر
عمرے چون گل بباد دادی یکدم   چون غنچه فراہم شو و دامن گرد آر
گفت این از قبیل انفاس است شیوخے بدعوے فہمے و رسوخے دمے
قدمے می زدند ہر یکے با دیگرے تجسسے و تفحصے میکرد الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔
الحیّ ای له الحیوة المطلق الحی ای ہو غیر الحیوة الحی یحیی الذی
به کل شئ شعر

از قطرۂ ناسوتیم ہر سو روان نهر بین   و ز رشحه لاہوتیم در ہر طرف بحرے بین
در دیدۂ انسان ما صورت نه بند پیکرے   جز عکس عین شخص ما در نور ما نورے بین
خورشید ہر روز نه را ہر روز دیگر مطلعے   این ماہتاب ہر شبه در ہر مہی بدرے بین

معشوقه پارینه را مسال بدیدم تازه تر　در شکل کبرائے منست مقصود هر صغری ببین
ای منکر محشر بیا بیهوده ژاژ اینجا مخا　رفتی زمانے باز آ هر نشره را نشری ببین

ولدت امی أباها شعر

دختر چو مادر شد مرا من مادر خود را پدر　او زاد از خود این پسر در هر سرے سری ببین

الطریق لائح والحق واضح فایها الانسان الغفلة من الحرمان بواد الحقیقة لو نفخت لاحترقت کل طلب وارب وکل تعب وطرب بر محمد عشق قوت کرده است همه را یک چشم نموده است سر از گور برکرده امتی امتی میگوید و آنکه از خود بدر نشده و آنکه همه را بیک تار مو بر بسته ندیده و در یک هاون مجمع نیاورده و بدسته الا اللّٰه نکوفته را و همه را بیک رنگ و بیک نوع و بیک شکل مزج ساخته هر آئینه امتی امتی گوید بیت

انی وان کنت ابن آدم صورة　فلی فیه معنی شاهد بابوتی

نحن السابقون الاخرون نحن الاولون الآخرون نمود از من قبل بود ظهور بعد الکل نور فی النور شد و این همه اطوار فلک بیک گشت باز آمده است روز و شب بهم آشتی کرده اند ظلمت و ضیا بهم پیچیده اند آنکه خود را آدم نام نهاد محمد بود و آنکه خود را خلیل اللّٰه خواند احمد بود و آنکه خود را کلیم اللّٰه خطاب کرد محمود بود و آنکه خود را روح اللّٰه باحیاتت وا امانت شهره بود قطره از آب وضو محمد چکید احیا هم ازان بود امانت آن قطره بر زمین افتاد وخشک نمود یک کلمه در ملتقات ماست لا آله الا اللّٰه محمد عبد اللّٰه لا آله الا اللّٰه محمد صفی اللّٰه لا آله الا اللّٰه محمد نبی اللّٰه لا اله الا اللّٰه محمد خلیل اللّٰه

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد کلیم اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد روح اللہ لا الٰہ الا اللہ
محمد ولی اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد حبیب اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد من اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد الی اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد للہ
لا الٰہ الا اللہ محمد للہ لا الٰہ الا اللہ محمد للہ لا الٰہ الا اللہ محمد للہ لا الٰہ الا اللہ
محمد للہ لا الٰہ الا اللہ محمد للہ لا الٰہ الا اللہ محمد للہ لا الٰہ الا اللہ محمد فی اللہ۔

اَللّٰہ ہمزہ را حذف کن **لِلّٰہ** شد لام اور افرو افگن **ھو**
باقی ماند واو از ہو سقط یافت **ھ** قدم ثبوت گرفت نقطہ مجوف شد جوف
ازمیان خاست **نقطہ** جزء لایتجزّٰے ثبت یافت حرکتے ندارد رفعے
وخفضے ونصبے بجزم آمد اکنون ایجاز بان بر دست وپا گرد آر چشم را
فرو بند باہم درہم شو **ھ مدّہٗ** ذاکر و مذکور و ذکر را ظہورے وکمونے شد
اتصالے پیدا آمد سوگند بروے وموے **محمد** خوردند روے **محمد** ہمہ
جہانرا نور بخشید ضیا وجمال ہمیدان باشد موے **محمد** عالم را اختفا وکمون
نہد **وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی** اشارتے ہمبدین بشارت باشد
ہیچ میدانی اگر معشوق بروے وموے عاشق سوگند خورد چہ عزت
وچہ عظمت وچہ جمال وبہا وچہ تبختر وارتقا ویہ خود بینی وخود ستائی کہ اورا
ظاہر وروشن تر گردد ہان وہان برین روے سپید خالے سیاہ ہمی بایست
نہاد اگرچہ موجب جمال وازدیاد حسن وکمالست امانامش نقطۂ سیاہ
است گفتہ اند شعر

الوجہ مثل الصبح مبیض والشعر مثل اللیل مسود
ضدان لما استجمعا حسنا والضد یظہر حسنہ الضد

گویند دوزخیانرا از دوزخ بروں کنند در نہر کوثر آرند دران غسلے دہند

سیاہی کہ از احتراق آتش بر جلو جبۂ ایشان پیدا بود ہمہ شستہ گرد و سپید
ولطیف وزیبا شو دیک خالے ازان سیاہی بر رخسار ایشان باقی ماند
قیل روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک زین الوجہ
ہرچند کہ آن خال سیاہ موجب مزید بہا وجمال شد آنکہ نشان آن سیاہ
روئی است سنائی میگوید رباعی

کو جمال طاعتے تا مر ترا رخصت بود | بہر دفع چشم بد خالے زعصیان داشتند
کو کمال حیرتے تا مر ترا فتوی دہیم | صورت جانزانہ کافر نہ مسلمان داشتند

اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی آن اعزاز وآن
اکرام پس آن این طعن خفی برمزے نہانی کہ ہمیں محمد یتیمے بودہ ما ترا بخود
جائے دادیم گمرہ بودی رہ نمودیم از محمد پرس ازین غم چہ درہم شد اگرچہ محبوب
محب در ہر خطابے اگر مستطاب و اگر فصلے من ذلک الباب باشد آنرا کہ فرح
وطرب خوانند عاشق را ومحب را ہمہ جز موجب التہاب واقتراب نباشد
با این بہم طعن طعنست مدح مدحست قبح وحسن سیئہ وحسنہ در یک مقام
معین قدم نہ نہند لیکن بحسب معین ومنعے واعتناقے والتصاقے تصور
شود رباعی

بر کنگرۂ عرش چہ خورشید چہ ماہ | رخسارۂ معشوق چہ روشن چہ سیاہ
در راہ یگانگی چہ ایمان وچہ کفر | در دین قلندری چہ طاعت چہ گناہ

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ گفتہ بودم زندہ دلان دانند بیان ما در کشف معنی حی
آن تازگی ونظارہ دارد حسب العرفا باشد اما قیوم القائم بذاتہ والقائم
بہ غیرہ قیام بغیر چہ معنی دارد یعنی کہ این این است او اوست نمود اراست
کہ این این است واو او ہمین قیام این بدو باشد القائم بذاتہ قائم لقیام

او قائم بقیا مہ شخصے پیش مجنون صفت لیلی و جمال و غنج او را کہ شیوہ و شکل است صفتے میکرد مجنون بر رسم غیرت بر آمد قصد پیوست کہ صمصام بر طارم قائل زند بیت

غیرتش غیر در جہان نگذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد

مجنون صفت لیلے را با جمال خویش یگانگی یافت عشق از گریبان ہر یکے سر بر کردہ دید گفت مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ انا غیور و عمر غیور واللہ اغیر منا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ سابق کیست آنکہ بر خود غالب شد غلبہ اوہام و خیالات را در کتم عدم اصلی برد عروس جمال معشوقے مقام خالی یافت ہر آئینہ منزل ساخت قلب المؤمن عرش اللہ عشق پردہ بر رخ گرفتہ شیوہ ہا می سازد و آنکہ او را شناخت یا نشناخت سلام از من بسوے من مواجہہ کرد انت منی وانا منک چہ گوید یکیست کہ دومی نماید تا احد الطرفین نسبتے را التزام شدہ است حاصل شرح صدر تو مرا شناختی بعد فراغ ازین کلاغ سیاہ روا بدا غراب البین فینا ینعق در فضاے عدم پرید فافرح وترنم انبسط ولا تنعجم بیت

معشوقہ بسامان شد تا باد چنیں باد کفرش ہمہ ایمان شد تا باد چنین باد

سپس تعریف چنین حقیقت بجمال خود چون عروس بہر دریغے وقتے و دربر کہ مربع شستہ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ نشاید طرفے دگر چشم را لحظ و دیدہ را نظرے تا از دیدہ بیود آید اکنون یا بود نابود کے شہود بود آتش عشق قاف وجود ترا کہ سدے گرانے بپیش افتادہ بیک تف بسوخت

Marfat.com

با این همه قمامه باقی یافت آدم از عالم هستی دم زد آن دم آدم را هزار سال
بود ابوالانبیا بر فرزندی شیر خوار فرود آورد و رشحۂ ازان هستی از ره شفقت
و دوستی و جوانمردان را هم دستی کرد بست سال در ره ایثار نهاد اے عشق چه
گویم که تو چه چیزی و کدامی و کدام کسی این پدر مشفق و این بی صفی این آن
کس است که وکان آدم یکلم الله شفاها خواهد بخشید باز گردد
العاید فی هبته کالعاید فی قیئه ازین تنگدلی ننگ نداشت
شهید انکار آورد گفت بخشوده دام باد هم چندین مهم دو هم بدین حد هم
و هم اولیا و انبیا بدین ستم حرف کثر نوشته اند بیان الٓمٓ ن والقلم
اختصاصے می نماید ستم کہیعص یصلح بینهما آمد شدے
میکند قل هو الله احد و رائے همه خنده قهقهه میزند قل هو الله
احد اعتناق و ارتباط را اغمازے کرده است کوههاے آتشین و
خندقهای پر خار بطریق سیر سلوک پیشتر نهاده است گذر ممکن نیست
این ربع مسکون بمساحتے و زراعتے پیش من الملك الحی الذی
لا یموت الی الملك الحی الذی لا یموت مصرع

؎ کے بود دو بادشاه اندر ولایتے ؎

لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا تا روبجز الٰہی نهاده است
علی چشم بسته تیغ میزند میگوید حتی تفیٔ الی امر الله قاتل و قتل
و قتیل بیک سبیل بے مزاحمت قال و قیل بیک راه شده اند بیت

گفتم که بیا مهری تو یا بیبر — گفت که دوی ز راه برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود — من واو و بیبر سر او بود

نیام هو و هم و صمصام هو مرغ هو دام هو جام هو او همه او و لعمری این

حمل ہیچ نسبتے درست نباشد ہمہ او چہ معنی دارد ایہا الشیخ الوجیہ
ایہا المرشد النبیہ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث
وتکون الجبال کالعہن المنفوش چہ بسے است گم شد را میجو بند
یا خود گم اند زبان کشیدن ذوالفقار تا چند سران و سروران را یک
بار قوت وقت خود سازد و من المعلوم طول ذوالفقار بجد
ذراع باشد شاید گزے کم و بیش این زبان از کجا یافت این گونہ
گونہ چون دراز شد۔

ن بند
ن گونہ
ن چونہ

خواجہ من میگوید شیخ من مرا طلبید طاقیہ بر سر من نہاد خرقہ
ہزار میخی در بر کرد از پایش بر آوردم آن در و دیوار و آن بام و
آن صحن ہمہ شیخ من بود تو چہ میگوی این برخی و درازی پس آن
باز گشت ہم بصورت معتاد راست تخیلے حقیقی و تحقیقی اگر چنین
است و اگر آن است این چہ عشق گہے نباتی و آبی باشد در صلبے
چون ژالہ و برفے منجمد شود۔

ن برا

تحفہ دگر او دران تنگی و تاریکی چون مینماید تسطحے و ترفعے کرد
مفر و مسکن را اضطراب داد برائے برون شدن خود جہانے
را شورانید ہر کسے را بلذتے و راحتے ذہولے غنیتے داد من
مَّآءٍ دَافِقٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ از مکمنے
از مسکنے بمامنے دگر قدم نہاد خود را بخود از خودی پرورید حوض کوثر پل
خود را شکستہ در زمین از ان دریا یک تف برون شد حذ خود
مادر شد خود را مرضعہ ساخت اتا بکی پیش گرفت تا بدان پرورش
رسید با ہمہ استعلا و تعالی با ہمہ ارتفاع و معالی انا ربکم الاعلیٰ

Marfat.com

منادی شد گفتمش ملعون و کذابی بے دینی و کافری با خدا شرک آری
او گوید اگر تو مرا نشناسی بر من چہ عیب آرے نہ من بندہ ام نہ خدا نہ تو
مومنی و نہ تو مسلم با صفا اما می آئیم و می رویم می بازیم می سازیم لیکن نہ
تا میدانی کہ با ہیچ یکے انبازیم لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا
بِالْحَقِّ و رویت رویا خیال بالحق اثبات عشق ذوالجلال مُحَلِّقِينَ
رُءُوْسَكُمْ آنکہ آن خود بکلی بدر شد مُقَصِّرِينَ بقیہ با خود دارد
دخول در حرم میسر نہ تا یکے ازین دو حال پیشوائے او نبا شد آرے
در مسجد بے وضو نتوان آمد محمد را گفتند تو مقتدی و پیشوائی بقیہ کہ
با تو ماند آن از تقصیر تو باشد بسر و جان من سر و جود جان خود را بتیزی
استرہ عشق صاف تر کن تقصیر را با تو چہ نسبت **بیت**

نیست کن ہر چہ را و رائے بود — تا ترا دل خانہ خدائے بود

قاف عشق اینجا قرار گرفت اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيمٍ اگر
محمد را از و بید و باز نگرداند خلق عظیم از تو کہ باز ستاند وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ مکر ر
ابا داز برادر خوندگی داد و پس آن نسبت بخود برد خیر الماکرین بہترین
مکرہائے خفی ترین شیوہا بازیچہ بچگان ساخت اذا تم الفقر فهو الله
بعد نیستی چہ آید تمام فقر کے شود کہ استغنا بجمال و کمال خود قرار و استقرار
گیرد وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ چو فقر رفت غنی بفنا خویش در
مقعد اطمینان قرار گرفت ہر جا کہ مکریست و ہر جا کہ خدائے است
ہمدرین افتقار و استغنا است آنکہ محی الدین ابن اعرابی از دائرہ
ادب و بیان حق و طلب خروج کردہ است و شرط افتقار تنزیہ و تسبیح

را رفض ساخته ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی محققان دانند
بادی چه مکر و چه خداع بکدام تدبیر ساخته است نصیر الدین قونوی
و عبد الرزاق و کمال الدین کاشی بر مثال قیصر و نجاشی باشد
نجاشی ایمان آورد رسوم عیسوی را بر انداز دقیصر گوید قولك حق و
دینك صدق لیکن من ہم تعلقے و تملقے دارم نداند او را ہمین شیوه است
رہے نماید و آنرا ہدایت و ارشاد دین حق سازد پس آن ہمہ را ابا د ہوا دہد
مباشر متبع را کافر ملحد دوزخی بدبخت نامند ۔
قاف عشق قعر قلزم است شنیده مشائخ انتہائے او را آشنائے
کرده است و را و را اسیر کند عمر ازل دا بد برابر برند ذره از ین ذرات کہ
بجز آفتاب که باصره احساس کند از شعاع آن شمس لحظ در نظر نیاید
ای مسکین تو اینجا چشم بندی است که عقلاء ہر دو عالم دعوٰی فاسر اسم اعظم
ہمہ گمند و ایشان با خود این تصور کنند که ہیچ سمی و کمی نداریم آرے
مسکینان کم انداز کمی و کمی خود چہ آگہند شعر

بالقادسیة فتیة ما ان یرون العار عارا لا مسلمین و لا مجوس و لا یہود و لا نصاریٰ

بایزید میگوید خرجت من قشر البشریۃ کما تخرج الحیة
من قشرها از پوست بشریت بیرون آمدم مراد آنست که در ونگر بہات
ظہورے بے بیانست عینے بے عیانست یخادعون اللّٰہ و ہو
خادعہم برصفت عیان و تبیانست با پوست چہ سازند باوے
چه پردازند جز آن نتوانند نقشے بران سازند هادی القوم معلم
الصحابة ضلیع رسول اللّٰہ هادی اهل الهدایه نگر چه
میفرمایند ما انا و نفسی الاکراعی غنم کلما اضمها من جانب

Marfat.com

انتشرت الی جانب قعرے قعیرے بحرے بے ساحلے چنان نشان میدہد عرفت ربی بفسخ العزائم پوست بسوخت مغز بصورت خویش بصفت خویش ظہور آمد من انستم فاذا فرغت فانصب اکنون ہمان خوشی و شادمانی کار تست سبحان اللہ آن مغز کہ پیاز راز ان پوست بود چندان پوست در پوست برخود در پیچیدہ است کہ ہیچ بینندہ بعد آن قشور و قتے نرسیدہ است لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک دگرچہ میگوید جز را از کل چہ اگر نم را از دریا چہ خبر گاہ گاہے باشد پردہ بر پردہ نہند او شطاحی بصد سرفرازی و بے نیازی نماید حبیب عجمی دید سلطان العارفین را کہ کرازان و فرازان دست و پا ہر طرف اندازان سینہ کشان فرحان خوشان میرود گفت ہر آئینہ چیزے موجزے موزجے در منظر دل او داشتہ اند تا بدین حد از دست رفتہ است قدم بر بساط انبساط نہادہ بہ پیش رفت کرانہ فراغت مراغہ میکرد ہاے و ہوئے صراحے و صیاحے برمی آورد اثر آن شراب و سکر آن کرد گوشہ سکون گرفت بایزید بخویش آمد ازان ارتقا و ارتفاع پس افتاد حبیب پیشتر شد عرضہ نمود بحق آن وقتے کہ این زمان با خدا خویش سر بردی و بحرمت روے آن جمالے کہ تو دیدی اشارتے ازان بشارت ما شود سلطان فرمان داد تو عامی و عجمی ازین اسرار خفی کہ در فضاء الوہیت و در صحراء صمدیت باستار و حجب گم گشتہ ترا این صورت کے فہم آید و بدین معنی تو کجا رسی عجز والحاح مسکنت میگفت و بیچارگی را بضاعت نقد ساختہ از رہ ترحم و اشفاق و از رہ تلطف و ارفاق

Marfat.com

باہمہ عظمت و کبریا غمزے زد رمزے نمود کہ من اللہ سبحانہ پس پانزدہ روز
این دولت ملک افزون بما بخشید صورت قدس پیش نیمہ مرد در حوصلہ سخن ما آید
کہ اینجا شخص نفس در طمس و رس رفتہ است سبحان اللہ عجمی خندنی زد سلطان
فرمود اینچہ بے ادبیست کہ در حضرت شاہان کنی چگویم با تو کہ آن شاہ
را با سگبان کار باریست وزیر را درگاہ بارے کے راہ زارے از بارے
بارے نیست آنچہ ترا بعد دو ہفتہ بخشند ما را از ان فرصت نمید ہند تمنا
دارم باشد وقتے یکدمے از وے فارغ مانم و او مرا بمن گذارد تا ذوق
ہجران و لذت درد طلب گیرم بایزید گفت ای حبیب طرف ما ہم
نظرے حبیب فرمود سخنے چندین متضمن نصحے و پندے رباعی

عیار انراز خار باشد مفرش عیار نہ پائے ازین راہ بکش
تا در نزنی ہر چہ داری آتش ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

گرت آن میسر آید اکنون تنگ آمدہ خمار زدہ گلہ منداز دست ساقی
و شراب فریاد برآری بیت

زیادہ چون کف ساقی تہی نمیگردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

شنودہ علی این صورت و اشکال اسفل و اعلی را بچہ باز دادہ است
و در کدام اعداد آوردہ است أهل الدّین کصور علی صحیفۃ
ما را تحقیق شدہ است کہ عدل عم تقدیریست کہ او را ازان انصرام
میسر نیست نصب او را رفع کردہ اند جز از وی چون آید واللہ خلقکم
وما تعملون نسبت ہمہ را از ہمہ کارہا بیکار است عجب شہبازے
نیست و عجب شہسوارے نیست میدانے ہموارے گوے یکبارے
چوگانے بر قدر قوت رازے باغ او و حریفے درمیان نہ و حد حالے

کار
ن الدینا
ن انصرام

Marfat.com

نکردہ اند خود با خود میبازد و بغیر خود نمی پردازد و کارے از خود برون نمی
سازد عجیم مین منیدانم ہر کہ می نازد و ہر کہ سرمی افرازد جزئیت و بعضیت ندارد
تجزیہ و تقسیم او نپذیرد و اگر دید پدید بودے یا بے نیازی دلنوازی چون
باہم آمیزند مسکنت در سرفرازی بیک قدم چون روند سو فسطائی بامرد
خدا بے مہرہ خیال بازی کند مرد محقق دست در اثبات حقایق بقوت
خود کشادہ کردہ و بپائے ہمت باستواری استادہ من میگویم با این سوفسطائی
متوہم و متخیل را انکار ہمین است کہ تو گمان بردی این مستخیل را کہ تو میگوئی
وجود خیالی دارد آن وجود خیالی را پرس الم احساس میکنی بر تن خویش
آنجا ہم ہمین خیال ابر باشد ایلام بخیال الذاذ بخیال وے این صورت
می گرید میناالد میزارد آرزو ہا دارم کہ خلاص یابد ہم ہمچنین باشد ہمچنین ماند
ہؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی وھؤلاء فی النار ولا ابالی جوانے را می بینم
در صحن دوزخ ہفتم برنگ سرخے بقد موزونے بسازو ہا ہیچ خوردہ و برون
آمدہ سینہ کشیدہ و کشادہ دستکے میزند و رقصے میکند پرسیدمش دوزخی
خندنی زد گفتم بہشتی چشمکے نمود گفتم خازن دوزخی دستے بر دست زد رضوان
چنان غنچے و دلالے افزود احسن الصور امردشابے خبروے ازان کل
فصلے ازان بابے قطرہ ازان دریا رشحہ ازان آبے می ندانم چیستی از
کجائی و کدامی بکجا روی و از کجا باز آئی نام تو چیست لقب تو کدام است
بکلامے ہر چہ فصیح تر باو از ہر چہ ملیح تر با آہنگے ہر چہ لطیف تر این آیت
برخواند و جواب ما را ہم بران درست راند اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ
اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا

Marfat.com

شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ
نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ قہقہہ کرد ضحک علی وجہ
سیّدہ آشکارا داشت در پردہ استتار محجب گشت فریاد برآوردم
آہ باشد ہم گاہ بیگاہ ازین جمال نصیبہ ازین خم جرعہ وازین قلزم قطرہ من
غیب فی غیب آوازے بیصوتے وحرفے بے مکانے با ہمہ لین ولطافت
با ہمہ حسن وظرافت خواست فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ ہر کہ این روے را عین العیان وید زبان از بیان
دل از شعور فہم از جنان اما در طلب وجویان با او بودن ممکن نہ بے
او صبر میسر نہ ابلیس اینجا چنین میگوید اما ابیس است بے ابلاس وتلبیس
نیست رایت ربی لیلۃ المرصاد فی احسن ہیئۃ فضرب قدمہ
علی صدری فوجدت حرارتہا فی قلبی اگر در دوزخ درآئی
لباس ابلیس پلاس لعنت ہست در سرکشی این ترک خونخوار واین سرخروے
قہار را این منتقم خود راے را واین کینہ ور گردن شکن اکاسرہ وخواقین
ملوک وسلاطین را تحمل وراے بہر ادقات عزت عکسے را شہود توانی کرد۔
شنیدہ احباب را کہ از قسم اخص خواص نصیبے دقیق تر وشعورے
عالی تر کہ چشم خواص ازان خیرہ است وگوش ایشان صمے گرفتہ است
در صندوقہا نور انداز ند در قعر دوزخ دران خلہا فرو برند آن کیانند
انبیا از ایشان نشانے گویند اولیا را خود کجا آن فہم تا بدان رسند بہشت
بحساب ایشان خواب است یا آنکہ با آن حور وقصور و باغ وجنان است
بلکہ ہم در جستجوے وطلبند خدا با ایشان وایشان با خدا کیے نگوید کہ من او نہ ام

دیگر بگوید که من او و من نیست مای و منی خویشتنی کرده اند اینجا احتراق
نیست اینجا اعتناق نیست اینجا لذت نیست الم نیست درد نیست
درمان نیست هیهات هیهات فهیهات ایها السادات در اسفل السافلین
رفتیم شهر معمورے جہانے با صفائے پر نورے از دو جام سکان آن
مقر اللہ اعلم کم عددہم و من ہم و ما ہم چه ترا اے تو گوئی از نقره کرده
اند درمیانہ اش شاخ بالائے او برتر از عرش رفته سدره را سدره
شده است بر زمین افتاده پست می نماید طوبی فرحه شگرفے گشته
و اطراف او و رائے سرا وقات کشیده جوانے سپید پوستے کشاده
پیشانی پیوسته ابرو کشاده سینه کشیده کمرے جعدے درازے
قدے بلندے جعد گردانیده از پس بر سر ناصیه داشته نیزه
بدستش زیر آن درخت بر سر آن چبوتره ایستاده بروے من خنده
زد گفتمش این همه ساخت و پرداخت برائے کراست گفت من الازل
الی الابد در جستجوے او یم شاید هم حریفے باشد بادے دست آویزی
نیزه بازی کنم بران سمند که سوارم هر طرفے که می تازم هر بارکی نیزه باز
کردم از جان او سینه اش گذرانم او پیش از ان بره گذار ساز ساخت
نیافتم کسے را که یکبارے دست من بدین بازی و اندازد آسودگی
یابد من محمد را امید بستم که او تاب زخم من دارد در ضرب جد و کردم
تا بگذارمش چه بینمش آن حبیب من آن دوست من بهترین مخلوقات
من خلاصه ترین موجودات من آن زیباترین کائنات آن سرور سادات
آن محرم من آن همنشین من آن ضلیع من آنکه او من و من بدو فریاد
برآورد که آن عصابه را از من دفع کند او را چنین و چنین باشد

Marfat.com

پشت میدہ سید بینہ احدؐ میگردد اکنون این نیزہ را ہم بر سر خویش گردانم ہم بخود دارم نیست آن کسے کہ بروے اندازم۔
تحفہ دگر اگر غم آن میخورد ولو هلکت هذه العصابة لم تعبد فی الارض ہرگز پرستند گو چہ کم آید چہ زیادت شد یکے نظارہ این سو کن ایشان کیانند از خود آن دم نظرے بخشید اللہ اعلم چند ہزار فرسنگ در نظر آمد جہانے دیدم ہم بہم در ہم اند و ہیچ یکے جز مدح و ثنائے خود نمیگویند سمند جنبانید جولانی گرد لطبیعت آن سو لحظہ افتاد اغنی الشرکاء من الشرك شنیدہ چہ خیال بود محمدؐ را لم تعبد فی الارض ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا محمدؐ اعتذار پیش آمد استغفار نمود فتحیابی دگر کردیم مادر فرزند را نگذارد او را بسینہ پرورد پستان در دہن فرزند است سینہ بسینہ متصل است لب ہم در پیچیدہ است لعاب ہر یکے بکام دیگرے میشود جزئیت بعضیت را اثبات شدہ است اتحاد ہر دو را بیک بار پروردہ است رہے بیگانہ نمودہ است یگانہ ہم نگشتہ است با این ہمہ لذت و راحت را ہم بجز دمحبت در دہن بستہ کردہ است ازین بیشتر روانیست رہ را بر بستہ اند مادر بر پسر حرام است پسر از مادر رانیدے ندارد خوب طبعے در شہر بود بیتے از گفتار او خواجہؐ ما گاہ گاہے خواندے بیت

قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم درکش
حمید این قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

تمنا بر دم گفتم طرف من شوخی کردی کہ تا این دم کسے نکردہ بود پا از حد دائرہ وجود خود بیشتر بردی دیگرے پستر افتد گفت هل ورکرو لاحول

ن بہا
ن بیگرد
ن بینہ ہر
ن بہا

ولا قوۃ الا باللہ

محمدؐ جائے گفتار نیست یکے از حلقہ ابدال در اثنائے طواف
رہ انصاف گرفت و در داو لقسمت رفت بعد جست و جوے بسیار بر در خانہ
چشم انتظار کشادہ میدارد گفتند چہ زاد گفت سکینے دل بباد داد عرض
و اقتصار کنارے بس ھلہ تو دستان کشا و روے فتحیابی بین در شودہ
شوخے عیارہ ناخدا ترسے مستے سرافرازے باہمہ تبختر و بے نیازی خندے
زد زان در بیرش رسید در کنار خودش کشیدہ بہ آوازے ہرچہ دلاویز تر بگلاے
ہرچہ فصیحتر فریاد برآورد اِنّی اَنَا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلّا اَنَا تا خواہد از وبد و گیرد
وخود را بدو دہد نہ او بود و نہ او بیت

من بودم و او و دگران جملہ در و محو　　حاشا کہ توان گفت کہ جز او دگرے بود

ابدال مسکین بد حال شد زندیق ملحد گشت ملحدانرا پیشوا شد مغان را
امام گشت جہودان را دست ایستادے پیش گرفت نصاری را پنہ وحمایت
شد بادین احمد بیزاری پیش نہاد احمد و احد عیسی و موسی و ابلیس و آدم
و دجال و سحر و افسون و کلام اللہ و اسم اعظم در یک قدم دم زدہ اند و ہمہ
در ہادیہ ہویت گم اند لن یلج ملکوت السموات من یولد مرتین
الولادۃ ولاد تا ان ولادۃ طبیعیۃ و ولادۃ حقیقیۃ ولادت
یکے است طبیعت بحقیقت باز گرد حقیقت طبیعت شود این دوم
ولادت باشد مادرے پسرے زاد در کنار اختیار داد قفل شکن دایہ شد
سینا رسام اتابک گشت کودک را در ربط کشیدند پرورش ازین جہتہ
شد ازین زیادت زیادت باشد چون بلوغ شد چنان گشت کہ
خود را خود یاد آورد عالم بسود و زیان خویش شد مراہق گشت ھوا ہا

ن عرض
ن اقتصار
ن سینار

Marfat.com

از دریچہ عکسے و پرتوے بروی انداخت سر بمبلغ بلوغ کشید درین ورط
اگر تعلیم علمے گرفتن ادبے آموختن حکمتے و مصلحتے باشد ہمچنان کہ کودک
درگاہوارہ بود ہمچنان بر مرشد افتادہ اند زہے کمالے کہ ورائے آن کمالیست
تصور نتوان کرد قطبی اگر شغلیست قطب مدار اقطبی شاغل وقت او باشد آنرا
کہ دو بار نزاید بجد ازسد می توان بے طعام و آب مانی از سر جاہ مال و
ہوا توانی خواست قطبی را ہم توانی در باخت عاشق معشوق را انتظار
کرد معشوق عاشق را خواہان نہ نہ این او را خواہد نہ او این را فجاءۃً و
و بغتۃً دیدم ہر دو بیک و یک اند صٓ وَالْقُرْاٰنِ اشکے می برد قٓ
وَالْقُرْاٰنِ شموے گرفت دعوی ہر دو بباب العلم برند مدینۃ العلم
مصدقے فریضہ مطلوبے دارد دربان این درگاہ دائم دربستہ باشد
از درون سخنے شنید در کشود تمام را ہمدم پر مالا مال دید عجب برعجب
افزود اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بحقیقت بلیٰ آمدہ است قَالُوْا از جہان قیل
و قال بیش نیست نفی نفی اثبات کردہ است چو منفی منفی شد آن
منفی مثبت گشت بیت

صبحدم می گفت مستے کای دریغ خانقاہ خانہ خمار میباید گذاشت

شنودم نجم کبریٰ با محمد بغدادی شطرنج بازی می باخت
بیک مہرہ وجود ہنود صورت دیوے موجب ہدایت مجددے شد
ان اللہ خلقھم سوطا یسوق بہ عبادہ الی الجنۃ
ہار سبلے راہم رہھا بر بند یک رہ بضرورت بلا مرجح ترجیح اختیار
افتد دختر سپید پوستے حیفا مقبلۃ عجزاء مدبرۃ بدو نشان ہند
سر دو عو راید و نسبت کنند ابرو او را قبلہ مغان خوانند و رخسارہ

Marfat.com

اور ا مسجد جہودان کردہ اند بت پرستان وحدہ لاشریک لہ میگویند
قوی ترکیب است حسن شکلیست نازنین است کبک روش است
جہانے در پس جعد و سرین اوست کسے را پیش از و گذر نیست
چشمک او طرفے احاطت میکند طرفے امانت می سازد لحظہ دگر
حیات می بخشد بیک خندہ او ریاحین و گلبنان ہمہ را تازگی
دادہ است بوے جیب او جہان را بر آوردہ است بہ سروری
میگوید کہ زہرہ بہم دستے نشاید رقصے میکند فلک از گردش خویش
ایستادہ می نماید گاہے زیر لکد آرد کوہ سازد گاہے پرتا بم کند ذرہ
ذرہ بذات ہوا دہد گاہ بقہر و عزت چنان شاید کہ در چشم سرمہ کشد
گاہ بجمع آرد محمدؐ نام نہد اگر درین بیان الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ
راشرح دہم ترا از تصویر این صورت و از تخیل این خیال رہ فہمے
پیش آید در ہدا ے امر تا چہ اتفاق افتاد بیکے خود را از خود بدر بردن چہ
معنی داشت تو گوئی خواست در زیغ و ضلال انداز د دیدی
یوسف میگوید رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ
یوسف باہمہ اندوہ و وا اسف عما سلف کہ داشت سببے آنکہ ملک
و مملکت و دستگاہ و بسطت پیش افتاد این مملکت را با آن ملک
این دولت را با آن لذت مقابلہ نکرد بوہم و خیال باز نسپرد آنکہ
چیزے تصور کرد تا زبان شکرت کشد اما چنین دہم میرود تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ہمہ را یک گرہ بستہ می نماید یعنے

Marfat.com

آن واین ہر دو در حضور وصال ہمین تحقیق ولیقین اند دوام این شعور را الذو مہ این حال را والحقیقی اشارۃ فرمود این شہود دایم است ہمہ مستغرقند اما ذائق فائق دیگر است الکفر والایمان لحجابان بین الرب والعبد فوق العرش چہ باشد یعنے ہمہ وجودات حجاب اوہیند یکے ازان حجب عرش است کفر وایمان از حجاب عرش بالاتر دید یعنے دم سالک بقدم سلوک تا عرش رسید بیشتر ازان دو حجاب مانع آمد کفر وایمان کفر باز گرداند ایمان ایستادہ دارد بیشتر شدن ندہد بیت

تا ایمان کفر و کفر ایمان نہ شود یک بندۂ حق بحق مسلمان نہ شود

آن ناز شیوہ ناک آن گندم گون بے باک آن شوخ چالاک آن درد نوش صاف پاک بے باک آن قلندر روش بے رہ آن صوفی خضر خالے سیاہے بر رخسارہ است صورت کفر بان نور وصفا کہ دارد در جیب و دامن خویش نہادہ گردد گفتمش با این تنزہ و بیزاری ترا با این کارچہ فرمود مرا با ہر بار صد کار و صد بار است اغیار را نیز در مصالح من یکے از ایشان شمار گفتمش مقصود و غرض و حاصل گفت ترا با این چہ کار و بر سر من کہ رسید کہ تو رسی عنو رمرا کہ دید کہ تو بینی آنگہے کہ ترا بدریا فرو بردم بعد چند ہزار سال قعر گرفتی گمان بردی کہ بانتہا رسیدم من تحت نظر کردم جنوب شمال قدام خلف را نظارہ شد بچند ہزار مرتبہ ازان دریا کہ گذاشتم عمیق تر و دراز تر و فروتر فراخ تر دیدمش پس آنکہ از و فرو بردم بچند ہزار سال دیگر رفتنش ہم ہمان بود دیا نہ بچند بار بچند دریا فروتر رفتی پس آنکہ نعرہ بر آوردے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ

Marfat.com

الظَّالِمِ اَهلُهَا برآوردیم ترا اکنون جز این تدبیر نباشد ہر زمان و ساعت
و ورد حال تو ہمین بود رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ مادر مریم از خدا پسر
خواہد قبولش این بود دختر داد ندبہ از پسر دیگرے ہدایت آن باشد کہ دران
ہدایت وہم ضلالت نبود شےء واحد را ہم تہدی ہم تضل گوئی ہدایت
کجا شد نہ آنکہ این ابتلا باشد بلے چہ باید گفتن بَشَرًا سَوِيًّا تا محی الدین
اینجا گمان وہمے برد نصاری اقانیم ثلاثہ گویند نفخ روحے بود نفخے
شد مریم را ازان شعورے نہ اَنّٰى لَكِ هٰذَا خبر نہ دارد زکریا را ہمین دستور
نشد بِغَيْرِ حِسَابٍ قدرت نیست اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ جملہ تخصیص بہ تعمیم شاذیت مشیت نیز تخصیص علی حدہ است
از خلقت عیسی پرسیدم گفت نورے بودہ آمدہ ام مجرد از صورتے و ہیئتے
مرا تصویر کرد و سوے خود خواند ہر چند بے دعوت رفتم ماندہ ایتادم
گفتمش بودہم الا ان یتمسرج بالماء والطین باز گردایند ثم و ثم تعلق داد
خوردن آشامیدن از و آموختم چنانچہ صورت من دانستی مردن و زیستن
من ہم بدان قیاس کن صورت من بلا، جان من شد تعین و تشخیص من
محن و فتن بر من افتادہ ہمان تعینے کہ نور مجرد بودم از یگانگی و ہمزانو
و ہمسایگی بدر بردہ بود نامے دگر نہادہ بودند تعین و تشخیص بلائیست
کہ ہرگز رفتنی نیست خود ہیچ در ہیچ افتاد از ہر طورے گذشتن از عرش
و کرسی از چنین و چنان و فلان بہمان تا آنکہ درین غبار او را در آوردند
کافور رنگ سپید بوے لطیف دارد سیہ دلش کردند بد بر ساختند
تا این ادبار بلاے بند او شد از طیران باز ایستاد بسیار شعبدہ گری

Marfat.com

آموخت تو شنیدہ حیوانے از گل میکردم فف میزدم طائرے می نمود
جہانے را گمراہ کردو آنکہ ہدایت یافت با حقیقت من نرسید غایت
گفت عبد اللہ کلمۃ اللہ روح منہ از من خبر ندارد مرد ماں
نماز جمعہ می گذارند یکے در محراب نشستہ روے پریشان آوردہ چگویم با تو
کہ میگوید نشستہ چہ می باز دارین نماز شما و تسبیح و تلاوت شما بدین وبا آن
نیز زدہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ یعنے چہ گمان میرود از بغداد رفتن
بچند روزے و ہم ببغداد باز گردند بعد از چند دیرے یا انیست آمدنی
و باز گشتنی بر صورتے و اعتبارے نبود جبرئیل کہ باز گردد و بعد زمانے
باز آید کما غاب حضر چنین گویند نیست زمانے ابلیس و آدمی
نیست فرعونے و موسیٰ نیست عیسیٰ و دجالے نہ محمد و ابو جہل
نہ حسین و یزید نہ ہستند ہمہ ہستند اگر بنامے نخوانند آن کارے دگر
است آمدن محمد از اجمال بتفصیل بود و باز رفتن از تفصیل با جمال
عشق بصورت طاوسے شد بر کنگرہ عرش نشست با ہمہ تعزز و تعالی
برسم متاع البیت یشبہ رب البیت ندا بر آوردہ اثبات الوہیت
میکرد میگفت انا اللہ لا الہ الا انا این ندارا نبود جانے کہ نشنید
ہمہ گوش تیز کردند احساس قائل را ہر طرفے نظر داشتند ہر دو بال
را برہم زد ہر دو پر ہا را افشاند حجابہ النور ہمہ عالم را گرفت ابصار خیرہ
گشت الابصار را میصر نماند سر بانقیاد نہادند رب لا تذرنی فردا
ہر یک میگفت از اضطراب پر و بال او حجب بر حجب افتادہ است جز خیال
جمال نظارہ نیست لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ہمہ گمانہا را
بے گمان کردہ است طاوس داند مگر بر کنگرہ عرش است او نشست

Marfat.com

و پرید بر ہر کنگرہ احاطت دید خود رہ طیران سوے ہوا گرفت در آشیانے
فرو نخواہد آمد ادراک او در حوصلہ عقلے نگنجیدہ است او در قفص بیا مدہ است
او صید کسے نشدہ است او در دام نیفتادہ است او دانہ نچیدہ است او
خلخال ابدی در پائے دارد او سوار دیمومی بر ساعدین دارد طوقے
ازلی در گلو کشیدہ است تاج تنزیہ سر افرازی بر سر گرفتہ است او بدست
کسے نہ نشستہ است او وقتے کسے را شکار نکردہ است او شکار کسے
نبودہ است او از ہمہ بیزار و ہمہ بخیال گفت و شنید گرفتار در اثنا
طیران یک پرے از وے ہم بارادت وے طرف آن چند در ماندہ
و حیران کطویرۃ صغیرۃ طیرانے کرد ہر یکے بوہم و گمان خود زبان نشان
کشاد و لا حول ولا قوۃ الا باللہ قطرہ را با دریا چہ نسبت رشحہ
را با زمہریر کروی چہ کار آمالہ ان از ان یک بر چند نوع رنگ آمیزی شد
کافر گفت نقطہ سیاہے بر اقے روشنے نیکو تر دیدم بیت
ای کفر چہ چیزی کہ معان از تو بلا فد مسکین چہ کند گر بت پرستی نکند
مومن طرفے دیگر دید سپید صافے شفافے عکس پذیرے ولاو پزیرے رہبر
رہنمائے ہر چہ خواہد در ان بیند ہر چہ خواہد از ان یابد یکے چنین گفت
انا فیہ دومی ہو فی۔ لیس ہو فیہ ولیس ہو فی فی معجزہ
موسیٰ منکا دل او ہمہ کار او معین دیار او ید بیضا و عصا شد
موسیٰ را قوۃ معجزہ کہ از ان بیضا محمد را از ان بدر بردند مہر نبوت
در پس انداخت عصا را در گوشہ نہاد سخنے و بدلے راست ایستاد مگر
پر آن طاؤس پرید یا قوت آن طاؤس بود کہ ہمہ ران طاؤس و
حوصلہ او گم گشت یاوے گم شد و ہم شد اشتباہ و اشتناہ از ان عبارت

کردند کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین ہم ازین بیان تعینے
وتبیّنے شد فعلی ھذا محمدی را با محمد بمنقار لطف و مرحمت برآوردزان حکایت
کرد محمد دریاے باشد موسی یک موجے ازان شنیدہ وقتے آن طاؤس
دران دریا افتاد محمد آمد بے محمد آمد با محمد آمد از محمد آمد در محمد آمد محمد محمد
نماند طاؤس پر خود محمد را باز بخود برد از پر خود باوے باخت محمد خود را
عین طاؤس یافت لیکن با آن طاؤس رنگ آمیزی باقی بود ہم بدین قدر
کفایت شد آن رنگ نمونہ کہ انموذج صد فتنہ و شیوہ است با محمد آمد
طاؤس فی غیب غیب رفت محمد بعث بشری نمود با این ہم اشارت آنطرف
بدرمی برد ما کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ بیزاری درستے میدہد
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ با شما ہمین نسبت است تو میگوی جبرئیل بصورت
دحیہ کلبی آمدے و شنیدہ کہ بر لوط فرشتگان بکدام صورت آمدند محمد
فرشتہ نیست و نسبتے ہم بدو ندارد امّا قدسی قدوسی طہری طاہری سبوحی
سبوحی بر تو پیدا شدہ امّا من نام او بر تو نخواہم گفت کہ او کیست من طرف
خویش ہم گفتہ ام و اگر تو فہم نکنی بدان مانی انگشتری بہین بہایش چند ہزار
درم شت کردہ حکیمے رمالے عاقلے را پرسید گفت درون دست من
چیست رملے زد نقاط را جمع آورد صورتے را پیدا دید گفت چیزے بیش بہا
گفت نیکوتر بین گفت چیزے روشنے گفت نکوتر بہ بین گفت چیزے کہ
بدان جمال خوبان باشد گفت نکوتر بین گفت درمیان سوراخ دارد
گفت از نام او خبر دہ حکیم عاقل مرد با تجربہ با ہمہ فکر و اندیشہ فرمود بتحقیق و

---

۵ درکتاب قدیم این عبارت این چنین است بعلی ہذا محمد دریاے باشد موسی یک موجے ازان شنیدہ وقتے آن طاؤس دران دریا افتاد محمدی را با محمد بمنقار لطف و مرحمت برآوردازان حکایت کرد۔

Marfat.com

تعین خویش باستدلال دریافت که آسیابی باشد من تقصیر نکرده ام اما خدا ترا فهم دهد
محمد را عبدالله و آمنه نزاده است محمد را ابوطالب نپرورده است محمد خدیجه
و عائشه را زن نکرده است محمد را رخسار و دندان کس نشکسته است و ایم الله
محمد رسول الله محمد را کس نشناخته است و او را کسی ندیده است پرده
کرده که الکبریاء ردائی والعظمة ازاری بران پوشید همه را بمحمد و محمدی
مشغول کرد و خود از میان نه اینجا نه آنجا نه این نه آن طویره با سلیمان گوید
اَحَطتُ بِمَا لَم تُحِط بِهٖ غوکی موسیٰ را در غرقاب حیرت انداخت هر نفسی برآوردنی
فرود آوردنی کند موسی خود را در غرقابی دید که ساحل آن تصور او نمی آید از ان طاؤسی که حکایت
بنیاد نهاده ام بنا یکم کرد در فضا ای را طیرانی کنم بنا شد چیزی مگر آنکه همین گوئی شیئی لا کالاشیاء
دران فضا حرکتی ظاهر شود چنانکه هوا بجنبد وجود ماهی پیدا آید تا بکدام صورت
حجاب نماید طاؤس شاه مرغیست بهترین تمثلات و تشکلات است و زیباتر
استار و حجلیست او صورت ندارد صورت او حجاب او باشد عائشه را سست
میگوید و لو کنت نبیا لعاملتنی کما تعامل الانبیاء مع نسائهم هم
ازین سخنی بود اند لیوسفی انک لست بنبی قال او بلغت هذا قالت
نعم قال شنشنة اعرفها من اخزم عادت دیرباره نست من همین دانسته
ام اگر تا اینجا رسی زهی که توئی اَبَشَرٌ یَّهدُونَنَا فَکَفَرُوا اگر استهزا این بود
که بشر هدایت کند هم کفر باشد و اگر برای هدایت را گویند بشر نشاید هم کفر باشد
محمد در شب معراج پس آنکه جبرئیل را گم کرد براق بر برید و رفرف از میان
رفت محمد ماند آنجا ماند که جا نبود محمد در مکان لامکان ایستاد را امکان
نداشت محمد را نیز آنچنان کردند که مکان لامکان بود محمد را امکان امکان
شد پس آنکه باز آمدن از و بردند کلا و حاشا آن حقیقت بود با این حقیقت

Marfat.com

بحق خود ثابت است آنکه تو بران آن توی تو همین و هم تو نیست محمد بتمامه و کماله آنچنان که بود هست هست مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمٰنُ با این همه حرکات پر و بال و با این همه صباحت در هوا میگوید این جز فعل خداوند نیست موسی پرسید تو کے باز خداے میداند هو الازل هو الابد لا ابتدأ له ولا انتهاء له اما از خدائی پرسید مرغے از زر همه دنیا و هفت چند همچون دنیا پر مروارید قدر سر شعرے و زر نقش بعد شمس ماہے یکدانہ عمر ہم بر قدر دانہ مروارید آن شهباز همین خورد از نا بر خورداری ترسید نالید گفت الهی عمر من کم شد دانه بعد سالے فرما آخر وقت جان میداد و میگفت افسوس آن قدر نزیستم کزین حیات خویش یادگارے با خود برم وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ با این همه عوام و شهور و قرون در پله نه یک وزن بین این لمحة البصر بیک چشمک همه را طرفة العین ساخته است بود آدم چند هزار سال از محمد مقدم بود شهود وجود محمد در پرده استتار غیرت مخفی می بود یکبارے چنین اتفاق افتاد جمال خود را بصورت آدم تجلی کرد بر تخت ربوبیت تجلی فرمود فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسُ بدبخت ازین تلبیس چیزے آگهی داشت اما یک چشمش کور ست ندانست او ست با همه مییازد و باکس نیپرداز و بار دیگر شیوه دیگر بنیاد نهاد چه دانه گندم خوردی فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا عیب پوشی نمیکند با این همه یکلم الله شفاها است إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ همه چشمها و زبانها بر بسته است همو در میان آمده است همه چشمها را کور کرده است و همه گوشها را اگر دانیده است اوست همه زبانها میگوید اوست همه گوشها می شنود اوست همه پایها میرود اوست همه چشمها می بیند او را از خود با خود دوم نباشد هان اضافیات

ن نیست

ن اشعر از زر همه دنیا و هفت چند از این جهان نا الا مال و زر بر مروارید قدر دانه ن نخورد

ن یکبارگی

ن خوردی ن بکلمه

بنسبت من و تو مثالے فرض کن دریا و وجوداتے کہ ہم ازان دریا رستہ ہما بجا ماندہ
وہما بجا بودہ آنکہ ایشان می بینید آوازے کہ ایشان میکنند ایشان نمی کنند
دریا میکند قوتے کہ ایشان میخورند ایشان نمیخورند دریا میخورد محمد را دران
مکان لامکان مثال برفے و ژالہ و آن ہمان لامکان صورت مکان نمود آن
گداخت صورت لباسی از وے بدر شد لامکان بود لامکان ہست باز دیگر صورت آدمی گذاشت
شیث در بر گرفت علی ہذا در غرقاب نوح نوح را محمد سر گرفتہ است ہمہ
با آشنائی اوست کہ نوح رہ نجات یافتہ است ابراہیم را محمد خلیل اللہ نام
کردہ و دوست گرفت بر آن طاوس با خود داشت در آتش کدہ ابراہیم
ہمان پر را افشاند آتش را كُونِي بَرْداً وَّسَلَاماً فرمان داد لوط بركن شديد
ہمو قوت بخشید ذرہ ازان تجلیات پرتو آن اگر اساس آن انوار بر موسی تجلی
کردہ دید لیش چگونہ بہت فریاد بر آورد در ورائے استار ہموی گفت
وَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ قدم بر بساط بر اندازہ خود
نہ تو ہنوز خود با خود باشی با جمال احدیت چگونہ یگانگی توانی پیوست با مریم
صورت رحمت شفقت نمود فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيًّا بدان حسن و جمال بودہ
محی الدین ابن اعرابی آنجا خیالے باخود پخت آن دیگ سودائے اوست
ہیچ بالحم و دم مریم انضمامے و انتظامے نکرد در آمدنی و بیرونی شدنی نبود
اتصالے و انفصالے نہ روحے از روح روح و از عالم غیب فتوح بصورت
ہر چہ تنگتر و نرم تر ظاہر گشت محمد را می بینی خود را نام عیسیٰ کردہ است کسے را
می ربایند و کسے را می راند از گلے صورتے میکند حی پراند ہمین قیاس
تا آنروز پیدا شد زمانہ آخر گشت اطوار منتہی شد آن دور آمد کہ آغاز دور تمنا
کہ او بسیار نسبتے با آفتاب نسبتے و سرو کارے دارد لباسے کہ در بر کردہ است

Marfat.com

شاید از و زیباتر نماید محمدؐ اقرب من ربہ کالقمر بالشمس محمدؐ میگوید
خلق آدم علی صورة الرحمٰن مہ با صورت شمس بچیزے مقابلہ می برد
والخلیفة کالمستخلف ضرورت است محمدؐ نورے نامے دارد
اگرچہ عکس است و لے خنک تر است زیباتر است آسودگی در پس روی محمدؐ
است از و کسے بیا ساید و بیا سوده است او سوزنده است او فروزنده است
خواہی از جمال آفتاب لشیئے مستابر خوری مہ را نظاره کن مدانی عکس آن
از عین شخص نقشے دارد مہ برآید غره باشد اندک اندک بر می آید تا بکمال خود
رسد بد ولیة القمر لقب و نامش نه سپس آنکه بزلال گدائی از
غرر در ربود و از درتسع و از تسع عشر از عشر بعض اکنون نقصان پیش افتاد نقل شد
وادی بر آمد ہنادس آغاز شد ظلم نمودن گرفت ہان وہان قمر محمدؐ غروب
کرد نور احمدی فرو رفت بر آمدن را جا نماند شنیده بدا الاسلام غریبا
ہان وہان اکنون آن مہ بر می آید تا ایام دولت ظلوع او شد ہر روز روشن تر
بر آمده تیز قوی تر لیظہره علی الدین کلہ اذا جاء نصر اللہ مثل و مانند
این ندا می دہد بر می آیند میخوانند تا آنکه این مہ طالع شده را ہنگام آن پس
افتاد بسلامتے یا تینی رسول ربی فاجبت دعواتی بحق شد میگوید
بعد از ین صحابہ خود را تا چہ باشید برسن تا چہا کنید شروق این نور قمری را
ہر روز بکاہیدن و گم گشتن نشان مید ہد ضلال فتن ہم از ین حکایت
میکند تا این بدر منیر در سرا و اسرار افتد ثم نفخ فی الصور آنکه لولاک لما
خلقت الافلاک اے محمدؐ ہمین تو بودی ہمین ترا گردانیدم و ہمین ترا
داشتم اکنون باز برم چند این صورت روی را با خود نمایم و یکے بر خود گیرم با خود
بخود دیے باشم گفتے و شنیدے کارے و بارے وصلے و فصلے قربے و بعدے

ن ماں

نفاجبت بحق

و چندے

Marfat.com

درمیان نباشد عجب کارے کمال انفصال و اتصال چه قیامت قایم شد نفخ
صور شد عجب نفخے یک کرتے ہمہ را بمیراند و از انچه بودند ہمہ را از ان بر دو ہیچ چیز را
چنانچه او بود نگذاشت نفخ دوم چنانچه بود بر وے باز گردانید ہم چنان ساخت
شنیدہ عیسی نفس زند تا آنجا که نفس او رسد ہر کافرے که ہست بمیرد این نفس ہم
ازان نفخ اولی است بدین ہم یقین داری که عیسی صورت از گل بر داختے
و در وے نفخ کردے طائرے زندہ شدہ پیدا این نفخ ہم بدان دوم
نسبتے دارد اما جزوی و بعضے فیض و استفاضیتے می باید دانست نفخ
یکیست اما در شے نفخ کنی تمام او بیرالی انبانی که ہر دو طرف سوراخ از یکطرف
نف کنی ہر چه دران باشد بدوم طرف بدر شود ہمان انبانچه را ایکطرف
بند دوم طرف نفخ کنی ہم درون ماند پر شود وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
ہر دو نفخ را بدین دو مثال تصورے درستے کن ازین نفختین یک که ازین نفخات
از روے حق و حقیقت اہل تحقیق را سرے ہر چند روشن تر روے نموده
است ترا می گویند این جہان و آن جہان و ہر چه ہست درمیان کفار
و فجار و فساق و خرافت و حرفا و علما و صلحا و انبیا و اولیا ہمه بر باد ہوا
بیک نفت بپرند بیک نفت بدر روند تو خبر نداری که ترا در کدام گرداب
او ہام انداخت نمیدانی ہمه ہیچ اند ہیچ اوست که اوست ای محمد بسیار
خواستی تا در وسع تو باشد این سخن کم نکنی ہمچنین با خود این دیگ سودای
پختی که این قدم ہمین دم تمام شود اللّٰہ اعلم تا چه قدر شدے امشب که
شب دو شنبه پانزدہم جمادی الآخر بتاریخ سنه ۱۳۰۸ ثلاث و ثمانمائة فرزند
که مولود از سر نسب و موجود از صلب منسب مستر شدے طالبے بشیر نمیگویم
ازین سخن که پدرم گمان برند که رعایتے و عنایتے دارد و اگر نه گویم که دانشمندے

ن نفخ

ن حرافی

ن نف

ن نفت

که در سد علیه نیز اجتهاد قدمے استوار نهاده است و در حقایق و معارف بدان
مرتبه باشد که در دقایق این کار و حقایق مردان کبار کم باشد و هرچه
گوید و شنود و داند از مشاهده و معاینه او باشد اگر او مرا لیسر بودے
من ابریق کشی او میکردم نیک نفسے صاف دلے پاک چشمے کاملے مکملے
راشدے مرشدے آمد من در املا این بودم در مجلس نشسته از مستملی
استفسار کرد چندین جزو شد مستملی عرضه داشت ده جزو و کتاب معهود این
ده جز بیست جزو شود در دل این فقیر حقیر مسکین مستسکین ضعیف نحیف
آواره درمانده از خود افشانده دردمند مستمند را تاملے افتاد که بسیار
گوی بسیار گوی است هان و هان بس بیت

سعدیا بسیار گفتن عمر ضایع کردنست　　وقت عذر آوردنست استغفر الله العظیم

بسم الله الرحمن الرحیم

فصل بسیار باشد که عاشق غرق دریاے عشق بود و با این همه خود را اندکه
من عاشقم منکر عشق بود بسا باشد که عشق حرف واژگونه نویسد و سطر واژگونه
خواند نقیض گوید محمول بے موضوع مراد دارد بسا باشد عاشق را عشق چنان
غلبه کند که معشوق هم گم شود بسا باشد عاشق معشوق را در بر گیرد و از
بوسه و اعتناقے برخورد از عشق فارغ شود بسا باشد که عین وصال
موج دریاے عشق از غیرت عیوق در گذشت هرچه وصال بیشتر شد
عشق و شوق غالب تر آمد هرچه آب سرد تر بود بیشتر خورد تعطش دو چندان
تر بود بسا باشد عشق در نقصان افتد و عاشق آن مزید نالد بسا باشد
معشوق عاشق شود و عاشق معشوق و لے معشوقے سرافرازے
بے توجہے شوخے بے روے هیچ مرادے رسیدن ندهد بسا باشد عاشق

ن مستکین

ن از

از فیضان عشق و من مثلی و رب العرش محبوبی سرافرازی کند شاید گدائے مبتلائے شاہے شود گاہ گاہے آن گدا سرفرازی ہم کند گوید کہ آن شاہ جہان معشوق منست بسا باشد عاشق باختیار ہجران گزیند بسا باشد عاشق از وصال نالد بسا باشد عاشق باختیار خویش از شہر معشوق سفر گزیند بسا باشد کہ عاشق و معشوق بہم در یک بستر باشند و ہیچ یکے را از دیگرے شعورے نہ ولیکن ہر دو قسے نیروی آن جنگل گداختہ است امّا موجب معلوم نہ اگر معشوق خشم گیرد تدبیر عاشق چیست ضرورت باشد آن بباید کرد او راضی شود و اگر ہیچ راضی نمی شود خشم ببایدست صورت او را ان متخیلہ خویش منقش باید کرد تا بجائے کار شد و آن خشم گرفتہ تو آن بیزار گشتہ تو شب و روز در کنار تو بمراد تست میدانی کار بکجا کشید انت مصیطر علیہ ولیس ہو المصیطر علیک و بسا باشد کہ عاشق معشوق را دشنا مہا گوید ولیکن قبیح ترین و شنیع ترین دشنامہا معشوق بدان خوشتر گوید از بس غلبۂ دوستی از بس کہ مراد مشتاق مراد است و آن بدام اونیست او آن خواہد کہ ہیچکس دا دن نتواند ہر آئنہ دشنام گوید موجب بسیار است مرد عاشق را این قدر نمونہ باشد بسا باشد کہ عاشق از بس احترام و عظمت معشوق وصال را نظر ندارد اگرچہ از بہر لحظہ می سوزد امّا دورباش ادب مانع طلب مقصود می شود کار بجائے کشد کہ محروم ماند بسا باشد عاشق از معشوق حظ وصال جوید و آن موجب رد و طرد او گردد گہے چنین ہم باشد کہ معشوق دو چیز پیش عاشق آرد در ہر دو اعتبار اگر اعتبارے رعایت میکند بحسب دویم اعتبار ماخوذ میگردد و کذالک العکس چنانکہ ابلیس و آدم ابلیس را فرمان شد کہ سجدہ کن

ن جنگل

ن در متخیلہ

ن گرداند

ابلیس را دو کار پیش افتاد سجده کند یا نکند اگر سجده کند شاید این مواخذه کنند
ترا با ما دعوی عشق و محبت چه باشد که سجده پیش غیر ما کنی و جبهه خویش پیش
او سائی و اگر نکند گویند بفرمانی ما کردی اگر ترا در دوستی ما صدقے بود فرمان
ما بایستے بجا آوردن این حالت مشکل ترین حالات عاشق باشد بسا باشد
میان عاشق و معشوق در افتادے و گفت و گوے و دشنامے رود عاشق
و معشوق در عین وصال باشند هر یکے اخلاصے و اختصاصے سلامے
آرد هر یکے خود را فداے دیگرے می سازد و لیکن میان این دو آشنا که
دعوی اتحاد و یگانگی می رود و ایم الله چندان بیگانگی است که از مشرق
تا بمغرب دور تر باشد معشوق عاشق را وعدهٔ وصال کند و خلاف بازد
عاشق نسبتش بظلم نکند گوید همچنین بایستے میگوید وعد تنی و لا تیفی
عاشق خسپد تا مناکند خیال معشوق را بخواب بیند معشوق بدان راضی
نباشد عاشق را از زحمتے شود و از زحمت بنالد معشوق بر حرف صدق
او خطے در کشد عاشق همه روز خسپد و همه شب خسپد فراغ چشم کشاده
ندارد موجب دلش بیک خیال قرار گرفت و دماغ مسطوب از خواب (نسخه طوبه)
افتاد اگر بجنبانی بیدار شود عاشق را همه روز خورد و خواب قرار نباشد
خوردنش چیزے خفتنش غنودنے قرارش چون دانه بر تابه عاشق حیات
را دوست دارد عاشق خود را مرگ مفاجات خواهد عاشق خود را
زحمتے طلبد عاشق خود را با صحت و تندرستی و با قوت طلبد عاشق
خود را آراستن باشد امید میدارد چنانچه او را امن دوست داشتم
یحتمل بنوعے باشد که او را از من تنگ آمدنی نبود عاشق همواره در سحر
و جادوے و طلسم مستغرق بود عاشق البته با کسان معشوق آشنائی

Marfat.com

ودوستی ورزد با ہر یکے اختصاصے کند چنانکہ ایشان اورا از ان
خود دانند و در غم و شادی او یار باشد عاشق در کوے معشوق بسیار
تزویر کند عاشق مکر و حیلہ بسیار سازد عاشق صلاح و تقوی پیش گیرد
مگر معشوق از شر او امین شدہ نفسے یا ہم شنید عاشق گہ گہے دروغ
گوید یک وردمندی خود را دہ کند عاقلہ ہمیں گوید اگر این دم مراد
من بمن نشد ہمین دم بمیرم و شاید سالہا بزیدا کاندیشش جز این
نیست عاشق خود را دیوانہ سازد بہیچ غرضے در کوے معشوق میگردد
اگر بپرسند گوید دیوانہ ام عاشق را شر طیست سحر گاہے نالد و آہے
زند عاشق از خویش و خویشاوند بیگانہ است ورہ روی بیگانگی
معشوق نہ عشق عاشق نہ بدان آتش سوزد کہ خاکسترش شد
بباد ہوا پراگندہ نہ نہ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ
جُلُوْدًا غَيْرَهَا فرد

اے شمع مپرس از و صالت حی سوزم و حی سوزم و حی سوزم

عاشق را قوت ایستاد نباشد بر ہر دلے کہ ناوک عشق رسید بے شبہ
افتاد افتاد قابل ایستاد نیست عاشق کوریست و کریست عاشق
دینے دارد بر مذہبے رود مذہب او دین او رہ معشوق است عاشق
را رخسارہ زرد باشد چشم تر باشد لب خشک دم سرد سینہ گرم تن نزار و
خواب و خور کم عاشق بدرد عشق میرد بالغان راہ گویند فنوس مسکین
از درد بر نخورد عاشق فاسق نباشد فسق او بیفرمانی معشوق است
عاشق کاہل نباشد عاشق چالاک و بکروح بود عاشق عاقل ترین
مردمان باشد عاشق بیشرم باشد عاشق در کنج خانہ در خلوت ماند

Marfat.com

عاشق بر سر کوچہ و بازار نشیند عاشق در بادیہا در گورہا و در غارہا باشد
عاشق ذبول دخمول اختیار دارد عاشق مرد با آبرو باشد عاشق نام
و ننگ دارد کہ بغیر از معشوق پردازد عاشق بشرف نسب نازد عاشق
خفتہ باشد و دلش نام معشوقہ ہرچہ بآواز بلند تر گوید کہ حاضران مجلس
بشنوند عاشق مسکین اگر باحترام گراید لعلہ یحرم اگر بافتخام گراید لعلہ
یطرد عاشق دو جا عشق را بکمال خود دید قہر اینجا پیدا آید اشرفی ن آمد
براخے وا خے بر اشرفی گلخن تابے عاشق ملک و محمود شاہ عاشق
ایاز عشق میدانے فراخے دارد چوگانے بر قیاسے بر دست عاشق
دادہ است گوئی سبکی پیش داشتہ حریفے نہ کہ گوے از میان بر دآن
شہسوار تنہا می بازد و در حسال احسنت بر می آید عاشق بے معشوق
نزید یا او یا خیال او یا یاد او عشق قوت از عاشق گیرد چیزے از وے
بادے بدو نگذارد او بدین کجا بسر شود با معشوقہ ہم ہمیں شیوہ می بازد
نہ عاشق ماند نہ معشوق ہر دو در حوصلۂ عشق نیست و نابود گشتند لحم
و دم شدند حسن از عشق پیش دستی نمودہ است عشق دعوی ثبوت
قدمی دارد اگر من نباشم ترا کے خرد او میگوید اگر من نبودم تو کجا بر آئی
عاشق در باغ و صحرا رود نظارہ سروے و گلشنے ہم کند ہر گرا عاشق بیند
بنام معشوق خواند بادشاہ بر تخت سلطنت عدلے و افضلے قتلے و بذلے
بامضاے رساند و زیر بر عرصۂ مسند مجلس ساختہ کارانی و کاردانی روان
میدارد دربان چوبے بدست گرفتہ درمنعے و اجازتیست قاضی
بر مسند محکمہ ہر حیلہ و رشوتے را دفع میفرماید مدرس فنشے پیش افگندہ ن رشتے
و چندے در فنیان نیز پیش او درس گلستان دکانکی قصابے ربد گوشت ن فیان

Marfat.com

ودر وزن ودر فروختن آن غله فروش با غبا وا کساب بے یگر ہمہ برین شیم عاشق را نظارہ شو مسکین مجنون سر بر در لیلی نہادہ ہان وہان

نظم

در ہر دو جہا ہرچہ شود گو شو گو | وز دور زمان ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش ہبر از دو کون | وز سود و زیان ہرچہ شود گو شو گو

عاشق را اگر وصال معشوق مقصود باشد این مقصود بدام او ہم از کار او براید حکایت بخارو دختر بادشاہ شنیدہ باشی بسیار باشد عاشق چنانکہ خندہ معشوق را دوست دارد احیانا ناخواہد کہ او از گریہ او ہم مشغول وعاشق خواہد معشوق گرید و قطرات کہ از چشمش افتد بدان وضعے وناز کہ بدان او چشم را پاک کند و سرخی کہ در رنگ رخسار وے دران نرگس خونخوار او پیدا آید ہمہ سبب مزید ابتلاء آن عاشق باشد عاشق خواہد وبسیار برین آرزو برد کہ معشوق بہمہ خشم گرفتہ برون افتادہ از دست رفتہ بجنگ و بدشنام دادن و بطعنہ ایستد عاشق آرزو برد کہ معشوق بر سمند حسن سواری فرماید و ترکش ناز در کمر بند د جعد او در میان یک در آوردہ بسر پیچیدہ لمحے گرفتہ راست بکشاد قوت خود سینہ کشیدہ آمدہ بر جگرش گذارد زہے ذوق عاشق گناہگار را معشوق شاید بسبب عجز و شکستگی و بسبب درمندگی و التجاء او دوست ہم گیرد عاشق آرزو کند معشوق لگدے بر سینہ اش زند بدین تمنا دعوت کرد معشوق گوید اگر تو مرا دوست داری من از تو ترا دوست ترا دارم اگر زخم لگدے بر سینہ تو رسد زخم خواری بر دیدہ من باشد چون تو ام سینہ ات لگد زدن عاشق برین آرزو میرد بمراد نرسد عاشق در پے معشوق رود و ہیچ در پس او نمیرود او در پے دل خود میرود او دل را بر در پے دل

خود دوید اگر کسے از سر تو دستار برد تو در پس او دوی و در پس او می دوی
در پے دستار خود می دوی عاشق بشنیدن ہم مبتلا گردد چنانکہ بدیدن
چشم دید خبر بدل برود دل مبتلا گشت کذلک گوش شنیدہ حکایت بدل
رسانید دل عاشق شد عاشق وصال را اہتمام و کمال فجاءۃ و جملۃ خواہد
معشوق حکیم اگر مرادش یکبار دہد دلش تحمل آن ندارد درین ساعت
این شہباز مقلوب کلوہ بر سر نہد و تصحیف قبا در برکشد بامن امان
گراید آسودہ و فارغ ماند و معشوق را بدین رضا نہ عاشق در ہوا مراد
چون شکرہ شہباز پرواز کند اعجوبۂ دگر صعوہ ازان طرف برد فالتقمہ
الحوت سازد عاشق را ہر کہ نشان خانہ معشوق پرسد اگر در مغرب
بود او نشان بمشرق دہد عاشق بمعشوق آن محرمیت سازد افتراق
واحتراق را صورت تصور نتوان کردن معشوقہ خواہد بمصلحتے کہ اوراست
قدحے از خم اندوہ و غم چشاند عاشق را احضار آرد روے از و گرداند
جمال تجلی بدیگران بخشد زہے عذاب مصراع

ہر چہ خواہی بکن اید وست مکن یار دگر

این تدبیر ہم باشد یا وے حکایت کند غمازے سخن چینے را فرماید در گوش او
رساند کہ با دیگرے ساختہ است عاشق دوست معشوق را دشمن دارد
عاشق آرزو برد چند روزے بخشم رود پس آن نفسے بصلح و آشتی شدہ
عاشق وہم زدہ مردیست ہر چہ عاشق مبتلاے آنست جز عصے متلاشی
نیست عاشق را پرس گرفتاری تو با چیست عشق بیہودہ کاریست
و مرد عاشق بیہودہ کاریکے گوید گرفتار رفتار فلانم این رفتار بکدام
گرفتار آید نہ آنکہ بیہودہ کاریست عاشق را پرتوے صورت قدس

Marfat.com

زد او باد و ے نماند آمد و رفت این مرد از و خبر نبرد و ہمے باقی ماند آن وہم
بجاے کشد جز جان از تن نبرد عاشق یقین داند خواہان کسے کہ دل
منست اگر انکار ورزد متضمن چند اقرار باشد و اگر خشمے نماید امید واری
صلحے نماید ہم کہ شود لیکن من قبل از دور سلام علیکے بیش نبود این دم کہ
آن خشم فتنہ لصلح آمد ہر آیینہ رسم کار چنین آمد نیست از کنار ے و دست
بوسے و پا بوسے خالی نبود و لا اقل من کل قلیل و زمین بوسی این خشم
باآشتی آورد آن بعد بقربت کشید آن ہجران بوصلت رسید عاشق چنانچہ
خود را دوست دارد کسی را ندارد و عاشق خود خواہ باشد عاشق خود بین باشد عاشق خود نما
باشد پر و بالے است کہ از عیوق گذرد عاشق گستہ دلے فروفتادہ کہ از
قعر قعیر گذرد عاشق در دریاے آشنائی میکند کہ ہرگز ساحلش نمی بیند عاشق
آشنائی کند اما دریا آشنا نشود عاشق در بند کسے نشود عاشق پند گوید و لے
خرابی فرماید عاشق پند گوید و لے در بند کند عاشق پند گوید ہر بندہ را بندہ
سازد عاشق پند گوید مردمان را در خندہ آرد عاشق پند گوید مردمان را گریہ
گراید عاشق پند گوید رند لوند را دلپسند افتد عاشق پند گوید زاہد و عابد را
ارجمند میکند عاشق پند گوید عارف و مقرب اینچو لیش و خویشاوند کند عاشق
پند گوید مردہ را زندہ کند عاشق پند گوید زندہ را کشتہ سازد عاشق پند گوید
ہمہ را دلپسند کند عاشق پند گوید جان و جہان بران اسفند شود عاشق
را چندین ہم باشد کہ عشق با دیگرے بازد و اظہار میل و محبت و اختیار ملامت
از پے دیگرے بخشد میخواہد معشوقہ را بدین عیب طعنہ نرسد میخواہد کسے
داند کہ در جہان یکیست کہ شخصے بدو دل دادہ است خاطرش افتد
بعضے چگونہ کسے اوست عاشق را این سم قاتل بود بسا باشد خواجہ کنیز

خود را عاشق بود اعجوبہ کارے نیست این آنرا کہ می بباید پرستید پا گرفتن
فرمایند ابریق در خلا بر عاشق را استوار ندارند عاشق دزد باشد شب گذر
باشد عاشق تارک دنیا باشد عاشق طالب دنیا باشد عاشق خوبروے
باید عاشق خوشخوے باشد عاشق فصیح کلام باید عاشق شیرین زبان
باشد عاشق چرب زبانی بسیار کند عاشق شکر خدا بسیار بجا آرد عاشق در
محن و بلیات بسیار صبر کند عاشق مقامات سلوک رانکو داند عاشق گوید
او در دعوی عشق صادق نباشد کہ بر جفاے معشوق صبرے نکند دو نمی
گوید حرف صدق او در قدم عشق درست متنقش نشود اگر در بلاے معشوق
شکر نگوید معشوق ہیفہ باید نام او از دفتر عاشقان صادق محو بود اگر تلذذ با یلام
وضرب معشوق نکند محققے فرماید در دار الضرب صدق مہر وجود او را سکہ بنام
او نزنند اگر در قہر و ظلم معشوق احساس شورے باشد مرد عزیز بلند ہمتش
را و رئیس ہر قوم ہر طائفہ را بر دو بزمین زند بیچارہ رذیل کو خواری و زاری
را پر تو عشق جلیلے عظیمے زد او آن کیست کہ حکایت برو نتواند گفت اینجا
تدبیرے چیست جز این۔

من مات عشقاً فلیمت ہکذا — لا خیر فی اموات بلا عشق

عاشق بے نیاز باشد عاشق بانیاز باشد عاشق غماز باشد بسیار باشد
و عاشق مرد کی قوادہ صفت بود ہمہ روز با ہر یک ہمین صفت معشوق میکند از چندین
کہ او صفت پیش ایشان کرد یک دوے را البتہ دغدغہ طلب بر سر افتد
این عاشق چنین ہم کند تمناش این بود معشوق پریشان و فاحشہ گرد امید دارد
میان آن چند ہوا پرست یکے او ہم باشد اما بعد ظفر بر مراد ہر یکے را خواہد توت
عنقا را اجل شود بعد ازین ہیچ راحتے در خود نیابد عاشق یکتا باشد عاشق

Marfat.com

ہمتا نداردعاشق کہ گہے خود را مستان سازد حضرت معشوق دست و پای
اندازد اگر برضا رود رنج و رنہ عذر با خود دارد ستم از خود چہ خبر و اگر نہ من کدام
کسم چہ کسم مرا باین حضرت چہ نسبت بے ادبی عاشق در حضرت معشوق بدان
ادب آید تدپرندہ بر سرش نشست اگر چہ حرکتے کند پرندہ برود بدین سکون
بدین قرار و وقار شرط ایستادن آن حضرت است عاشق مقام را باشد ولیکن ہمہ وقت
دغا بازد عاشق را اگر مقامرت با معشوق افتد فرح و خوشی او را خوش دغائے
می بازد چہ میکند می گذارد تا ہر بار او فرہ رود او را بدین بفرح سازد پس
آن او را با این ہمہ بخود در کشد عاشق گدائی ہم پیشتہ گیرد ہر بار گاہ و بیگاہ
بر در معشوق بگدائی رود بآواز بلند با آہنگ لطیف مدح و ثنا و دعا را او
کند او گوید چیست و کیست گدائے پر کالہ رقعہ التماس دارد اگر تو وقتے این
گدائی کردہ باشی این سخن را ذوقے گیری عاشق لعاب شعوذہ گر ہم شود بازی
کند ہمہ بنظارہ شوند درین عربدہ نظرے تیزے بر مرادے یا اشارتے
و بشارتے بلحظ و غمزہ درست ترمیسر آید عاشق پیش معشوق چو مردہ بود
پیش غسال این عاشق ازین معشوق با ہیچ برخورداری نیا بد با ہمہ او برائے
او باشد عاشق ستم گر ہم باشد کہ گاہ گاہ ستمگری تدبیر کار ہم می شود عاشق
معشوق را بتر ساند ہم گوید تو بمرادمن نہ ترا رسوا خواہم کرد او فرماید من آن
بدنام فضیحت نیم کہ بگفت ہم چو تو گرد بدنامی بدامن حضرت ما رسد اما
این قدر باشد فرمایم ترا سنگسار کنند عاشق باشد بنامے باشرے بگمانی
راضی شود بدان قرار گیرد چنانکہ از وے باز ماند این عاشق محروم باشد
از عین لذت وصال عاشق اقل الناس باشد ہیچ ذہن تو بدان رسید کہ
عاشق برای تدبیر وصال چہ شیوہ بازی کند و چہ تدبیر ہا انگیزد کہ

Marfat.com

جملہ عاقلان در تدبیر او عاجز باشند کمترین شیوہ ہا این است با معشوق
آنچنان خود را می نماید کہ ہیچ غرض ندارد اگرچہ گویم جاے گفتار نیست
این حکایتہاییست کہ انموذجے ونمودار یست ایمان داری رسول اللہ
اعقل الانبیاء و اعقل الحکماء است و خطاب مستطاب چیست بدان عاقل
ولبیب نمود عاشق نظر ہیچ بر راستی معشوق نیست ہمین کژی بیند و آن
دلبر دلبری او جز بدین کژن سازی و شیوہ بازی نیست مسکین خوب طبع
نکو و قوفے برین سر یافتہ است میگوید بیت
ہرگز نگار طرہ ہنجار نشکند تا بار عشق پشت خرد زار نشکند
عاشق میدانی فراخی ندارد عاشق در مضیقے افتادہ است جنبیدن
را مساغے نماندہ است عاشق با دل کار ہرچہ دستش رسد در تدبیر
حصول مقصود تقصیرے نکند پس آنکہ البتہ ممتنع الحصول بیند بعد ازین
میان دو چیز یک چیز پیش آید یا غیر آن و عذر آن صحرا و بیابان وادی
بیدادے و کوہ پراندوہ یا حجرہ در حجرہ سرداب روے سیہ کردہ افتادہ نخواہد
روے کسی ببیند در دبر درد و تو شدہ است غم بر غم در ہم گشتہ است
ہمین تلخی و ہمین سوز قوت و غذاے اوست چنانکہ عاشقے باشد بعد
طلب و مقاسات مشتاق طریق بسر رسیدہ ہر آینہ باغ در باغ گشت
صحرا و تماشا امصار او رنہر دو یکے اند دوی در میان نماندہ است
یا در صفہ و طاق یا در حجرہ و رواق یا سرداب ہمہ موافقت و درہا محکم
بستہ رقیب مردہ دلالہ بیکار شدہ اگر بادے در جہان بزد بلاییست
بر دلش دیگر را میان این دو اگر حکیم خواہد کہ اثبات خلاء عقلی کند جز با ہمام
این دو صحیفہ نباشد مساغ یک را عاشق معشوق را با زیور بالباسے

ن کژ
ن حجرہ
ن الفہام

Marfat.com

زیبائے روشنے بیند چشم سر کشیدہ خواہد سوار و خلخال را در نغمات و الحان
طلبد ہمیں قیاس باقی پیرایہ و لباس بر مشکی اش ہو شد بیار آید نظارہ
کند عاشق بسیار خندد خندہ او گریہ بود گریہ او خندہ باشد عاشق معشوق را
باستغنا و جلالت و عظمت طلبد تا لذت عجز و زاری ذلت و مسکنت و بیچارگی
گیرد شنیدی بلال با عمر چہ گفت تو خواجہ خواجگی شناسے ما غلامانیم ذوق
دل عبودیت ما دانیم عاشق آرزو دارد کہ ہمبستر معشوق باشد و اگر از ان
پستر بستر کند ہم زانوش شود و اگر از ان دور تر راستاند ہم از دور نظارہ کند و اگر
از ان خانہ و از ان سرائے برونش کنند گوید بر در نشینم اگر از خانہ برانند و اگر از
بودن بر در بدر کنند یکے از ساکنان کوئے معشوق باشد و اگر آن ہم میسر نہ شود
یکے از مقیمان آن شہر ہم باشد جلا فرمایند ہر جا کہ باشد روئے بکوئے معشوق
باشد و اگر آن ہم میسر نہ شود یکے از مقیمان آن شہر باشد باسکان کویش
در سازد گاہ بیگاہ گذرے کند و اگر از ان شہر ہم جلا فرمایند ہر جا کہ باشد
روئے بشہر معشوق آرد و اگر از انش ہم باز دارند از خیال وصال و از شہود
موہوم کہ باز نش دارد حاصل سخن اینست معشوق بے عاشق نہ عاشق بے معشوق
نہ عاشق را دو حالت مبارک تر باشد گہے وصال گہے فراق ہم لذت
وصال بہ نعمت کمال بعد افتراق ساعت او ساعتین اینجا عاشق را
یک مشکلیست معشوق عاشق شود رو دہر ہوسے و آرزوے ہر نفسے کہ
داشت بقہر خویش راند عاشق را ممکن است کہ امتناع آرد اینجا کار بیچارے
کشد کہ عاشق رہ گریز طلبد آن ہم میسر نہ جہان دل را خیال جمال معشوق
احاطتے و شمولے کردہ است کہ نفسے از ان فرجہ جستن میسر نہ عاشق از
نغمہ و الحانے و سرودے و فرغانہ خالی نباشد البتہ نظمے و نثرے بشنود

Marfat.com

و یادش گیرد و بعضے از آنہا در دو وقت خود ساز عاشقے چنین ہم کردہ است
صورت معشوق را بر صحیفہ نگاشت یا از گلے و سنگے و چوبے و زرے و نقرہ
صورت پرداخت و ہمہ روز و ہمہ شب نظر بدان دارد بدان تسلی کند عاشق
شب را دوست دارد کہ بزلف معشوق ماند عاشق شب را دوست دارد
از انچہ طرفے خفی میسر است عاشق شب را دوست دارد ہوا تاریک میان
دو نفرے چیزے رود کہ ہیچ یکے از ان شعور نیابد میان این دو نداند کہ
یکے را با دیگرے چہ رفت و عاشق ہمہ وقت از دل ببندن خویش گلہ مند باشد
عاشق نو مسلمان است ہر چہ کند عذر پیش آید کہ ہمہ از سر نادانگی بود ہنوز
شریعت عشق را تعلیم نکردہ است مسائل دلداری نیاموختہ است ہنوز
کودک است باش تا بالغ شود بمبلغ رجال رسد عاشق را با معشوق
جملہ ہم شود خورد و بزرگ کہ و مہ آشنا و بیگانہ دوست و قرابت بجمع آمدہ
باہمہ اعزاز و اکرام باہمہ آراستگی بحلی فاخرہ و طیب و روائح بار و شنائیہا
و شعلہا و شمعہا و چراغہا افروختہ گرد آوردہ و از ہمہ حرکات و سکنات
او را باز داشتہ بیارند در بر عاشق نہند تحفہ دگر ہر یکے دستکے و دفے
میزند و خندہ میکنند و نغنغہ و سرودے بر میآرد خہ خہ حجب و استار را در ہم
بوہم میگیرند او را بتمام او بدو می سپارند خہ خہ چنین ہست آہ کسے را بود
و یا شد و شنود اللّٰھم اللّٰھم عاشق مزید حیات او جز بخیال معشوق
نباشد عاشق میرد و مردنش جز بدرد و سوز نبود یکے عاشق بر جمال
مطلق شود یعنے ہر جا کہ خوبے و خوبروے شوخے و شنگے و ہر جا کہ باغے
و صحرائے و ہر جا کہ صفائے و روحے بیند ایستد یک نظرے تیزے
گمارد و قوتے تمامے و حظے مرتبتے شناسد چنانکہ نظر بازان گویند بیک

ن بر لند

ن آوان

لحظ شش ماہہ قوت گرفت عاشق پیشہ جوان باشد بلکہ عیان عنفوان و اگر میان
عاشق پیرے ببینی بدانی کہ او در عاشقی پیر شدہ است استاد جوانانست
عاشق رقص بسیار کند و دران پا کوفتن و تیز گشتن و آہ زدن و سینہ کوفتن بسیار
درد او در اصلی و درمان باشد عاشق مبتلاے سماع باشد و اگر میان عاشق
و معشوق چیزے درمیانست عاشق سماع شنود سماع عاشق را رہ صلاح
آموزد عاشق را سماع ہمچون روغنے است بر تابہ سوزان روزے باشد
میان عاشق و معشوق سلام علیک گفتے و شنیدے نالۂ و آہے درمیان
نگنجد عاشق کمر شکستہ باشد اگر معشوق تکیہ ندہد ہمین کہ دو تو شود عاشق
آرزو دارد کہ معشوق استعمال مخدرے کند ساعتے بخوشی و خرمی گراید
مگر درین اجابت سوائے شود امیدے برآید عاشق خواہد کسے معشوق
او را پیش او بسے گوید و عیبے کند تدبیری سازد مگر دلش صبرے تواند کرد
و جانش تسلی تواند گرفت عاشق را حجت نظارہ است مردم بتجربہ
گفتند ہر قطرۂ خون کہ از عاشق بر زمین چکد درست نقشے بنگشتہ
معشوق بر آید چہ باشد عاشق با معشوق یکے شد لحم و دم گشت و اگر این
باشد از ان نقش این مفہوم شود کہ من فلانم تا آنکہ تام بنام اتحاد دست لحم
و دم بلحم و دم اجتماع است عاشق نام معشوق سرودے بند و غزلے
بگوید نکو تدبیریست این بسیار خوبان خوب طبع رام دام شدہ درین دام
افتادہ اند عاشق خود را مردہ سازد دندان بر دندان نہد دم گیرد افتد
آزمونے می کند کہ بدانی کہ چہ حد چہ اندازہ با من دارد دلش خواہان
من ہست یا نہ بود من شادمان و بفوت من غمگین ہست یا نہ عاشق
خود را بستم رنجور سازد امید دارد کہ معشوق بعیادت آید لقاء الخلیل

ن آزمودنی

Marfat.com

شفاء العلیل است گفته اند وے آن علت از خلت باشد عاشق اگر
در وصال البتہ بستہ ببیند سفر گزیند در سفر درد کم نمی شود ولیکن مشقت
سفر معادلا می شود تمام او را بدرد بودن نمی گذارد عاشق در فصل بہار
سوداے وصال معشوق بیشتر در سر افتد شوق ہر روزہ ترقی برد و قلق
و اضطراب از حد احتساب گذرد عاشق در بہار دیوانہ ہستے پرخمار باشد
و در ہواے ابر و باران نیز ہمین صورت بطنازی و شیوہ بازی موج
عشق درین دو فصل بعیوق رسد و عاشق را در تغلبات دارد عاشق
افسانہاے عشق و اسماء محبت بسیار گوید و شنود عاشق شب یلدا
قصدے در رشتے بپیوند و عزیمتے صحیحے کند در خفا یاد رزو یا معشوق
مدخلے جوید در ابدا شست او جز بتقلب ہیئت بدان باشد سینہ میگرداند
بر زمین می زند پس آن سینہ بالا میکند پشت بر زمین میزند ہم برین
تقلب و اضطجاع از رہ نادانے در آید ہمہ خس و خاشاک و خار را
بر سینہ و سر گیرد پس آنکہ در آید اگر مقصودے میسر شد فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِیْمًا۔ و اگر نہ ہم ازین در آمد و برون شد اینچہ کارہا
سزد و چہ غرضہا بر آید و چہ نامے باشکے پیش دوست او او را باشد
دام عشق را ملواحی باید عاشق با معشوق گوید وفادارم من
حسب و نسبم پدر من چنین کسے و مادر من چنین کسے جد من چنین
کسے من در عمر خوردم و از بسیار جوانان خوبتر و چالاک تر و زیبا ترم
عاشق معشوق را گوید قدرے سرمہ در چشم کش او گوید دریغم آید
میل در چشم رود آن پلک بر پلک نہم لیکن این از تو محقق شد کہ ترا
نظر بر حسن ما نیست تو مبتلا ر زمانہ تو مردک صورت پرستی عاشق خود رستم

در محنت و مشقت دارد بر و رخویش سینه میکوبد مقراض دست گرفته
لب خود می برد و اگر ریش چه زاد گوید معشوق بجلال و جمال بر دری بزاری
نموده است مرا تاب آن نه بخود بازآیم مگر او را بر من رحم و شفقت
افتد مرا بمن گذارد و عاشق راه امیدواری کار خود را قصه نکند و اگر
نه ازین حدیث حادثه ظاهر شود خلاف مراد او باشد و اگر با وے کسے
و هم امیدے می برد از حسد و غیرت کم نکند عاشق را هیچ حجابے غلیظ تر
و سیاه تر و دور دارنده تر از مقصود از جاه نیست جاه خواه از آن
پادشاه خواه پیغامبر خواه شیخ مرشد این سه قوم با سوز و درد میزند و هر گز پیدا
نکنند و اگر چنان زور آرد که البته بر جنون اظهار طلب مرادے کنند اما بصفتے
که خود هم از ان طلب لذتے نگیرد این سه طائفه با عین عشق اند عشق ایشان را
خورده است ایشان عشق را خورده اند تعز ز و تمکین نقد وقت ایشان
است بود وجود ایشان عین شهود عشق است عاشق معشوقه را شرمنده
خواهد عاشق معشوقه را منت خواهد عاشق معشوقه را محتاج خواهد عاشق شیر
مرد باشد عاشق شجاع باشد عاشق خودکام باشد عاشق بد انجام کار نیز باشد
عاشق پے عاقبت کسے باشد عاشق چون پیر شود سخت شکسته دل گردد
عشق متعدی نیست لازم نیست یعنے دل مرشخص را دوست دارد اینکه
از دل او میلے و رغبتے طرف او بجنبد هر گز نباشد الا طال شوق
الابرار الی لقائی وانی الیهم لاشد شوقا فرد

گر در ره عشق قدم بصدق نهی معشوقه باول قدمت پیش آید

عاشق مسحور هم باشد نشان مسحور چیست که موجب گرفتاری او هم بروے
پیدا نباشد عاشق بیشتر جار باشد عاشق مرد اختیار باشد عاشق

Marfat.com

مرد ہر کار باشد عاشق را حرف جز از لب و شوق نباشد عاشق از ہر کار بیکار
باشد عاشق کبوتر باز باشد کبوتر را ہوائے دل دہد و آن نشان معشوقہ باشد
او میداند بدین ہوائے دل کیست کہ پرواز کردہ است ہمہ برین و زن لعبت
بازی ہم کند نشانیست میان این و نفر تو ندانی کہ کبوتر می پرد این جان
و دل شکستہ منست کہ ہوائے تو پر و بال گستردہ است و عجب نباشد کہ ہمہ درین
طیران گسستہ و شکستہ افتد ناگہان چنین اتفاق ہم شود کہ کبوتر بر بام
معشوق فرود آید خواہد دانہ و آبے آنجا چرد عاشق را اینجا یک تدبیرے خوشے
است می آید بر در می ایستد فریاد بر می آرد کہ کبوتر من اینجا فرود آمدہ است
برائے خدا باز دہید و چنانچہ رسم معشوقست می ستیہد من نمیدانم باللہ و اللہ
مرا خبر نیست کبوتر را اینجا چہ گذر و در خانہ من چہ نسبت کہ فرود آید آخر الامر کار برین
کشد کہ بہمہا صید بندی شود البتہ بہر بہانہ آمد شد گفت و شنودے فتقے
مہینے زدن یک را نشانہ کردن گردانیدن اکنون نظارہ کن عشقبازی اگر تیغے شد مراد دل
ای محمد حسینی ہزیان گوی بسیار پیش گرفتی عنان سخن را
ن ہروی گرد آر زبان را درکش توسن نفس ہزیانے بسیار پیش گرفتہ است برین سخن
ختم کار کن منتہائے عشق بدینجا کشد عاشق رہ روی نداند عاشق ہر کار
نداند عاشق در بند دینے نباشد عاشق را از کسے ہیچ امیدے نباشد
عاشق از بہشت و دوزخ نترسد عاشق خدا و مصطفے را نشناسد عاشق
خود را گم کردہ بود تو بدان اگر بقائے وجودے تصور توان کرد بگو کہ ہمہ بود بیت

کے باشد ماندہ ما جدا ماندہ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

فتمت کلمة ربك صدقا وعدلا

تم الکلام من تصنیف سید محمد حسینی گیسو دراز

Marfat.com

حافظ محمد حامد صدیقی

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ نے

انتظامی پریس حیدرآباد

میں چھپوا کر دفتر کتب خانہ روضتین گلبرگہ سے شائع کیا

ملنے کا پتہ:

مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ

قیمت کتاب ۔عہ/

Marfat.com

اینجا خطر ایمان است۔ المخلصین علی خطر عظیم بیان این جهان
است بیتی را وزن کنی حرفی و حرکتی و سکنتی بطرحی یا زیادتی موزون و
ناموزون خوانی میزان چوبی نهاده اند تا از ان چه زر کو وز هر چه کو نقص
فرماید مر وارید نام دو پله در هر دو گوشه آن چوب این پله را نیز بر وزن فرو آر
چوب شمار کذلک شگاف ریسمان در هر دو پله بهر گوشه چوب آویخته این
این میزان اعمال چنانچه در میزان عوض نقصان و زیادت بیان شد
فکذلک درین میزان هر چه تر الله فی الله است وزان قوم بهانست ترا از ان
خبر انشاء الله شود اگر بر کوه شین عشق بر آمده باشی و تمام کار او را زیر پا
کرده با آواز هر چه بلند تر و فصیح تر خوانی شعر
وکم من جبال قد علا شرفاتها ذو الجهل جهل تزالو والجبال جبال
همین آفتاب است هر روز بصورتی دیگری نماید هر روز برنگ دیگر بر می آید
الفقر سواد الوجه فی الدارین کار روشن نشده است والشفع و
الوتر ره کار او را بر بسته است تا آنجا که میسر مسلک بود بسیر قدم خود بدت
آور دپیشتر ره نیست هر آینه و تر ماند باز گشتن راهمت نگذارد بیشتر ره
نه هر آینه ستر و دبین قادرین ماند مصراع
از طرفی تو میکشی و از طرفی سلاسلم
گهی ره بعین عشق میبرد و زمانی بقاف اگر چه خیر الامور
اوسطها اما کار بیک رو یه نیست طرفین لحظ ضرور یست فاخلع نعلیک
انک بالواد المقدس طوی من میدانم همه اعضا چیزی پوشیده در پایم چیزی
پوشیده همه را ابر کنند که ادب است و این را بدر کنند که بی ادبیست نعلین
را عنایت از همک علی غنمک و زوجک دارند فعلی هذا دنیاک و آخرتک

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین

کتاب مستطاب

خطائر القدس

المعروف بہ

رسالۂ عشق حقیقی

از تصنیفات ۸۰۳ھ

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بسلسلہ مطبوعات کتبخانہ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام وتوجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی، ای

ناظم (وظیفہ یاب) سر رشتہ تعمیرات سرکار عالی

در انتظامی پریس کیسری بلڈنگ حیدرآباد دکن طبع گردید

Marfat.com